بسم اللہ الرحمن الرحیم

١٣٦٤ھ

ہدایۃ النحو

١٩٤٥ء

محشی

علامہ ابن حاجبؒ نے اپنی مشہور کتاب "کافیہ" میں علم نحو کے قواعد و مسائل نہایت جامع و مختصر انداز میں بیان کئے ہیں اور اکثر مسائل کی مثالیں بھی نہیں دی ہیں جس کی وجہ سے اس کو شرح کے بغیر سمجھنا دشوار تھا صاحبِ ہدایۃ النحو نے احسانِ عظیم فرمایا کہ طلبہ کی اس مشکل کے پیش نظر "کافیہ" کی ترتیب کے مطابق "ہدایۃ النحو" تصنیف فرمائی جس میں علمِ نحو کے قواعد کو تفصیل سے اور اس کے دقیق مسائل کو مثالیں دے کر واضح کیا۔ اب اس کے پڑھنے کے بعد کافیہ کو سمجھنے کی پوری استعداد پیدا ہو جاتی ہے۔

عتیق اکیڈمی

بیرون بوہڑ گیٹ ملتان ✆ 061-547676

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم

ہدایۃ النحو

سنہ ۱۳۶۴ھ — ۱۹۴۵ء

علامہ شیخ جمال الدین بن حاجبؒ کی مشہور زمانہ کتاب کافیہ میں قواعد و مسائل علم نحو جامع و مانع طرز پر ایسے اختصار کیساتھ بیان ہوئے ہیں کہ پڑھنے والوں کو سمجھنے میں دشواری ہوتی تھی، اس لئے صاحب ہدایۃ النحو نے ہدایۃ النحو کو کافیہ کی ترتیب کے مطابق تصنیف فرما کر احسان عظیم کیا، کیونکہ ہدایۃ النحو میں قواعد کو تفصیل سے اور مسائل کو امثال دیکر واضح کر دیا ہے ایسے پڑھنے کے بعد کافیہ سمجھنے کی پوری استعداد پیدا ہوجاتی ہے۔ اس مرتبہ مطبع ہذا نے اس کی کتابت طباعت اور صحت میں سعی بلیغ کی ہے ناظرین مطالعہ کے بعد انشاء اللہ ہماری اس جانفشانی کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیں گے، اور بیان کی تصدیق فرمائیں گے۔

عتیق اکیڈمی بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
فون: ۵۴۷۶۷۶

۴۴ چوں ایں جناب ہم منزہ باقصیٰ الغایات است لہذا وساطت آل واصحاب ضروری شدہ ۱۲ سلہ قولہ بسم اللہ آہ و باللہ گفت تنبیہ بر آں کہ چیزے کہ براد جل ذکرہٗ بالعموم دلالت می کند برکت واستعانت باو حاصل می گردد و برآنکہ تبرک واستعانت بتامی اسمائے او درست ست ۱۲ سلہ قولہ الرحمٰن الرحیم تقدیم اللہ بر الرحمٰن الرحیم بجہت اینکہ اللہ بر ذات پاک دلالت می نماید والرحمٰن الرحیم بر صفات و ذات بر صفات مقدم باشد پس دال ذات نیز بر دال صفات مقدم خواہد بود والرحمٰن والرحیم ہر دو لغت بمعنی نرم دل زیراکہ رحمت بمعنی نرمی دل ست باین طریق کہ مقتضی احسان باشد بسوئے کسیکہ برو نرم شدہ و در ینجا مراد انعام واحسان ست زیراکہ امثال ایں صفات در حق او تعالیٰ بجہت نبودن دل لازم بجہت باعتبار غایت یافتہ می شود و رحمٰن از رحیم ابلغ است چہ زیادتی وزن بر زیادتی معنی دلالت می کند چنانکہ در قطع وقطّع پس معنی رحمٰن کثیر الرحمۃ باشد ومعنی رحیم صاحب رحمۃ وتقدیم رحمٰن بر رحیم بجہت ایں کہ مشابہ باسم اللہ است از روئے اختصاص ۱۲ سلہ رب ۃ و رب ہر چند کہ در حالت افراد بر غیر خدا گفتہ می شود مگر وقت اضافتش بعالمین بر غیر خدا ہرگز اطلاق نخواہد شد پس نعت از اللہ آہ خواہد بود و اگر رب را صفت مشبہ گویند معنا فطرت العالمین پس بر حسب تصریح رضی بایں معنی کہ صفت مشبہ بر معنی حدوث دلالت نمی کند نہ اینکہ بر عدم حدوث واستمرار دلالت می نماید نیز نعت از اللہ می تواند شد چہ وقت بودنش بمعنی دوام واستمرار مثل اسم فاعل ومفعول بمعنی ماضی مضاف باضافت معنوی باشد واضافت معنوی فائدہ تعریف بخشد و بر تقدیر بودن صفت مشبہ بر معنی خود واضافتش بسوئے معمول تنہا مگر بدل از اللہ باشد وبودن نکرہ بدل از معرفہ بدون نعت درست ست ہرگاہ مستفاد مبدلین واحد بود چنانکہ طوی در کریمہ بالواد المقدس طوی از الواد المقدس بدل بدون نعت آمدہ است ہرگاہ طوی اسم وادی نباشد بلکہ بمعنی مکرر بود ۱۲ نکاتِ علم اغفرلہ سلہ قولہ والعاقبۃ آہ تقدیرش خیر العاقبۃ یا حسن العاقبۃ ایں جملہ اعتراضیہ است برائے بیان نکتہ وآں یا اشارت ست بایں کہ مربی بودن او تعالیٰ

سلہ قولہ بسم اللہ آہ آوردن تسمیہ وتحمید وتقدیم اول بر ثانی بجہت اتباع کلام مجید و امتثال مضمون ہر دو حدیث تسمیہ و تحمید کما ابتدا در حدیث تسمیہ محمول بر حقیقی ست کہ تقدیم بر ماسوا عبارت از دست و در حدیث تحمید اضافی یا عرفی یعنی تقدیم بر بعض خواہ بر مقصود وما بیان صلوٰۃ اتباع مضمون حدیث شریف نمودہ کہ بروایت ابی موسیٰ مدنی کل کلام لا یبدأ فیہ بالصلوٰۃ علیّ فہو اقطع ممحوق من کل برکۃ آمدہ است وچوں در حدیث شریف نہی از صلوٰۃ ، زیراکہ تفسیرش صلوٰۃ بر پیغمبر بدون آل ہم نمودہ اند وارد شدہ لہذا اجتناباً از صلوٰۃ بتیرا آل را در صلوٰۃ شریک ساخت و از انجا کہ از آل مطلق پیرو ہم مراد می باشد ہم صلوٰۃ بر اصحاب ہم ضرور گشت ایں ہمہ دلیل نقلی ایراد حمد وصلوٰۃ بر پیغمبر و آل واصحاب او آمد دلیل عقلی آں اینکہ حمد ہدیہ دندر ست از معروف لوازم انسانی بحضرت مقدس نورانی ومعروف مذکور بحضرت سامیہ نور لیاقت حضوری ندارد لہذا برائے گذرانیدنش واسطہ و وسیلہ باید کہ ہم در جانب انسانی باشد وہم منزہ نورانی وآں ذات بابرکات جناب رسالتمآب ست ۱۲

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَھٰذَا مُخۡتَصَرٌ مَضۡبُوۡطٌ فِی النَّحۡوِ جَمَعۡتُ فِیۡہِ مُھِمَّاتِ النَّحۡوِ عَلٰی تَرۡتِیۡبِ الۡکَافِیَۃِ مُبَوَّبًا وَّمُفَصَّلًا بِعِبَارَۃٍ وَّاضِحَۃٍ مَعَ اِیۡرَادِ الۡاَمۡثِلَۃِ فِیۡ جَمِیۡعِ مَسَائِلِھَا مِنۡ غَیۡرِ تَعَرُّضٍ

دار آخرت برائے متقین ست نہ کفار را چناں کہ از لفظ رب العالمین متوہم می شد و یا تخصیص بعد تعمیم ست در حق نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ مقتدائے اتقیا وسید الصلحا بودہ اند پس ذکر آنحضرت در جملہ متقین ست من بعد تخصیص بصلوٰۃ از سائر انبیاء برائے کمال مدح ۱۲ شرح الجامیہ سلہ قولہ محمد بدل از رسولہ و بر رفع خبر مبتدائے محذوف اے ہو ونصب بتقدیر اعنی وحذف الف از خط بر لغت ربیعہ ۱۲ سلہ قولہ مہمات النحو ۔ ومہمات نحو مقصود باآنکہ مختصر بود زیراکہ آوردن اسم ظاہر بجائے مضمر افادت زیادت تمکن می نماید ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو

۵۱ قولہ لئلا یشوش از تشویش بمعنی آشفتہ و پریشان کردن و آں یا معروف ست فاعل او ضمیر مستتر راجع بجانب تعرض بریں تقدیر ذہن المبتدی منصوب بنا بر مفعولیت و اگر مجہول ست ذہن المبتدی مرفوع کہ نائب فاعل باشد ۱۲ ۵۲ قولہ رجاء بالفتح و بمد و آخر بمعنی اُمید داشتن مضاف طرف مفعول اسے الرجائی ان یہدی الی آخرہ مفعول لاسمیتہ ۱۲ ۵۳ قولہ اما المقدمۃ مقدمۃ ماخوذ از مقدمۃ الجیش ست و مبادی جمع مبداء ہر دو در لغت بمعنی شئے اول و در اصطلاح پارہ کلام کہ برائے بصیرت و شروع کنندہ علم بر مسائل مقدم آوردہ شود و ہرگاہ از مقدمہ الفاظ موقوف علیہا و از مبادی معانی یا بالعکس مراد ست ظرفیت شئے برائے نفس خود لازم نمی آید و از مقدمہ در ینجا مراد تعریف علم نحو و بیان غرض و موضوع و وجہ تسمیہ نام واضع ست ۱۲ ۵۴ قولہ فصل یا مبنی ست اگر او را مرکب نگیرند بریں بنا یا بسکون لازم بود کہ اصل در بنا سکون ست یا بکسر لام کہ اصل در تحریک کسر ست و بالفتح آں بنقل فتح الف الحمد سوئے آں یا بجہت آنکہ چوں ساکن را متحرک گردانند فتح دہند کہ فتحہ اخف حرکات ست و یا معرب بریں تقدیر مرفوع خواہد بود بنا بر خبریت از مبتدائے محذوف ئے ہذا فصل ۱۲ ۵۵ قولہ علم باصول اصول جمع اصل و آں در اصطلاح قاعدہ کلیہ کہ منطبق بر جزئیات خود باشد از قید یعرف بہا احوال از علمے کہ باو ذات کلمہ و معانی آں دریافت شود مثل علم صرف و علم منطق و معنی و بیان خارج شد و از قید اواخر الکلم الثلث از علمے باو احوال اول و اوسط کلمہ یا احوال افعال مکلفین معلوم گردد مثل لغت و فقہ احتراز گشت و از قید من حیث الاعراب والبناء علمی کہ باو احوال کلمات سہ گانہ از موافقت قافیہ وغیرہ دریافت گردد مثل علم عروض و قوافی بیرون شد و از قول کیفیت ترکیب بعضہا من بعض از علمے کہ باو کیفیت مفردات بدریافت رسد مثل علم اشتقاق احتراز شد ۱۲ الماسیہ ۵۶ قولہ لفظ مصدر ست بمعنی انداختن و در عرف نحاۃ خواہ قبل گردانیدن بمعنی ملفوظ مثل خلق بمعنی مخلوق و خواہ بعد ازاں چیزے ست کہ انسان بآں تلفظ نماید حقیقۃً مثل زید خواہ حکماً مثل مستور در اضرب زیرا کہ منوی چوں محکوم علیہ مؤکد و معطوف علیہ می باشد در حکم ملفوظ حقیقی گردیدہ و وضع بمعنی تخصیص و معنی بمعنی چیزے کہ قصد کردہ شود و از معنی یا معنی مقصد ست و مفرد یا مجرور ست بنا بر آنکہ صفت معنی واقع ست بریں تقدیر معنی آں چیزے کہ بر جزو معنی او جزو لفظ دلالت نہ کند و یا مرفوع بجہت وقوع او صفت لفظ بریں تقدیر معنی چیزے کہ جزو لفظ او بر جزو معنی دلالت نماید و یا منصوب بنا بر حالیت از مستکن از وضع خواہ از معنی و در ایراد صفت مفرد او لا بجملہ فعلیہ میلاً بما ماضی و ثانیاً بمفرد تنبیہ بر تقدم و وضع ست بر افراد ۱۲ ۵۷ توفیق دست دادن بر کارے و در اصطلاح گردانیدن خدا اسباب را موافق خواہش بندہ م تا خواہش او سرانجام یابد ۱۲

للادلة والعلل لئلا يشوش ذهن المبتدي عن فهم المسائل وسميته بهداية النحو رجاء ان يهدي الله تعالى به الطالبين ورتبته على مقدمة وثلثة اقسام وخاتمة بتوفيق الملك العزيز العلام اما المقدمة ففي المبادي التي يجب تقديمها لتوقف المسائل عليها وفيها فصول ثلثة

فصل النحو علم باصول يعرف بها احوال اواخر الكلم الثلث من حيث الاعراب والبناء وكيفية تركيب بعضها مع بعض والغرض منه صيانة الذهن عن الخطأ اللفظي في كلام العرب وموضوعه الكلمة والكلام

فصل الكلمة لفظ وضع لمعنى مفرد

هذا فصل ... چوں کل جزو کلام ست لہذا بر کلام مقدم شد ۱۲

ﻟﮧ قولہ اسم آہ در تقسیم و تقدیم اسم در یں تقسیم تیمن ست بکلام برکت التیام جناب امیر المومنین رضی اللہ عنہ چنانکہ مذکور شد و نیز اشارت ست بسوئے بودن مباحث آں مقدم بالشرف والوضع بر مباحث مابعد ۱۲ ﺳﮧ قولہ فالاسم آہ. در چیزے کہ تمیز و حد محدود دراز غیر خود حقیقی باشد یا اسمی بالفظی ۱۲ علوی ﺳﮧ قولہ تدل علی معنی فی نفسہا یعنی وضع مستقل بالمفہومیۃ باشد پس لفظ فوق و تحت و یمین و شمال و خلف و امام باوجود احتیاج اینہا سوئے مضاف الیہ در دلالت بر معنی تعریف اسم منتقض نخواہد شد زیراکہ از روئے وضع مستقل بر دلالت ہستند لیکن عادت بر ذکر مضاف الیہ با ایشاں جاری گردید ۱۲ الہامیہ ﺳﮧ قولہ صحۃ آہ یعنی نشانی اسم لیاقت محکوم علیہ بودن ست نہ محکوم علیہ بودن بالفعل و ہمچنیں نشانی بالفعل لیاقت محکوم بہ بودن نہ محکوم بہ بودن بالفعل پس بزید و ضرب کہ ہر یک ہنوز در ترکیب اسنادی نیامدہ ایرادے وارد نخواہد شد ۱۲ لکاتبہ اللہم اغفر لہ ﻩﮧ قولہ الاخبار عنہ زیراکہ فعل مخبر بہا ست اگر مخبر عنہ گردانیدہ شود خلاف وضع لازم آید و آں بغیر عذر درست نبود نیست و حرف وضعاً مخبر بہ ہم نباشد ۱۲ شرح الہامیہ مع زیادۃ ﺳﮧ قولہ والاضافۃ وجہ بودن اضافت از علامات اسم ایں کہ اضافت یا برائے تعریف می باشد یا برائے تخصیص یا برائے تخفیف و ہر یک در اسم بود ۱۲ ﺳﮧ قولہ لام التعریف زیراکہ لام برائے دفع ابہام باشد و آں جز در اسم نبود و میم تعریف چنانکہ در حدیث لیس من امبر امصیام فی امسفر واقع ست بسبب عدم شہرتش یا بعلت آنکہ بدل از لام ست چنانکہ رضی تصریح آں نمودہ مصنف تعرض نکرد ۱۲ ﺳﮧ قولہ الجر ہرگاہ جر اثر حرف جر ست و آں مختص باسم باشد پس اثرش غیر مختص باسم خواہد بود ۱۲ ﺳﮧ قولہ والتنوین زیراکہ تنوین انفصال از مابعد خواہد و فعل اتصال را با فاعل اقتضا می نماید و منہا تفات ۱۲ ہدایہ ﺳﮧ قولہ فان کل آہ ہرگاہ بعضے ازیں علامات مثل تثنیہ و جمع از روئے استعمال مشتہر نبود پس برائے دفع ایں وہم بکل مجموعی ذکر فرمود ۱۲

وهي منحصرة في ثلثة أقسام اسم وفعل وحرف لأنها إما أن لا تدل على معنى في نفسها وهو الحرف أو تدل على معنى في نفسها ويقترن معناها بأحد الأزمنة الثلثة وهو الفعل أو تدل على معنى في نفسها ولم يقترن معناها به وهو الاسم فحد الاسم كلمة تدل على معنى في نفسها غير مقترن بأحد الأزمنة الثلثة أعني الماضي والحال والاستقبال كرجل وعلم وعلامته صحة الإخبار عنه نحو زيد قائم والإضافة نحو غلام زيد ودخول لام التعريف كالرجل والجر والتنوين نحو بزيد والتثنية والجمع والنعت والتصغير والنداء فإن كل هذه خواص الاسم ومعنى الإخبار عنه أن يكون

ملہ مراد از حدود دریں فن معرف جامع و مانع نہ حد منطقی اکنوں وارد نمی شود کہ اشتمال ایں مفہومات بر ذاتیات کہ چہ از ال حاصل می شود یقینی نیست پس حد چگونہ باشد ۱۲ ملہ رجل مثال جثہ و علم مثال حدث اشارت ست کہ اسم دو قسم باشد جثہ و حدث ۱۲ سہ و در فعل فاعل تثنیہ و جمع می باشد نہ فعل ۱۲ للعہ زیراکہ حرف ندا از ادوات تعریف ست و معرفہ اسم باشد نہ غیر ۱۲

محكوما عليه لكونه فاعلا او مفعولا او مبتدأ او يسمى

اسما لسموه على قسيميه لا لكونه وسما على المعنى و

حد الفعل كلمة تدل على معنى في نفسها دلالة

مقترنة بزمان ذلك المعنى كضرب يضرب اضرب وعلامته

ان يصح الاخبار به لا عنه ودخول قد والسين وسوف و

الجزم والتصريف الى الماضي والمضارع وكونه امرا او نهيا

واتصال الضمائر البارزة المرفوعة نحو ضربت وتاء التانيث

الساكنة نحو ضربت ونوني التاكيد فان كل هذه

خواص الفعل ومعنى الاخبار به ان يكون محكوما به

ويسمى فعلا باسم اصله وهو المصدر لان المصدر

هو فعل الفاعل حقيقة وحد الحرف كلمة لا تدل

پس تسمیہ بہ سبب حقیقت و اصالت باشد ۱۲ درایہ

قولہ لسموہ و اشارت ست بمختار بصریہ کہ مشتق از سمو بکسر سین و سکون میم بمعنی علو و ارتفاع چہ جمع تکسیر و تصغیر یعنی اسامی و سمی دال بر ہمیں معنی ست ۱۲ افادہ و سین ساکن شد بر خلاف قیاس و ہمزہ وصل در اول در آید بجہت ارتفاع بر ہر اخوات خود کہ مسمی باسم باشد ۱۲ درایہ قولہ قسیمیہ قسیم شئے چیزے کہ از اں شئی خاص باشد و قسیم شئے چیزے کہ مقابل آں بود و آں مقابل مع شئے مذکور زیر ثالث عام مندرج بود مثل باسم کہ از کلمہ خاص ست و مقابل ست مر فعل و حرف را و با حرف و فعل زیر کلمہ مندرج ست پس اسم قسم کلمہ باشد و قسیم حرف و فعل چنانکہ ناطق کہ خاص از حیوان و قسم اوست و با صاہل و صائل کہ قسیم ہر و ست زیرا کہ مر عام کہ حیوان ست مندرج ست ۱۲ الکاتبہ اللہم اغفر لہ قولہ وسما بالکسر چنانکہ مذہب کوفیہ است واو محذوف شد ہمزہ عوض آمد و اختلاف اشتقاق نزد ایشاں بحول ترتیب ہستند پس اصل اسم وسم بود و اصل اسماء او سام و اصل سمی وسیم باشد و وسم بمعنی علامت ست پس گویا کہ اسم نیز بر مسمائے خود علامت ست وارد می شود کہ فعل نیز بر مسمائے خود دلالت می کند بایدکہ اسمش نیز اسم باشد و ایں رکیک گفتہ ۱۲ درایہ والماہیہ گوئیم کہ در وجہ تسمیہ صحت بجوز کفایہ می کند و علت موجبہ در کار نیست ۱۲ الکاتبہ اللہم اغفر لہ قولہ والسین وسوف زیرا کہ ہر دو برائے استقبال موضوع ہستند اول برائے قریب و ثانی برائے بعید در استقبال در فعل بود و سین بر شش نوع ست یکے برائے طلب مثل استخرجتہ یعنی خروج او طلب کردم دوم برائے یافتن چیزے بر صفتے مثل استعظمتہ یافتم او را عظیم سوم برائے تحویل مثل استحجر الطین یعنی طین بجانب حجریت باز گردید چہارم برائے استقبال مثل سیضرب پنجم سین زیادت مثل اسطاع یسطیع و ایں اقسام پنجگانہ مختص بفعل بود ششم سینے کہ در آخر کاف مؤنث لاحق شود مثل مررت بکس و سین کسکسہ نام اوست و چوں بعض اقسام سین اختصاص بفعل نداشت لہذا معرف بلام آورد و ہر گاہ سین و سوف از حرف تنفیس ست اے حروف تاخیر و تاخیر در استقبال می باشد لہذا برائے استقبال موضوع شدہ ۱۲ الماضی قولہ وکونہ امرا و نہیا مصنف الامر والنہی بحذف زیرا کہ امر و نہی از مضارع مشتق می شود پس تصریف بجانب ماضی و مضارع باشد نہ بسوئے ایشاں ۱۲ درایہ قولہ تاء التانیث وزیرا کہ تائے متحرک مختص باسم ست کہ اسم خفیف ست و لیل ثقیل لہذا متحرک باسم و ساکنہ بجنس داد نہ تا اعتدال بظہور آید ۱۲ قولہ ومعنی الاخبار بہ الخ چوں بہ بعضے از افعال غیر امر و نہی خبر دادن صحیح نیست لہذا بیان معنی الاخبار بہ بوجہے کہ ایں ہر دو را نیز شامل باشد حاجت افتاد و گفت معنی الاخبار بہ الخ ۱۲ قولہ وحد الحرف الخ سوال چیزے کہ بر معنی کہ در نفس او باشد دلالت نہ کند ہر گاہ کہ در نفس او جزء او باشد چگونہ دلالت خواہد کرد جواب لفظ فی در ہر دو مقام بمعنی لام ست یعنی معنی کائن ست کہ بر معنی مستفاد دلالت

عَلٰى مَعْنًى فِىْ نَفْسِهَا بَلْ تَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى فِىْ غَيْرِهَا نَحْوُ

مِنْ فَاِنَّ مَعْنَاهَا الْاِبْتِدَاءُ وَهِىَ لَا تَدُلُّ عَلَيْهِ اِلَّا بَعْدَ

ذِكْرِ مَا مِنْهُ الْاِبْتِدَاءُ كَالْبَصْرَةِ وَالْكُوْفَةِ مَثَلًا تَقُوْلُ

سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَى الْكُوْفَةِ وَعَلَامَتُهُ اَنْ لَّا يَصِحَّ الْخَبَرُ

عَنْهُ وَلَا بِهٖ وَاَنْ لَّا يَقْبَلَ عَلَامَاتِ الْاَسْمَاءِ وَلَا عَلَامَاتِ

الْاَفْعَالِ وَلِلْحَرْفِ فِىْ كَلَامِ الْعَرَبِ فَوَائِدُ كَالرَّبْطِ بَيْنَ

الْاِسْمَيْنِ نَحْوُ زَيْدٌ فِى الدَّارِ اَوِ الْفِعْلَيْنِ نَحْوُ اُرِيْدُ اَنْ تَضْرِبَ

اَوْ اِسْمٍ وَفِعْلٍ كَضَرَبْتُ بِالْخَشَبَةِ اَوِ الْجُمْلَتَيْنِ نَحْوُ اِنْ جَاءَنِىْ زَيْدٌ

اَكْرَمْتُهُ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْفَوَائِدِ الَّتِىْ تَعْرِفُهَا فِى الْقِسْمِ الثَّالِثِ

اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَيُسَمّٰى حَرْفًا لِوُقُوْعِهٖ فِى الْكَلَامِ حَرْفًا اَىْ

طَرَفًا اِذْ لَيْسَ مَقْصُوْدًا بِالذَّاتِ مِثْلَ الْمُسْنَدِ وَالْمُسْنَدِ اِلَيْهِ

(بین السطور: ٣ لہ الابتداء الجزئی المتعلق بالبصرۃ مثلاً الابتداء المطلق — ابتداء — الی الحرف — جملہ بتاویل مفرد گیرد — سے الحرف — الربط بین — الربط بین — الربط بین — الحرف الطرف ١٢)

---

۵۱ قولہ نحو من فان آہ ابتدا بر دو قسم ست یکے کلی و آں ابتدائے مطلق بغیر تقیید ببصرہ و کوفہ دوم ابتدائے جزئی کہ مقید ببصرہ و کوفہ باشد پس ابتدائے مطلق معنی لفظ ابتداست و ایں مستقل بالمفہومیۃ بود و ابتدائے مقید معنی لفظ من ست و ایں مستقل بالمفہومیۃ نیست یعنی بدوں انضمام کلمہ دیگر مفہوم نمی شود پس از قول او فان معناہا الابتداء ہمیں ابتدائے جزئی مراد ست و ہمیں جہت مصنف معرف بلام ذکر کردہ ١٢ ۵۲ قولہ الابعد ذکر ما منہ الابتداء سوال اسمای لازم الاضافۃ ہم بدون ذکر متعلق خود دلالت بر معنی خود ہا نمی نمایند بایہ کہ حرف باشد جواب واضع وقت وضع حروف ذکر متعلق او شرط ساختہ نہ در وضع اسماء و ہمچنیں در موصولات و اسمائے اشارات و ضمیر غائب ١٢ ۵۳ قولہ لحرف فی آہ جواب سوال مقدر ست سوال ہرگاہ حرف نہ مسند الیہ باشد و نہ مسند و نیز ہیچ یکے از علامات اسما و افعال نمی پذیرد پس بحث از وے بے فائدہ خواہد بود مصنف جواب داد کہ برائے او در کلام عرب فائدہ ست ١٢ ۵۴ قولہ زید فی الدار آہ ارتباط زید با دار بسبب کلمۂ فی کہ برائے ظرفیت ست شد زیرا کہ اگر بغیر لفظ فی زید الدار گفتہ شود استقرار زید در دار مفہوم نخواہد شد ١٢ ۵۵ قولہ اکرمتہ در بعضے نسخ بفائے جزائیہ دیدہ شدہ و آں خطاست زیرا کہ فا نمی آید مگر بر ماضی کہ مصدر بلفظ قد بود خواہ لفظاً خواہ تقدیراً و ایں جا لفظ قد تقدیراً ہم ممکن نیست چرا کہ دریں جا معنی استقبال است و اگر لفظ قد بود برائے ماضی باشد ١٢ ش ۵۶ قولہ من الفوائد التی آہ مثل تنبیہ مخاطب تا در کلام از وے چیزے فوت نشود چنانچہ مفاد حروف تنبیہ است و اثبات کلام سابق خواہ مثبت باشد خواہ منفی چنانکہ مضمون حروف ایجاب ست و بر انگیختن مخاطب ابر کارے چنانکہ موضوع لہ حروف تحضیض ست و ہمچنیں دیگر فوائد ١٢ ۵۷ قولہ حرفا ای طرفا ایں اشارت ست بوجہ تسمیۂ حرف زیرا کہ حرف در لغت بمعنی طرف ست چنانکہ می گویند جلست حرف الوادی ای طرف الوادی و حرف نمی آید مگر در طرف کلام ١٢ ۵۸ قولہ مثل المسند چنانکہ فعل و اسم مقصود بالذات می باشند بجہت ایں کہ کلام بدون اینہا تمام نمی باشد ١٢ ۵۹ زیرا کہ مخبر عنہ و بودن از علامات معنوی اسم و فعل ست ١٢

فصل الكلام لفظ تضمّن كلمتين بالإسناد والإسناد نسبة إحدى الكلمتين إلى الأخرى بحيث تفيد المخاطب فائدة تامة يصح السكوت عليها نحو زيد قائم وقام زيد ويسمى جملة فعلم أن الكلام لا يحصل إلا من اسمين نحو زيد قائم ويسمى جملة اسمية أو من فعل واسم نحو قام زيد ويسمى جملة فعلية إذ لا يوجد المسند والمسند إليه معاً في غيرهما ولا بد للكلام منهما فإن قيل قد نوقض بالنداء نحو يا زيد قلنا حرف النداء قائم مقام أدعو وأطلب وهو الفعل فلا نقض عليه وإذا فرغنا من المقدمة فلنشرع في الأقسام الثلاثة والله الموفق والمعين

القسم الأول في الاسم وقد مر تعريفه وهو ينقسم

---

٥١ قوله تضمن پذیرفتن و فراہم کردن لفظ و معنی را و چیزے را در ضمن گرفتن ۱۲ منتخب اللغات ٥٢ قوله کلمتین یعنی زائد از یک کلمہ و باشد یا زائد حقیقی باشد یا حکمی و لفظی باشد یا تقدیری پس تعریف کلام منتقض نخواهد شد بزید ابوه قائم که در حکم زید قائم الاب ست و الشمس طالعة یلزمه النهار موجود که در حکم هذا الملزوم لذلک است و الجسق مهمل که در حکم هذا اللفظ مهمل ست و دیز مقلوب زید که در حکم هذا اللفظ مقلوب زید ست و اضرب که در حکم اضرب انت است و زید در جواب من ضرب که در حکم ضرب زید ست و نعم در جواب أقام زید که در حکم قام زید ست فاحفظ ۱۲ الکاتبه اللهم اغفر له ٥٣ قوله نسبة احدى الکلمتین نسبت خواه در کلمهٔ اولی باشد چنانکه در جملهٔ فعلیه خواه در کلمهٔ ثانیه چنانکه در جملهٔ اسمیه ۱۲ الهامیه ٥٤ قوله فائدة تامة ازین قید مثل نسبت اضافی و توصیفی خارج شد بحکم قول او یصح از تعریف اسناد نیست بلکه تفسیر است برائے فائده تامه گویا جواب ست از سوال مقدر تقدیرش فائده تامه کلام چیز ست جواب او چیزے ست که سکوت مخاطب و نزد بعضے سکوت متکلم بر وی صحیح باشد لیکن اول اوفق بما قبل ست ۱۲ شرح هدایة النحو ٥٥ قوله لا یحصل الا الخ چون تعریف کلام موهم اقسام شش گانه بود لهذا مصنف در دو قسم حصر نمود و گفت لا یحصل الا الخ ۱۲ ٥٦ قوله من اسمین چون هر دو جزو این ترکیب استحقاق تقدیم دارند لهذا بر ترکیب اسم و فعل مقدم شد ۱۲ هدایه ٥٧ قوله ولا بد آه زیرا که اسناد در حقیقت کلام ماخوذ ست و اسناد دو طرف میخواهد که مسند و مسند الیه باشد و این هر دو سوائے این دو قسم مذکور یافته نمی شود ۱۲ ش ٥٨ قوله قلنا آه سوال برین تقدیر لائق آنکه فقط لفظ یا غیر لفظ زید کلام باشد زیرا که یا قائم مقام جمله است که ادعوا باشد و حال آن که چنان نیست چه کلام مجموع یا زید ست جواب هر گاه فعل که لائق استتار و اضمار بود محذوف شد و حرف بجائے او آمد اسم ظاهر که زید ست نائب ضمیر شد که عمدهٔ کلام در ادعو و اطلب مستتر ست و وجه آمدن لفظ یعنی زید بجائے عمده یعنی ضمیر این که چون چیزے بجائے غیر در آید در حکم آن غیر باشد و همچنین است جواب از مذهب زیرا که کلمهٔ یا قائم مقام انتخب است مثلش انتخب زیدا بعد حذف فعل مع فاعل کلمهٔ یا بجائے او در آمد و مضمر از مظهر بدل گردید گفته شعاع زیاده و دهمراه ۱۲ ٥٩ قوله فلنشرع آه جزائے شرط شروع نیست چنانکه از ظاهر کلام مستفاد می شود زیرا که شروع در یکے از اقسام سه گانه فراغ مقدمه را لازم نیست چه جائز ست که مصنف بعد فراغ از مقدمه کار دیگر کرده باشد بلکه جزا اذا محذوف است تقدیر عبارت فاذا فرغنا من المقدمة تا ارادنا ان نشرع آه و در استلزام فراغ اراده را شکے نیست چه لیس است که فعل ارادی ذکر می نمایند و اراده مبدا یعنی اراده میخواهند چنانکه در آیه کریمه یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوة ای اذا اردتم القیام الی الصلوة ۱۲

الی المعرب والمبنی فلنذکر احکامہ فی بابین وخاتمۃ

الباب الاول فی الاسم المعرب وفیہ مقدمۃ و ثلثۃ مقاصد وخاتمۃ اما المقدمۃ ففیہا فصول

فصل فی تعریف الاسم المعرب وھو کل اسم رکب مع غیرہ ولا یشبہ مبنی الاصل اعنی الحرف والامر الحاضر والماضی نحو زید فی قام زید لا زید وحدہ لعدم الترکیب ولا ھؤلاء فی قام ھؤلاء لوجود الشبہ ویسمی متمکنا فصل حکمہ ان یختلف آخرہ باختلاف العوامل اختلافا لفظیا نحو جاءنی زید ورأیت زیدا ومررت بزید او تقدیریا نحو جاءنی موسی ورأیت موسی ومررت بموسی والاعراب ما بہ یختلف آخر

---

۵۱ قولہ فی الاسم المعرب تقدیم معرب بر مبنی یا بجہت آنکہ وجوب ست یعنی حرف نفی در تعریف او نیست یا بجہت آنکہ در معرب اسم منصرف ست و اصل در اسما منصرف می باشد یا بعلت آنکہ معرب محل اعراب لفظی و تقدیری ہر دو می باشد و مبنی فقط محل اعراب محلی و لفظی اصل ست از محلی ۱۲ ۵۲ قولہ اما المقدمۃ سابق کہ گزشت مقدمۃ علم بود و ایں مقدمۃ کتاب ست و فرق میان ہر دو آں کہ چیزے کہ شروع علم بر وجہ بصیرت بروموقوف باشد مقدمۃ علم ست چنانکہ سابق ذکر یافت و آنچہ کہ بر مقصود مقدم باشد مقدمۃ کتاب ست و آں دریں مقام ست ۱۲

۵۳ قولہ المعرب آہ اعراب در لغت ظاہر کردن و فساد دور کردن و معرب بجہت بودن محل اظہار معانی و موضع زوال فساد بایں اسم مسمی گردید و چوں معرب بر ذات کلمہ دلالت می کند و اعراب بر صفت و ذات بر صفت مقدم می باشد پس دال بذات ہم بر دال صفت مقدم خواہد بود لہذا تعریف معرب را بر تعریف اعراب مقدم ساخت ۱۲ ۵۴ قولہ اعنی الحرف والامر آہ و ایں بنا بر مشہور ست و نزدیک بعضے جملہ نیز از مبنی الاصل ست چنانکہ در غایۃ التحقیق ست و مراد از ترکیب ترکیبی ست کہ با و عامل معرب متحقق شود پس غلام زید بسکون میم خارج شد زیرا کہ غلام اگرچہ مرکب ست لیکن مرکب با عامل خود نیست چہ اگر با عامل بودے مرفوع یا منصوب یا مجرور گردیدی نہ ساکن المیم، سوال مبتدا و خبر از تعریف معرب بیروں می رود زیرا کہ مرکب با عامل خود نیست چہ عامل اینہا معنوی ست و ترکیب میان لفظی و معنوی غیر ممکن جواب عامل معنوی در تاثیر مثل لفظی ست پس عامل معنوی در حکم لفظی کہ ترکیب وغیرہ باشد گردیدہ ۱۲ شرح الجامیہ ۵۵ قولہ لوجود الشبہ آہ ای بسبب یافتن مشابہت با حرف دریں محتاج بجانب قرینہ کہ رافع ابہام بود می باشد و آں یا اشارہ حسی ست یا وصف چناں کہ حرف در دلالت بر معنی احتیاج یا غیر خود دارد ۱۲ رضی ۵۶ قولہ آخرہ الخ زیرا کہ اگر اختلاف در آخر نباشد در حکم معرب نبود مثل اختلاف را در لفظ امرو و اختلاف نون در ابنم یعنی در امرو راے مہملہ در اعراب تابع ہمزہ است چنانکہ در ابنم نون تابع میم ست ۱۲ ۵۷ قولہ تقدیریا ای حقیقۃ کان کہذا عصا و اخذت عصا و ضربت بعصا او حکما نحو جاءنی موسی آہ ۱۲

۵۱ قوله كالضمة آه اينها هرگاه در بنا باشند بر حركات اعرابيه و بنائيه و غيره اطلاق كرده شوند و بدون آن بر بنائيه لفظها چنانكه رفع و نصب و جر اعرابيه ۱۲ ۵۲ قوله واعراب الاسم الخ زيراكه اعراب علامت ست براے معانی معتوره بر معرب و معانی معتوره بر سه نوع ست فاعليت و مفعوليت و اضافت لهذا دال برين معنی نيز بر سه گونه خواهد بود چه در زياده از ترادف ميان دو اعراب لازم آيد و در كم شركت و ترادف و شركت هر دو خلاف اصل ست ۱۲ كذا فی غاية التحقيق ۵۳ قوله رفع الخ بجهت بلند شدن لب زيرين وقت تلفظ يا بسبب بلند بودن مرتبه او

المعرب كالضمة[51] والفتحة والكسرة والواو والالف والياء واعراب[52] الاسم على ثلثة انواع رفع[53] ونصب وجر والعامل[54] ما به يرفع او ينصب او يجر ومحل الاعراب من الاسم هو الحرف الاخير مثال الكل نحو قام زيد فقام عامل وزيد معرب والضمة اعراب والدال محل الاعراب واعلم انه لا يعرب في كلام العرب الا الاسم المتمكن والفعل المضارع وسيجئ حكمه في القسم الثاني ان شاء الله تعالى

فصل في اصناف اعراب الاسم وهي تسعة اصناف

الاول ان يكون الرفع بالضمة والنصب بالفتحة والجر بالكسرة ويختص بالمفرد[55] المنصرف الصحيح[56] وهو عند النحاة ما لا يكون في آخره حرف علة كزيد

از مراتب هر دو برادر خود يعنی نصب و جر زيراكه علامت است مر چيزے را كه عمده در كلام باشد رفع ناميده شده و نصب بعلت انتصاب هر دو لب بر حال خود وقت تلفظ يا اين كه نصب می دهد فضله را كه در كلام باشد نصب نام شده و جر باينكه عامل او فعل را بسوے اسم می كشد يا لب زيرين وقت تلفظ جانب زيرين كشيده می شود جر نام شده است ۱۲ درايه ۵۴ قوله والعامل آه چون اعراب بسبب عامل باشد لهذا تعريف عامل هم ضرور افتاد اگر گوئی تعريف عامل بجهت خروج عوامل فعل مثل لم و لما وغيره جامع نيست گوئيم مراد درين جا از عامل بقرينه بحث عامل اسم است ۱۲ ۵۵ قوله بالمفرد از قيد افراد احتراز شد از تثنيه و جمع و از قيد انصراف از غير منصرف و از قيد صحيح از اسماے ستة كه اگرچه مفرد و منصرف ست ليكن صحيح نيست زيراكه چهار از آن ناقص واوی ست مثل ابوك و اخوك و هنوك و حموك و يكے لفيف مقرون و آن ذو مال كه اصل او ذوو ست و يكے از آن اجوف واوی و آن فوك زيراكه اصل او فوه است. بر خلاف قياس حذف گرديد و واو در غير حالت اضافت بميم منقلب شد ۱۲ ۵۶ قوله الصحيح بايد دانست كه در تعريف صحيح ميان نحويين و صرفيين اختلاف ست لهذا مصنف رحمه الله از تعريف مشهور كه ما بين صرفيين است اعراض نمود پس مثال اجوف و مهموز با هر سه قسم و مضاعف با هر دو قسم نزد نحويين صحيح باشد و نزد صرفيين صحيح آن ست كه حروف اصليه او از حروف علت و همزه و تضعيف سالم باشند پس سالم و صحيح نزد صرفيين يك باشد پس در سالم ميان صرفيين و نحويين اتفاق است و در صحيح اختلاف فاحفظ فانه يفيدك ۱۲ ۵۷ قوله انه مصنف رح براے تنبيه مخاطب وقت بيان فائده جديده لفظ اعلم ايراد می فرمايد ۱۲

سلہ قولہ بالجاری مجری الصحیح وجہ تمام مقام صحیح بودن این کہ بسبب بودن ساکن ماقبل واو و یا اعراب بر وی ثقیل نیست و وجہ اختصاص این اعراب بہر دو قسم مذکور بنابر اصلیت ہر دو قسم مذکور است زیرا کہ اعراب بالحرکۃ بہ نسبت اعراب بالحرف اصل است و مفرد بہ نسبت تثنیہ و جمع اصل و نیز اعراب سہ گانہ اصل است بہ نسبت دو اعراب در احوال ثلثہ پس اصل باصل دادہ شد سوال بنابریں می باید کہ در جمع مؤنث سالم اعراب بالحرکۃ نباشد زیرا کہ جمع فرع است و مفرد اصل و برائے فرع اعراب فرعی لائق است جواب چوں در جمع مؤنث حرف آخر صالح و قابل اعراب بالحرف نبود لہذا بضرورت اعراب بالحرکۃ دادہ شد ۱۲ الماسیہ سلہ قولہ بالجمع المکسر و آں عبارت است از جمعی کہ دراں بنائے واحد بجہت زیادت و نقصان خواہ حقیقۃً خواہ حکماً متغیر شدہ باشد ۱۲ سلہ قولہ المنصرف احتراز شد از جمع مکسر غیر منصرف و جمع سالم کہ اعراب ہر دو چنیں نیست چنانکہ می آید ۱۲ سلہ قولہ بجمع المؤنث السالم ۱۲ و آں جمعی است کہ در آخرش الف و تا باشد مفردش مؤنث باشد مثل مسلمات خواہ مذکر مثل لخالیات جمع الخالی بمعنی الماضی و ہرگاہ حرف آخر قابل اعراب بالحرف نباشد بناچاری اعراب بحرکت دادہ می شود و تبعیت نصب جر را بجہت اینکہ رعایت فرع بر اصل کہ جمع مذکر سالم باشد لازم نیاید زیرا کہ در انجا ہم نصب تابع جر است سوال رعایت فرع بر اصل ہنوز باقی است زیرا کہ اعراب جمع مذکر سالم بالحرف است و اعراب جمع مؤنث سالم بالحرکۃ جواب اگرچہ اعراب بالحرکۃ اصل است بہ نسبت اعراب بالحرف لیکن در مفرد نہ در جمع پس اعراب بالحرکۃ در جمع بمنزلہ اعراب بالحرف است در مفرد یعنی فرع است زیرا کہ چوں چیزے در مقام غیر می آید حکم آں غیر گیرد و چوں شناخت غیر منصرف متعلق بہ تطویل است و جمع مؤنث سالم واضح تر است لہذا جمع مؤنث سالم را مقدم ساخت ۱۲ سلہ قولہ مکبرۃ موحدۃ ۱۲ از قید مکبرۃ احتراز شد از مصغرات اینہا کہ معرب بالحرکات باشد مثل جاءنی اُخَیّک و رأیت اُخَیّک و مررت باُخَیّک و از قید موحدۃ احتراز گشت از تثنیہ و مجموع اینہا کہ معرب باعراب تثنیہ و جمع می باشد و از قید مضافۃ احتراز شد از غیر مضاف کہ معرب بالحرکات باشد مثل جاءنی اخٌ و رأیت اخاً و مررت باخٍ و از قید الی غیر یاء المتکلم احتراز شد ازیں اسماء وقتیکہ مضاف بجانب یائے متکلم باشند دریں صورت دریں ہا مثل سائر اسماء اعراب تقدیری خواہد بود و مصنف برائے شرط اضافت بجانب غیر یائے متکلم بر اشارہ کفایت نکرد بلکہ تصریح بداں نمود تا شرط اضافت بجانب کاف متوہم نشود ۱۲ کذا فی الشرح

وبالجاری مجری الصحیح وھو ما یکون فی آخرہ واو او یاء
ما قبلھما ساکن کدلو وظبی وبالجمع المکسر المنصرف
کرجال تقول جاءنی زیدٌ ودلوٌ وظبیٌ ورجالٌ ورأیت
زیدًا ودلوًا وظبیًا ورجالًا ومررت بزیدٍ ودلوٍ وظبیٍ ورجالٍ
الثانی ان یکون الرفع بالضمۃ والنصب والجر بالکسرۃ
ویختص بجمع المؤنث السالم تقول ھن مسلماتٌ و
رأیت مسلماتٍ ومررت بمسلماتٍ الثالث ان یکون الرفع بالضمۃ
والنصب والجر بالفتحۃ ویختص بغیر المنصرف کعمر
تقول جاءنی عمرُ ورأیت عمرَ ومررت بعمرَ الرابع ان یکون
الرفع بالواو والنصب بالالف والجر بالیاء ویختص
بالاسماء الستۃ مکبرۃً موحدۃً مضافۃً الی غیر یاء المتکلم

ك قوله ابنوك بمعنی شی منکر یعنی ذکرش مستهجن باشد مثل عورت علیظه و صفات ذمیمه و افعال قبیحه ۱۲ ۵۲ قوله حموك ذو مال اضافت حم بجانب کاف مکسور ذو بجانب غیر ضمیر بجهت اینکه حم قریب زن باشد از جانب زوج پس مضاف نخواهد بود مگر بسوئے کاف مکسور و اما ذو بسبب این که موضوع ست برائے اتصاف چیزے باسم جنس و قول انما یعرف ذا الفضل من الناس ذوو ده شاذ است ۱۲ ۵۳ قوله ذو مال۔ چوں مضاف الیه لفظ ذو سوائے اسمائے اجناس نمی باشد لهذا مضاف بسوئے اسم جنس آورده ۱۲ ۵۴ قوله بالمثنی ای مایطلق علیه لفظ المثنی و آن اسمی ست که الف یا یائے ماقبل مفتوح و نون مکسور در آخر مفرد او پیوندد و آن مفرد خواه مذکر باشد خواه مؤنث علم باشد یا غیر او ۱۲ ۵۵ قوله کلا و همچنیں کلتا و ترک ذکر اصل کر کلا باشد کتایت نمود ۱۲ ۵۶ قوله مضافا الی آه اختصاص اضافت بجانب مضمر بجهت اینکه برائے کلا دو جهت ست مفرد از روئے صورت و تثنیه از روئے معنی پس رعایت هر دو جانب ضروری شد لهذا هرگاه مضاف بجانب مظهر بود رعایت جانب افراد نموده آید و اعراب بحرکت داده شود و چوں بجانب مضمر مضاف گردد معرب باعراب بحرف باشد ۱۲ ۵۷ قوله و اثنان معطوف ست بر کلا مرفوع که خبر مبتدای محذوف ست یعنی و تقدیر عبارت و یختص بالمثنی و ملحق انه و هو کلا الخ یا حکایت است از لفظ اثنان و اثنتان مرفوع ۱۲ ۵۸ قوله اثنتان ذکر اثنتان برائے نکته ایست و آن این که هرگاه حکم تذکیر و تانیث در باب عدد بخلاف سائر اسما ست مصنف بلفظ مذکر و مؤنث هر دو تصریح کرد و بنا بر اطلاع بریں معنی که دریں جا تذکیر و تانیث موافق سائر اسما ست چناں که در واحد و واحدة ۱۲ ۵۹ قوله بجمع المذکر آه از جمع مذکر سالم جمع اصطلاحی مراد ست و آن جمعی ست که واو ماقبل مضموم و یا یای ماقبل مکسور و نون مفتوح در آخرش باشد لهذا جمع مذکر سالم صیغه اے صورت جمع مذکر سالم موجود باشد پس ایراد بایں طریق که ایں اعراب در غیر جمع مذکر سالم نیز یافته می شود مثل سنون و ارضون و قسون وارد نخواهد شد ۱۲

وهي اخوكَ وابوكَ وهنوكَ وحموكَ وفوكَ وذو مالٍ تقول جاءني اخوكَ ورأيت اخاكَ ومررت باخيكَ وكذا البواقي

اَلخامِسُ اَنْ يكونَ الرَّفع بالالفِ (في الرفع) والنصبُ (في النصب) والجرُّ (في الجر) بالياءِ المفتوحِ ماقبلها ويختصُّ بالمثنّى وكِلا مضافًا الى مضمرٍ واثنانِ واثنتانِ (در مذکر) تقول جاءني الرّجلانِ كلاهما واثنانِ واثنتانِ (در مؤنث) ورأيتُ الرّجلَيْنِ كليهما واثنينِ واثنتينِ (في الرفع) ومررتُ بالرّجلينِ كليهما واثنينِ واثنتينِ (في النصب)

السّادسُ اَنْ يكونَ الرفعُ بالواوِ المضمومِ ماقبلها والنصبُ والجرُّ (في الجر) بالياءِ المكسورِ ماقبلها ويختصُّ بجمعِ المذكرِ السّالمِ نحو مسلمونَ واُولو وعشرونَ (ای السادس) مع اخواتها تقول جاءني مسلمونَ وعشرونَ واولو مالٍ و (ثلاثون واربعون وخمسون وستون وسبعون وثمانون وتسعون) رأيتُ مسلمينَ وعشرينَ واُولي مالٍ (في الرفع) ومررتُ بمسلمينَ وعشرينَ (في النصب)

۶۰ قوله اولو خبر مبتدائے محذوف تقدیر عبارت یختص بجمع المذکر السالم و ملحقاته و هو اولو الخ یا حکایت ست از اولو و عشرون مرفوع لهذا مجرور نشد سوال در عرب کز نیست که دراں واو پس ضمه باشد و اولو چناں ست جواب واو چوں محل تغیر ست اے رفع و نصب و جر لهذا بداں اعتبار نیست یا واو هرگاه قائم مقام ضمه گردیده گویا ضمه است واو نیست ۱۲ ۵ و چیزے که باو لاحق باشد مثل التمرین شمس و قمر۔ ش

۵۱ قولہ نون التثنیۃ آہ وجہ اختصاص دریان تثنیہ وفتح بنون جمع اینکہ نون مبنی ست زیراکہ حرف ست واصل در بنا سکون باشد وساکن را بجہت التقاء ساکنین
چوں متحرک سازند حرکت کسرہ دہند چراکہ حرکت ساکن حرکت بنائی می باشد پس برائے او حرکتی کہ ابعد حرکات معربات ست اختیار کردہ شد وآن کسرہ
ایست کہ بر ہر دو قسم معرب کہ اسم غیر منصرف وفعل مضارع باشد نمی آید وچوں تثنیہ قبل جمع بود او اصل یعنی کسرہ دادہ شد وبرائے فرق میان
تثنیہ وجمع نون جمع را فتحہ دادند نہ ضمہ کہ ثقیل ست ۱۲ منہ ۵۲ قولہ ونون جمع السلامۃ آہ احتراز ست از نون جمع تکسیر زیراکہ او کسرہ

واولی مالِ اعلم اَنّ نونَ التثنیۃ مکسورۃ ابدًا ونونَ

فی الجر

جمعِ السّلامۃِ مفتوحۃٌ ابدًا وکلاھما تسقطان عند الاضافۃ

للفرق بینھا وبین نون التثنیۃ ۱۲

تقول جاءنی غلاما زیدٍ ومسلمو مصرَ السابع ان یکونَ

نظیر سقوطھا ذ بیتثنیۃ وقت اضافت ۱۲

الرفعُ بتقدیرِ الضمۃ والنصبُ بتقدیرِ الفتحۃ والجرُّ بتقدیرِ

الکسرۃ ویختصُّ بالمقصورِ وھو ما فی اٰخرہٖ الفٌ مقصورۃٌ

اسم معرب ۱۲

کعصًا وبالمضافِ الی یاءِ المتکلمِ غیرَ جمعِ المذکرِ السالمِ

حال از المضاف الی یاء المتکلم — صفت جمع ۱۲

کغلامی تقولُ جاءنی عصًا وغلامی ورأیتُ عصًا و

غلامی ومررتُ بعصًا وغلامی الثامنُ اَن یکونَ الرفعُ

بتقدیرِ الضمۃ والجرُّ بتقدیرِ الکسرۃ والنصبُ بالفتحۃ لفظًا

ویختصُّ بالمنقوصِ وھو ما فی اٰخرہٖ یاءٌ ما قبلھا مکسورۃٌ

کالقاضی تقول جاءنی القاضی ورأیتُ القاضیَ ومررتُ

مضموم نیز می باشد مثل نون شیاطین ۱۲ والد
۵۳ قولہ وکلاھما تسقطان یعنی نون تثنیہ
وجمع در حالت اضافت ساقط می شود
چنانکہ تنوین در حالت اضافت ساقط
می گردد زیراکہ نون عوض تنوین است ۱۲
۵۴ قولہ مصر ہرگاہ نام بلدۂ خاص باشد
غیر منصرف بود بجہت علمیت وتانیث واگر
معنیش ہر بلدہ کہ باشد منصرف بود ۱۲
۵۵ قولہ بتقدیر الضمۃ آہ بدانکہ اعراب تقدیری
چنانکہ بالحرکت میباشد بحرف ہم تقدیری بحرکت
گاہی در حالت ثلثہ چنانکہ در عصا وغلامی
وگاہے در دو حال چنانکہ در قاضی ۱۲ اعنی
وآما تقدیرے بحرف نیز گاہے در احوال ثلثہ
مثل جاءنی ابو القوم ورأیت ابا القوم ومررت
بابی القوم ومصنف این قسم را بسبب قلت ذکر
نکرد سوال بنابریں لازم آید کہ اعراب اسم
دو صنف باشد نہ جواب این قسم ہم زیر
قول او کعصا وغلامی باشد مندرج ست زیراکہ
قول او وقد یکون الرفع بتقدیر الضمۃ آہ اعم ست
ازیں کہ بالحرکات باشد یا بالحروف پس در
صورت اندراج نہ شد نہ ذہ شرح ۵۶ قولہ
الف مقصورہ آہ الف در لفظ یا ثابت ماند مثل
العصا وحبلی یا نہ مثل عصا ووجہ تقدیری بودن
اینکہ تحریک الف بقای او ممکن نیست چنانکہ
وارد کردن حرکات بر ماقبل او جائیکہ مقدر
باشد ممکن نبود ومعنی قصر منع است وچوں بر
الف مطلقًا حرکت ممنوع ست لہذا ایں الف
را مقصور نامند ۱۲ ۵۷ قولہ کغلامی سوال
اعراب وبنا از صفات حرف آخر ست ودر
مثل غلامی حرف آخر بسبب امتزاج یائے متکلم

درمیان آمد پس معرب خواہد بود نہ مبنی جواب وسط حرف آخر بعلت امتزاج مذکور منافی اعراب وبنا در لفظ واجب نمی کند چراکہ جائز ست کہ اعراب در لفظ تقدیری باشد
پس قول نبودن اعراب وبنا غلط باشد ۱۲ ۵۸ قولہ الرفع بتقدیر الضمۃ آہ زیراکہ خروج از کسرہ بسوئے ضمیر بر یا در حالت رفع ثقیل ست چنانچہ اجتماع ستہ کسرہ بر یا در حالت
جر ثقیل میباشد ۱۲ شرح لباب ۵۹ قولہ ومررت بالقاضی یعنی تقدیر ضمہ وکسرہ فقط در حالت رفع وجر وقتی ست کہ معرف بلام بود واگر مجرد از لام باشد تقدیر
مذکور وحذف لام نیز باشد نحو جاءنی قاضٍ ومررت بقاضٍ ورأیت قاضیًا ۱۲ ملہ ۶۰ نظیر سقوط نون جمع وقت اضافت ۱۲

۵۱ قوله مسلمی چون مسلمی تقدیره مسلموی ممکن ست مگر ثقیل و در مثل عصا چون الف محل حرکت نیست هر سه اعراب متعذر لهذا در اول تعذر بجهت ثقل ست و در ثانی بجهت تعذر یعنی امتناع فائده بدانکه مصنف از ذکر بعضی اسماء که در آن اعراب تقدیری میباشد اهمال کرده بجهت قلت آنها مثل اسمیکه در آن حرکت اتباعیه بود چون الحمد لله بکسر دال و اسم محرک بطریق حکایت چون زیدا در جواب کسیکه گوید رأیت زیدا که در بنا بجهت حرکت نقلی اعراب تقدیری باشد و نیز اسمیکه مرد آخر بالحرف در احوال ثلثه تقدیری بود و آن در اسمای سته و کسیکه مضاف باشد بجانب معرف باللام نحو جاءنی ابو القوم و رأیت ابا القوم و مررت بابی القوم و همچنین اسمیکه اعراب در حالت رفع و نصب تقدیری بود مثل نی و کشتی غ اصل او قوی در تحت نصب خانه و او و الف بیا بدل شده یا در یا ادغام گردید حکم بتقدیر واو و الف واجب شد چنان که حکم بتقدیر واو و یای مسلموی در حالت رفع و نصب واجب ست و لیکن یا در حالت جر لفظی است ۵۲ قوله او فیه در حق تعریف اسمیکه بر کسره و تنوین بنا بر ضرورت یا تناسب در آید داخل ست همچنین مجموع بالف و تا و جمع بواو و نون در تحت علمیت برائے مونث مثل سلمان و مسلمون نیز داخل ست ۵۳ قوله سببان آه مراد از سبب چیزیست که چون در کلام حاصل شود بر متکلم واجب ست که آنچه از احکام مناسب او باشد اختیار کند تا حق لباب ۵۴ قوله واحد منها یقوم مقامهما مراد از بودن دو سبب یا یک قائم مقام دو عام از اینکه حقیقة باشد یا حکما پس مراد نحو احد شد باسمیکه بجهت بودن نیز منصرف ست مثل سرابیل بجهت در وحکما یافته شده قائم مقام دو سبب ست ۵۵ قوله والاسباب التسعة آه نزد بعضی دو سبب ست یکی حکایت دوم ترکیب آه علت در وزن فعل نزد بعضی مثل احمد یا در وزن فعل با علمیت مثل یزید و یشکر امتناع صرف بنا بطریق حکایت خالیه است یعنی چنانکه کسره نقل از نقل علمیت بجانب اسمیت نیز آید همچنین بعد نقل ها از ترکیب در باقی مثل ترکیب بنت یا بنا ظاهره یا مقدره یا بالف و آن یا ترکیب تانیث با علمیت ست یا ترکیب حرف تانیث با اسم و ترکیب عدل زیرا که عدل بمنزله دوم ست اندنی تقدیر چرا که واضع هرگاه بنا بقصد تسمیه زمود و بجهت خوف التباس با صفت بجانب عمر عدل نموده و در مثل ثلاث و مثلث بجهت اینکه او بمنزله مفرد ست در ترکیب جمع بجهت اینکه جمع بمنزله دو جمع ست در ترکیب دو اسم در مثل بعلبک و ترکیب الف و نون با علمیت یا با صفت در ترکیب عجمی با نکه با کسر بر عجم است در عجمی در مثل یا ترکیب با علمیت و نزد بعضی دو سبب زائد مشابهت با الف تانیث ست مثل ارطی و قتیکه علم باشد و نزد بعضی یازده سبب ست زائد در مثل احمر مراعات اصل ست هرگاه بعد علمیت نکره کنند و بعضی گفته اند که سیزده سبب ست دو زائد لزوم تانیث و لزوم جمعیت لیکن قول اول که نه سبب ست ۱۲

بالقاضي التاسع ان يكون الرفع بتقدير الواو والنصب
والجر بالياء لفظا ويختص بجمع المذكر السالم مضافا الى
ياء المتكلم تقول جاءني مسلمي تقديره مسلموي اجتمعت الواو
والياء والاولى منهما ساكنة فقلبت الواو ياء وادغمت الياء
في الياء وابدلت الضمة بالكسرة لمناسبة الياء فصار مسلمي
ورأيت مسلمي ومررت بمسلمي فصل الاسم المعرب على
نوعين منصرف وهو ما ليس فيه سببان او واحد يقوم مقامهما
من الاسباب التسعة كزيد ويسمى الاسم المتمكن وحكمه
ان تدخله الحركات الثلث مع التنوين تقول جاءني زيد و
رأيت زيدا ومررت بزيد وغير منصرف وهو ما فيه سببان
او واحد منها يقوم مقامهما والاسباب التسعة هي العدل

والوصف والتانيث والمعرفة والعجمة والجمع والتركيب
والالف والنون الزائدتان ووزن الفعل وحكمه ان
لا يدخله الكسرة والتنوين ويكون في موضع الجر
مفتوحا ابدا تقول جاءني احمد ورأيت احمد ومررت باحمد
اما العدل فهو تغير اللفظ من صيغته الاصلية الى
صيغة اخرى تحقيقا او تقديرا ولا يجتمع مع وزن
الفعل اصلا ويجتمع مع العلمية كعمر وزفر ومع الوصف
كثلاث ومثلث واخر وجمع اما الوصف فلا يجتمع
مع العلمية اصلا وشرطه ان يكون وصفا في اصل
الوضع فاسود وارقم غير منصرف وان صارا اسمين
للحية لاصالتهما في الوصفية واربع في مررت بنسوة اربع

ـــــــــــ

سله قوله الكسرة. الجر گفته چه جز وجه دیر ... منصرف می آید زیرا که او نزد شان ... مجرب ست دیگر هر چند قسم ست بر غیر منصرف نفع ۱۲ منه سه۵ قوله تحقیقا او تقدیرا عدل تحقیقی آن ست که دلیل دیگر سوائے غیر منصرف بودن بران دلالت کند که این اسم معدول ست از فلان اسم وعدل تقدیری آنکه ورای غیر منصرف بودن در استعمال عرب دلیلے نباشد که این اسم از فلان اسم معدول ست ۱۲ سله قوله ولا یجتمع مع وزن الفعل آه زیرا که اوزان عدل در شش محصورست چنانکه شاعری نظم آورده قطعه اوزان عدل را تمامی تو شش شمر مفعل فعل مثالها مثلث عمر فعل ست همچو اسس فعال ست چون ثلاث دیگر فعال وان تو قطام و فعل سحر واز این اوزان کدامی وزن فعل نیست ۱۲ سله قوله کثلاث ومثلث تکرار معانی این هر دو اسم دلالت میکند بر اصل این هر دو وجه تکرار معنی بدون تکرار لفظ نمی باشد پس معلوم شد که لفظ این هر دو که ثلثة ثلثة باشد هم مکرر ست ۱۲ ۵ قوله واخر. آخر جمع اخری مؤنث آخر وآخر اسم تفضیل ست وقیاس اسم تفضیل این که باستعمل بلام باشد یا باضافت یا بمن چون مستعمل بیکے نگردید معلوم شد که بیکے ازینها معدول ست لیکن ازانجا که لوازم اضافت منافی عدم انصراف ست از مستعمل باضافت معدول نگفته اند پس معدول باشد از آخر من یا از الآخر والتفصیل فی الکتب المبسوطة ۱۲ سله قوله جمع جمع جمعاء مؤنث اجمع قیاس فعلاء مؤنث افعل اگر صفت باشد این که جمعش بر فعل آید مثل حمرا احمر واگر اسم بود جمعش بر فعالے یا فعلاوات آید مثل صحرا صحاری یا صحراوات پس اصل جمع یا جمع بسکون وسط یا جماعی یا جماوات ست پس هر گاه اخراج او از کدامی اینها معتبر گردد عدل ثابت شود ۱۲ منه

منصرف مع انه صفة ووزن الفعل لعدم الاصالة في
الوصفية اما التانيث بالتاء فشرطه ان يكون علما
كطلحة وكذلك المعنوي ثم المعنوي ان كان ثلاثيا
ساكن الاوسط غير اعجمي يجوز صرفه وترك لاجل
الخفة ووجود السببين كهند والا يجب منعه كزينب و
سقر وماه وجور والتانيث بالالف المقصورة كحبلى
والممدودة كحمراء ممتنع صرفهما البتة لان الالف
قائم مقام السببين التانيث ولزومه اما المعرفة
فلا يعتبر في منع الصرف منها الا العلمية وتجتمع مع غير
الوصف اما العجمة فشرطها ان تكون علما في
العجمة وزائدة على ثلثة احرف كابراهيم

٥١ قوله لعدم الاصالة زیرا کہ واضع اربع را برائے عدد وضع کردہ نہ برائے وصفیت کہ آں باعتبار استعمال دریں مثال عارض شد سوال میتواند کہ انصراف اربع مثل انصراف ثلٰث بسبب قبول تا باشد جواب مراد از تا تائی واحدہ موافق قیاس ست چنانکہ دریں و در اربع قیاسی نیست زیرا کہ برائے مونث و بدون تا آید برائے مذکر پس قیاس یکے بر دیگرے نشاید ١٢ غایہ ٥٢ قوله التانیث بالتاء مراد از تا تائیست کہ در آخر اسم زیادہ آید ما قبل او مفتوح و در حالت وقف ہا منقلب شود پس مثل اخت و بنت مونث بتا نیست بلکہ تا بدل از واو ست ١٢ رضی ٥٣ قوله فشرطه ان یکون علما در تانیث بتائے ملفوظ و تائی مقدرہ یعنی در تانیث معنوی علمیت شرط ست تا تانیث لازم گردد و بسبب منع صرف قوی شود چرا کہ اگر علمیت نخواہد بود تانیث در معرض زوال خواہد ماند مثل قائم و قائمة و جز تا برائے فرد و وزن ہر گاہ تانیث سبب ضعیف ست لہٰذا بغیر علمیت معتبر نخواہد بود ١٢ کذا فی المنهل ٥٤ قوله وکذلك المعنوی لے در اشتراط علمیة و مونث معنوی ہم مثل تانیث بالتاء است مگر علمیت در تانیث بالتاء شرط وجوب منع صرف ست و در تانیث معنوی شرط جواز آں لہٰذا در معنوی برائے وجوب شرط دیگر افزودہ و گفتہ ثم المعنوی الی آخرہ ١٢ درایہ ٥٥ قوله کہند یعنی ہند در لغت فصیحہ منصرف ست و فارسی گفتہ کہ منع صرف وجوہ ست و صرف افصح و ابن جنی تبعیت او نمودہ و ابن ہشام الخضراوی گفتہ کہ ایں غلط ست و نمیدانم کہ کسی قبل از ابی علی گفتہ باشد و جمہور و سیبویہ برآنند کہ جائز منع صرف ست و زجاج منع صرف مطلقاً واجب کردہ و از علمیت بلد برائے منع صرف شرط نمودہ زیرا کہ او کثیر نیست بخلاف مثل ہند ١٢ کذا فی المنهل ٥٦ قوله والا آہ یعنی اگر ثلاثی ساکن الاوسط غیر عجمی نباشد و آں یا ثلاثی نباشد مثل زینب یا ثلاثی بود نہ ساکن الاوسط مثل سقر بفتحتین یعنی دوزخ یا اینکہ ثلاثی ساکن الاوسط باشد نہ غیر عجمی بلکہ عجمی بود مثل ماہ و جور دریں ہر سہ صورت منع صرف واجب گردد ١٢ ٥٧ قوله البتة برائے دفع توہم ست گویا کسی در منع صرف تانیث بالف بجہت استغنائے بر دو سبب در ظاہر وہم می نماید ١٢ ٥٨ الا العلمیة از معارف علمیت سبب ست زیرا کہ تعریف مضمرات و مبہمات در مبنیات یافتہ میشود و منع صرف از احکام معربات ست و تعریف بلام و اضافت غیر منصرف را منصرف می گردانند یا در حکم منصرف داخل می سازد ١٢ شرح ٥٩ قوله مع غیر الوصف ہذا القول فعل غیر محتاج الیہ لانہ علم من قوله السابق الا الوصف الخ ٦٠ قوله العجمة و آں بودن کلمہ از غیر کلام عرب ١٢ منہل ٦١ قوله علما فی العجمة آہ ای قبل استعمال عرب علم باشد و ایں شرط لازم نیست بلکہ واجب آنکہ در کلام عرب ولا مستعمل نشود مگر مع علمیت خواہ پیش از استعمال عرب علم باشد یا نہ مثل ابراہیم و قالون کہ بزبان رومی جید را گویند و نافع بسبب جودت قرأت نام نہادند ١٢ رضی ٥ بجزم کہ شرط ہم فعل مضارع است واجب کنند جزم جزائے ٤٤

٤٤ فعل مضارع تقدیر عبارت و ان لم یکن کذلك یجب الخ

۵۱ قولہ او ثلاثیا متحرک الاوسط ٭ سقر دوزخ ست ٭ و اکثر نحات در عجمہ تحرک اوسط را تاثیرے نیست پس مثل ملک بفتح لام مقدم بر میم کہ اسم پدر نوح علیہ السلام ست مثل نوح و لوط نزد شان منصرف باشد و جو بنا و ایشان دو شرط معین را اعتبار کنند یکے آنکہ عجمہ در کلام عرب اول استعمال نشود دیگر علمیت دوم زیادت بر سہ حرف و ایں اولی ست زیرا کہ چوں تحرک اوسط در مؤنث مثل سقر قائم مقام جزئے ست کہ قائم مقام علامت تانیث ست لہذا اثر نمودہ و برائے عجمہ علامتے نیست تا بجائے او چیزے قائم شود بلکہ عجمہ مجرد بودن او نقلی خواہ وسطاو ساکن باشد خواہ متحرک مشابہت بکلام عرب دارد گویا از کلام عجم خارج گردید زیرا کہ اکثر کلام شان طویل بود و رعایت اوزان خفیفہ نمی کنند بخلاف کلام عرب ۱۲ رضی

اَوْ ثُلَاثِيًّا مُتَحَرِّكَ الْاَوْسَطِ كَسَقَرَ فَلِجَامُ مُنْصَرِفٌ لِعَدَمِ الْعَلَمِيَّةِ وَنُوحٌ مُنْصَرِفٌ لِسُكُونِ الْاَوْسَطِ اَمَّا الْجَمْعُ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُونَ عَلٰى صِيْغَةِ مُنْتَهَى الْجُمُوْعِ وَهُوَ اَنْ يَّكُونَ بَعْدَ اَلِفِ الْجَمْعِ حَرْفَانِ كَمَسَاجِدَ اَوْ حَرْفٌ مُشَدَّدٌ مِثْلُ دَوَابَّ اَوْ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ اَوْسَطُهَا سَاكِنٌ غَيْرُ قَابِلٍ لِلْهَاءِ كَمَصَابِيْحَ فَصَيَاقِلَةٌ وَفَرَازِنَةٌ مُنْصَرِفٌ لِقَبُوْلِهِمَا الْهَاءَ وَهُوَ اَيْضًا قَائِمٌ مَقَامَ السَّبَبَيْنِ الْجَمْعِيَّةِ وَلُزُوْمِهَا وَامْتِنَاعِ اَنْ يُّجْمَعَ مَرَّةً اُخْرٰى جَمْعَ التَّكْسِيْرِ فَكَاَنَّهٗ جُمِعَ مَرَّتَيْنِ اَمَّا التَّرْكِيْبُ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُونَ عَلَمًا بِلَا اِضَافَةٍ وَلَا اِسْنَادٍ كَبَعْلَبَكَّ فَعَبْدُ اللّٰهِ مُنْصَرِفٌ وَمَعْدِيْكَرِبُ غَيْرُ مُنْصَرِفٍ وَشَابَ قَرْنَاهَا مَبْنِيٌّ اَمَّا الْاَلِفُ وَالنُّوْنُ الزَّائِدَتَانِ اِنْ كَانَتَا فِي اسْمٍ فَشَرْطُهٗ اَنْ يَّكُوْنَ عَلَمًا

۵۲ قولہ و نوح آہ قطعہ گر ہمی خواہی کہ دانی نام ہر پیغمبرے ٭ تا کدام ست اے برادر نزد نحوے منصرف ٭ صالح و ہود و محمد با شعیب و نوح و لوط ٭ منصرف دان و دگر باقی ہمہ لاینصرف ٭

۵۳ قولہ منتہی الجموع آہ و آں صیغہ ایست کہ بار دیگر جمع تکسیر نشود و بہمیں جہت منتہی الجموع نام اوست زیرا کہ در بعض صور مثل اناعیم وغیرہ دو بار جمع تکسیر نمودہ شد پس تکسیر ششم کہ تغیر دہندہ صیغہ است منتہی شد ۱۲ شرح ملا جامی

۵۴ قولہ ان یکون یعنی ان یکون اولہا مفتوحا وثالثہا الفا وبعد الالف الجمع آہ ۱۲

۵۵ قولہ اما الترکیب آہ ای ترکیب امتزاجی و آں ایں کہ دو کلمہ یا اکثر را یک کلمہ کنند بغیر آں کہ حرف جزو باشد ۱۲ ش

۵۶ قولہ بعلبک نام شہرے و بعل کان صنما واحدۃ فعل اسم صنم و بک اسم رجل اخترع بنا تلک البلدۃ و سماہا باسمہ و باسم صنم والنسبۃ الیہ بعلی دان شئت قلت بکی ۱۲ منتہی الارب

۵۷ قولہ معدیکرب نام مردے و بہا اسمان جعلا اسما واحدا وفیہ ثلاث لغات بفتح الباء غیر منصرف و رفعہا ایضا غیر منون و کسرہا منصرفا منونا ۱۲ صراح

۵۸ قولہ شاب قرناہا یعنی سفید شد ہر دو گیسوئے آں زن نام زنے کہ ہر دو گیسوئے او چنیں بود ۱۲

سلہ ترکمران وعثمان صعفت وتوشان آں ورد نامعلوم شود کہ اوزان مختلف ست ۱۲ سلہ قولہ فسعدان بفتح اول وسکون ثانی گیا ہے اسمیکہ آں نیکو ترعلف شتر است ترجمہ قاموس
بسندی اونٹ کٹارا ۱۲ سلہ قولہ لا یکون مونثہ آہ ۔ امام جمال الدین ابن مالک اسمائیکہ بروزن فعلان ومونث شان فعلانۃ آمدہ در قول خود جمع نمودہ نظم اجز فعلی لفعلانا
اذا استثنیت حبلانا + ودخنانا وسخیانا + وسیفانا وضحیانا + وصوحانا وعلانا + وقشوانا ومصانا + وموتانا وندمانا + واتبعہن نصرانا + قولہ اجزا ای تاآدرن
فعلی برائے فعلان اجازت دہ ہرگاہ ببرون کنی این اشخاص از برائکہ مونث این ہمہ اوزان فعلانۃ آمدہ ودو لفظ دیگر بریں الفاظ زیادہ شدہ
وشیخ بدرالدین قاسم منظم آوردہ وگفتہ شعر
وزدفیہن خمصانا + علی لغۃ الیانا + کذا فی
المنہل حبلان مرد خشمگیں مونث او حبلانۃ و
بمعنی مرد ممتلی از شراب وآب غیر منصرف
باشد ومونث او حبلی دخنان بدال
وخای معجمہ تاریک مونث دخنانۃ سخنان
بسین مہملہ وخای معجمہ بمعنی گرم مونث او
سخنانۃ سیفان بسین مہملہ فا مرد دراز
قد باریک میان لاغر شکم سیفانۃ مونث
ضحیان بضاد معجمہ وحاے مہملہ وتحتانیہ
تحتیہ مردیکہ وقت چاشت خورد ضحیانۃ مونث
صوحان بصاد وحائے مہملتین شتر خشک
پشت صوحانۃ مونث علان نادان علانۃ
مونث و در منہل بمعنی مرد کثیر النسیان نوشتہ
قشوان بقاف وشین معجمہ باریک ساق
قشوانۃ مونث مصان بصاد مہملہ مشددہ
مردیکہ شیر گوسفند از ناکسی بمکد مصانۃ مونث
و در منہل بمعنی لئیم نگاشتہ موتان مرد
کند خاطر موتانۃ مونث ندمان حریف
شراب وہمنشیں بزرگاں ندمانۃ مونث و
ہرگاہ بمعنی پشیمان باشد بالاتفاق غیر منصرف
بود کہ مونث او بریں تقدیر ندمی باشد نہ
ندمانۃ نصران مرد ترسا واحد نصاری
نصرانۃ مونث خمصان مرد تہی از شکم وباریک
ولطیف اندام خمصانۃ مونث الیان بزرگ
سرین الیانۃ مونث ۱۲ سلہ قولہ ضرب ای
مبنی للمفعول خواہ از مجرد خواہ از تفعیل ہرگاہ
نام کسے نہادہ شود زیراکہ ضرب مبنی للفاعل
اگرچہ علم ہم باشد نزد اکثر نحات منصرف ست
مگر نزد عیسی بن عمر ثقفی ۱۲ سلہ قولہ یشکر

كعمران وعثمان فسعدان اسم نبت منصرف لعدم

العلمية وان كانتا في صفة فشرطه ان لا يكون مؤنثه

على فعلانة كسكران فندمان منصرف لوجود ندمانة واما

وزن الفعل فشرطه ان يختص بالفعل او يوجد في

الاسم الا منقولا عن الفعل كشمر وضرب وان لم يختص

فيجب ان يكون في اوله احدى حروف المضارعة ولا يدخله

الهاء كاحمد ويشكر وتغلب ونرجس فيعمل منصرف لقبوله

الهاء كقولهم ناقة يعملة واعلم ان كل ما شرط فيه

العلمية وهو المؤنث بالتاء والمعنوي والعجمة والتركيب

والاسم الذي فيه الالف والنون الزائدتان اولم يشترط

عـــه مرفوع بنا بر بدلیت ویا خبریت از سعدان ومنصرف خبر دوم منصوب بنا بر حالیت ۱۲ عـــه باید کہ بود
مجرد از ضمیر باشند ورنہ ہر دو جملہ خواہند بود ۱۲

یشکر بن علی بن بکر بن وائل کینصر ویشکر بن مبشر بن صعب ہر دو پدر قبیلہ اند تغلب بن وائل بن قاسط کینصر پدر قبیلہ است نامش غلبا ۱۲ ۔ نرجس
بکسر نون وفتح آں وبکسر جیم نرگس معرب ست والنون زائدۃ لانہ لیس فی الکلام فعلل وفی الکلام نفعل ۱۲ منتہی الارب سلہ قولہ نرجس نزد جمہور در صرف نرجس بکسر
نون بسبب نبودن وزن فعل او ابست وزیادت یکی از حروف مضارع کہ شرط ست بغیر شرط تاثیرے نخواہد کرد ونزد زجاج بنظر اصل وضع یعنی عجمت بودن
بر وزن نضرب غیر منصرف ست [illegible] یعملۃ منتہی

فيه ذلك واجتمع مع سبب واحد فقط وهو العلو والعدل

ووزن الفعل اذا نكر صرف اتفاقا في القسم الاول فلبقاء

الاسم بلا سبب واما في الثاني فلبقائه على سبب واحد

تقول جاءني طلحة وطلحة آخر وقام عمر وعمر آخر وضرب

احمد واحمد آخر وكل ما لا ينصرف اذا اضيف او دخله

اللام دخله الكسرة نحو مررت باحمدكم وبالاحمد

المقصد الاول في المرفوعات الاسماء المرفوعات

ثمانية اقسام الفاعل ومفعول ما لم يسم فاعله والمبتدأ

والخبر وخبر ان واخواتها واسم كان واخواتها واسم

ما ولا المشبهتين بليس وخبر لا التي لنفي الجنس فصل

الفاعل كل اسم قبله فعل او صفة اسند اليه

ملہ قولہ اذا نکر یعنی ہرگاہ نکرہ کردہ شود بایں طریق کہ علم تاویل کردہ شود بیکے از جماعت کہ نام نہادہ شدہ است آں جماعت بہماں علم مثل ہذا زید ورایت زیدا آخر یعنی دیدم مسمی بزید را یا ایں کہ عبارت ست از وصفیکہ موصوف بآں مشہور باشد مثل قولہم لکل فرعون موسی ای لکل مبطل محق کذا فی منبع الفوائد فائدہ باید دانست کہ مراد از تنکیر تنکیر ابہامی ست زیرا کہ معرفہ از تاویل نکرہ حقیقۃ نمی شود چہ نکرہ حقیقی اسمی ست کہ برائے غیر معین موضوع باشد نہ آنکہ از وغیر معین مجازا مراد باشد ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ دخلہ اللام خواہ معرف باشد مثل مررت بالمساجد یا نہ مثل لامیکہ بر لفظ یزید در قول شاعر آمدہ صحیح درایت الولید بن الیزید مبارکا ۔ زوبعے کذا فی المنہل ۱۲ ۵۳ قولہ دخلہ الکسرۃ زیرا کہ اضافت و دخول لام از مختصات خواص اسم اند پس اسم را از مشابہت فعل بس بعید خواہند انداخت پس تاثیر مشابہت فعل ضعیف خواہد بود ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ المقصد الاول ہرگاہ مصنف از بیان مقدمہ فراغ یافت خواست کہ در مقاصد سہ گانہ شروع نماید و وجہ شروع از مرفوعات اینکہ مرفوع در کلام عمدہ و در ترکیب اسنادی مثل فاعل و مبتدا وغیرہ مقصود بالذات می باشد بخلاف منصوب کہ پیوستہ فضلہ بود ۱۲ درایہ تبع زیادہ ۵۵ قولہ الفاعل چونکہ در سائر جملہا اصل جملہ فعلیہ است چرا کہ اخبار بالفعل کہ موضوع برائے اخبار ست و پس اصل ست و فاعل جزو موقوف علیہ او ست و مبتدا مساوات در درجہ با فاعل ندارد کہ عامل مبتدا معنوی ست و عامل فاعل لفظی و عامل لفظی از عامل معنوی اقوی می باشد پس معمول عامل لفظی نیز بنسبت معمول عامل معنوی اقوی خواہد بود لہذا فاعل بر تمامی مرفوعات مقدم آمدہ ۱۲ غ ۵۶ قولہ کل اسم آہ یعنی خواہ اسم صریح بود چنانکہ در قام زید یا مؤول بسبب بودن حرف مصدری مثل ع یسر المرء ما ذهب الليالي ای ذہابہا یا بغیر حرف مصدری مثل ان الذين كفروا سواء عليهم ءانذرتهم ام لم تنذرهم ہرگاہ سواء خبر ان بود جملہ فاعل سواء ای مستو علیہم الانذار و عدمہ درین جا فاعل بغیر حرف مصدری بتاویل اسم ست کذا فی المنہل ۵۷ قولہ او صفۃ مثل اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبہ و اسم تفضیل مصنف بجائے صفت معناہ نگفت تا ظرف و جار و مجرور داخل گشتی زیرا کہ نزد بعضی و عندی مال و فی الدار زید رفع بفعل مقدری باشد و نزد بعضی باسم فاعل ۱۲ ۵۸ قولہ اسند الیہ در تعریف فاعل توابع یعنی نعت و تاکید و عطف بحرف و بدل و عطف بیان داخل نخواہد شد چہ از اسند الیہ فرد کامل اسناد مراد ست و آں اسناد اصالۃ باشد نہ بتبعیت دیگری چرا کہ مطلق فرد کامل متبادر می شود و از ینجاست کہ در تمامی مرفوعات و منصوبات و مجرورات بقرینہ سیاق غیر تابع مراد ست و آں ذکر تابع بعد ازیں اینہا ۱۲ ملہ ہو العدل و وزن الفعل و الجمع و العلمیۃ و منع الصرف ۱۲

على معنى أنّه قام به لا وقع عليه نحو قام زيدٌ وزيدٌ ضاربٌ أبوه عمرًا وما ضرب زيدٌ عمرًا وكلُّ فعلٍ لا بدّ له من فاعلٍ مرفوعٍ مظهرٍ كذهب زيدٌ أو مضمرٍ بارزٍ كضربتُ زيدًا أو مستترٍ كزيدٌ ذهب وإن كان الفعلُ متعديًا كان له مفعولٌ به أيضًا نحو ضرب زيدٌ عمرًا وإن كان الفاعلُ مظهرًا وُحِّدَ الفعلُ أبدًا نحو ضرب زيدٌ وضرب الزيدان وضرب الزيدون وإن كان مضمرًا وُحِّدَ للواحد نحو زيدٌ ضرب وثُنِّيَ للمثنّى نحو الزيدان ضربا وجُمِعَ للجمع نحو الزيدون ضربوا وإن كان الفاعلُ مؤنثًا حقيقيًا وهو ما بإزائه ذكرٌ من الحيوان أُنِّثَ الفعلُ أبدًا إن لم تفصل بين الفعل والفاعل نحو قامت هندٌ وإن فصلت فلك الخيارُ في التذكير والتأنيث نحو ضرب

له قوله على معنى انه قام به آه احتراز ست از مفعول مالم یسم فاعله مثل ضرب زید و زید مضروب ابوه که فعل و شبه فعل سوی زید مسند ست نه بجهت قیام بلکه بطریق وقوع زمخشری و امام عبد القاهر در تعریف فاعل قید قیام را منظر داده اند زیرا که باصطلاح خلاف مفعول مالم یسم فاعله نیز فاعل است ۱۲ غایة التحقیق له قوله على معنى انه قام یعنی اسناد فعل یا شبه فعل سوی فاعل بطریق قیام مثل قیام عرض بمعروض باشد و صدور ضرور نیست پس زید و عمرو در مات زید و طال عمرو در تعریف فاعل داخل خواهد ماند که قیام فعل بذات فاعل مثل قیام عرض بمعروض حاصل ست گو صدور یافته نمی شود که آن ضرور نیست ۱۲ درایه ۵۲ قوله ما ضرب زید عمرا مصنف مثال فعل منفی آورد تا اختصاص بفعل مثبت متوهم نشود ۱۲ منبع الفوائد ۵۳ قوله وحد الفعل ابدا آه سواء کان الفاعل واحدا او مثنی او مجموعا ایضا زیرا که وقت مثنی یا مجموع بودن فاعل اسم ظاهر اگر فعل هم مثنی و مجموع آید بسبب الف در تثنیه و واو در جمع که هر دو ضمیر فاعل ست تعدد فاعل بطریق اصالت لازم آید و در آیه کریمه واسروا النجوی الذین ظلموا الذین ظلموا بدل از واو اسروا خواهند گفت کذا فی المفصل ۱۲ ۵۴ قوله وان کان الفاعل مؤنثا حقیقیا ای من الاناسی زیرا که اگر فاعل مؤنث حقیقی از بهائم باشد تانیث فعل واجب نیست مثال فی التحفه ۱۲ درایه شرح هدایة النحو ۵۵ قوله ذکر من الحیوان من جنسه یعنی مقابل او حیوان نر از جنس او باشد خواه علامت تانیث لفظا باشد یا نباشد و از قول من الحیوان احتراز ست از ماده درخت خرما که مقابل او نر است لیکن حیوان نیست پس تانیث او غیر حقیقی باشد ۱۲ درایه ۵۶ قوله انث الفعل ابدا ای فعل منصرف نه غیر منصرف زیرا که نعم المرأة هند درست ست یعنی فاعل مظهر باشد خواه مضمر واحد باشد خواه مثنی خواه مجموع فعل منصرف واحد آورده شود اگر فعل ماضی باشد تا در آخر لاحق کرده شود و اگر مضارع بود تا در اول آورده شود و مصنف قید اناسی از فاعل مؤنث حقیقی و قید منصرف از فعل ترک نمود بجهت انصراف مطلق طرف فرد کامل ۱۲ ۵۷ قوله نحو قامت هند فی المظهر و هند قامت فی المضمر وجه تانیث فعل در صورت بودن فاعل مؤنث حقیقی آنکه تانیث فاعل در فعل سرایت می کند بسبب شدت امتزاج و در مظهر مؤنث حقیقی بسبب قوت تانیث و در مظهر غیر حقیقی بعلت تعذر امتزاج فاعل با فعل و قصور تانیث تانیث فعل واجب نیست ۱۲ درایه ۵۸ قوله فلک الخیار زیرا که بسبب فصل تانیث فاعل بسوی فعل سرایت نمی کند چنانکه در صورت بودن فاعل مؤنث حقیقی از بهائم یا در فعل غیر منصرف تانیث فاعل بسوی فعل سرایت نمی کرد ۱۲ شرح هدایة النحو ۵۹ بسوی فعل سرایت نمی کرد ۱۲ شرح هدایة النحو

اليوم هندٌ وان شئت قلت ضربت اليوم هندٌ وكذلك
فى المؤنث الغير الحقيقى نحو طلعت الشمس وان شئت قلت
طلع الشمس هذا اذا كان الفعل مسندًا الى المظهر وان
كان مسندًا الى المضمر انّث ابدًا نحو الشمس طلعت وجمع
التكسير كالمؤنث الغير الحقيقى تقول قام الرجال وان شئت
قلت قامت الرجال والرجال قامت ويجوز فيه الرجال قاموا
ويجب تقديم الفاعل على المفعول اذا كانا مقصورين وخفت
اللبس نحو ضرب موسى عيسى ويجوز تقديم المفعول على الفاعل
ان لم تخف اللبس نحو اكل الكمثرى يحيى وضرب عمرًا زيدٌ
ويجوز حذف الفعل حيث كانت قرينة نحو زيدٌ فى جواب
من قال من ضرب وكذا يجوز حذف الفعل والفاعل

ـلـه قوله وكذلك اى مثل الخيار فى المؤنث الحقيقى فى التذكير والتانيث على تقدير الفصل الخيار فى المؤنث الغير الحقيقى والمؤنث غير الحقيقى ما لا يكون بازائه ذكر من الحيوان لكن الخيار فيه مطلقًا فصلت اولم تفصل الا ان التذكير بالفصل فيه حسن لانه جائز فى الحقيقى ففى غير الحقيقى بالطريق الاولى ۱۲ وـــ۲ــه قوله جمع التكسير يعنى مظهر جمع تكسير خواه مفردات او مذكر عاقل باشد مثل رجال خواه غير عاقل مثل ايام وجمال مثل مظهر مؤنث غير حقيقى ست در اختيار تذكير وتانيث فعل ومضمر آں مثل مضمر مؤنث مذكور در وجوب تانيث فعل ودر حكم جمع تكسير ست اسم جمع مثل نسوة ويا جمع مؤنث مثل مؤمنات وجمع بواو ونون كه واحد او مؤنث باشد مثل سنون وارضون گفته مى شود مصنف سنون يا واحد او لفظا ابن باشد قال الله تعالىٰ اذا جاء لك المؤمنات وقال نسوة وقالت الاعراب وآمنت به بنوا اسرائيل ۱۲ درايه ـسـ۳ـه قوله كالمؤنث الغير الحقيقى اے مثل مؤنث غير حقيقى است در تذكير فعل وتانيث آں هرگاه اسم ظاهر فاعل باشد وتانيث فعل فقط هرگاه فاعل ضمير بود ۱۲ ـسـ۴ـه قوله وخفت اللبس يعنى هرگاه قرينه لفظيه كه اعراب باشد بسبب كدامى مانع منتفى بود وهمچنيں قرينه معنويه كه دلالت بر تعيين فاعل ومفعول دارد هم نه باشد دريں صورت خوف التباس يكے با ديگرے خواهد بود وقرينه لفظيه مثل اعراب ظاهر در تابع يكے ازاں هر دو يا در تابع هر دو مثل ضرب موسىٰ عيسىٰ الظريف واتصال علامت فاعل بفعل مثل ضربت موسىٰ حبلى يا اتصال ضمير ثانى باول مثل ضرب فتاه موسىٰ وقرينه معنويه مثل اكل الكمثرى موسىٰ ۱۲ ـــ۵ــه قوله نحو اكل الكمثرى آه وجاايں بودن از التباس صلاحيت نداشتن كمثرى مر فاعليت را وهمچنيں در ضرب موسى العالم واكرم موسىٰ سلمىٰ وهويت موسىٰ سعدى نصب عالم وتذكير فعل وتانيث آں ۱۲ ـلـ۶ـه قوله ويجوز حذف الفعل آه اے لايمتنع وقت ذكر مفسر بريں تقدير حذف وجوبا را شامل شد مثل وان احد من المشركين استجارك فاجره مصنف جواز را نيز ومثالش در كتاب ست ۱۲ ـشـ۷ـه قوله قرينة اى دالة على تعيين الفعل المحذوف زيرا كه قرينه چيزے ست كه بر تعيين مراد از لفظ دلالت كند يا بر تعيين محذوف ۱۲ ـ۸ـه بلم كاف دميم شده ميوه ايست فارسى اردو هندى ناشپاتى ۱۲

معا كنعم في جواب من قال أقام زيد وقد يحذف الفاعل
ويقام المفعول مقامه إذا كان الفعل مجهولا نحو ضرب
زيد وهو القسم الثاني من المرفوعات فصل إذا تنازع
الفعلان في اسم ظاهر بعدهما أي أراد كل واحد من
الفعلين أن يعمل في ذلك الاسم فهذا إنما يكون على أربعة
أقسام الأول أن يتنازعا في الفاعلية فقط نحو ضربني و
أكرمني زيد الثاني أن يتنازعا في المفعولية فقط نحو ضربت
وأكرمت زيدا الثالث أن يتنازعا في الفاعلية والمفعولية
ويقتضي الأول الفاعل والثاني المفعول نحو ضربني و
أكرمت زيدا الرابع عكسه نحو ضربت وأكرمني زيد واعلم
أن في جميع هذه الأقسام يجوز إعمال الفعل الأول وإعمال

٥١ قوله مثاله یعنی احتراز ست از حذف فاعل فقط که آں سوائے پنج جا که می آید جائز نیست اجماعا ۱۲ ٥٢ قوله کنعم تقدیره نعم قام زید و اظهار هردو نیز درست ست و برائے مطابقت جواب با سوال از باب تقدیر جملهٔ اسمیه نگردانیده شد ۱۲ ٥٣ قوله وقد یحذف الفاعل در پنج مقام فاعل محذوف می شود اول مثل ما قام الا زید دوم مصدر مثل او اطعام فی یوم ذی مسغبة سوم تعجب مثل اسمع بهم وابصر چهارم در فعل مبنی للمفعول مثل ضرب زید پنجم در تنازع بر مذهب کسائی ۱۲ ٥٤ قوله فصل. شاید که از تصرفات ناسخ ست که مصنف در تعدید اقسام بحث تنازع را قسمی جداگانه شمار نموده بریں تقدیر لفظ اعلم باید که بیان فائدهٔ جدید ما بین لفظ از عادات اوست و چوں پیش ازیں ذکر فاعل مضمر آمده و در باب تنازع فاعل مضمر می باشد لهذا پس آں فصل تنازع آورده ۱۲ درایه ٥٥ قوله اذا تنازع الفعلان آه مصنف اگر الفعلان فصاعدا او شبههما می گفت اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبه را مثل انا فاعل ضارب زیدا و اکثر از دو عامل را مثل ضربت و اهنت و اکرمت زیدا شامل می شد لیکن هر چیزیکه در عمل اصل ست که آں فعل باشد و بر اول متعددات که آں دو باشد اقتصار نموده ۱۲ کذا فی الرضی ٥٦ قوله فی اسم ظاهر و فی مضمر نگفت زیراکه در بعض مضمرات تنازع صحیح نیست چه ضمیر متنازع فیه یا متصل خواهد بود یا منفصل و ضمیرے که بعامل غیر متصل شود خواه مرفوع باشد خواه منصوب تنازع درو محال ست زیراکه تنازع نمی شود مگر در متنازع فیه که بجائے خود باشد و عمل هر یک از متنازعین دراں ممکن بود و دراینجا عمل عامل اول در ضمیر یکه بعامل غیر متصل ست محال زیراکه متصل را واجب ست که بعامل خود یا بچیزے مثل جزو عامل باشد متصل گردد نه بعامل دیگر و اما منفصل نحو مثل ما ضرب و ما اکرم الا انا جائز نیست که از باب تنازع باشد بر وجهیکه بصریه ذکر کرده اند چنانکه در کتب نحو مذکور ست کذا فی الرضی ۱۲ ٥٧ قوله بعدهما یعنی پس هردو زیراکه در اسم متقدم بر هردو و متوسط میان هردو بحسب استحقاق عامل اول برائے عمل محال تنازع نیست چراکه اول قبل ثانی ست ۱۲ ٥٨ قوله الثالث آه و آں بر دو وجه است یکے آنکه هر یک فاعلیت و مفعولیت اسم ظاهر را اقتضا کند پس هردو دریں اقتضا موافق اند مثل ضرب اکرمن زید عمرا دریں قسم ثالث نیست بلکه اجتماع دو قسم اول ست لهذا مصنف ترک کرده دوم آنکه یکے فاعلیت اسم ظاهر را اقتضا کند و دوم مفعولیت را چنانکه در کتاب هست ۱۲

ملے قولہ فانہم یختارون تا آنکہ چوں مذہب بصریہ مختار دانند و نیز استعمال اکثر است صحیح و فصیح بداں منوده و گفته فانہم آورده وجه اختیار در کتاب مذکور ست نیز اگر عمل دیگر اول را دہد عطف مثل تمام و تعدد ید میان عامل و معمول باجنبی نیز ضرور ست فصل کنی و عطف سازی بر چیزے کہ ازاں چیزے ہنوز باقی ست و ہو خلاف اصل ست و ایں وجه در غیر عطف جاری نیست مثل جاء نی لاکرمه زید و کما دیخرج زید و کوفیه گویند که عمل برائے اول اولی ست و وجه او نیز در کتاب ست و بعد استقراء دریافت شد که اعمال ثانی اکثر ست در کلام نحات کذا فی الرضی ۱۲ ملے قولہ والجوار لان الثانی قرب الطالبین و جاره میکون اقدر ملے قولہ و ایضا ان اعمال الاول یستلزم الفصل بین العامل و معموله وہو خلاف الاصل ۱۲ در ملے قولہ مراعاة للتقدیم والاستحقاق یعنی چوں فعل اول اسبق و احق طالبان ست پس اعطائے مطلوب را بماں لائق تر باشد و نیز اعمال ثانی اضمار قبل الذکر را لازم میکند و اعمال اول چناں نیست پس اول اولی باشد ۱۲ در ملے قولہ اضمرته فی الاول یعنی ضمیر فاعل در اول مطابق اسم متنازع فیہ در افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث چنانکہ مذہب بصریین ست در آری و گوئی ضربنی واکرمت زیدا و ضربانی واکرمت الزیدین و ضربونی واکرمت الزیدین و ضربتنی واکرمت ہندا و ضربتانی واکرمت الہندین و ضربننی واکرمت الہندات لیکن بریں مذہب اضمار قبل الذکر لازم میشود و آں در عمده جائز ست و کسائی برائے اجتناب از اضمار قبل الذکر حذف فاعل میکند و حالش مثل کسی ست که از باران گریخته زیر ناودان ایستد زیرا که حذف فاعل از اضمار قبل الذکر اشنع ست چرا که بعد او مفسر کرجه باشد موجود ست اگرچه برائے محض تفسیر نیست چنانکه در نحو ربه رجلا و مصنف از فراء منع ایں مسئله نقل کرده یعنی اعمال ثانی ہرگاه اول فاعل خواہد و گفت نزد فراء دریں صورت اعمال فعل اول واجب ست و نقل صحیح از فراء در مثل ایں مسئله اینکه اگر ثانی نیز اقتضائے فاعل کند مثل ضرب و اکرم زید عمل ہر دو عامل در متنازع فیہ جائز ست پس اسم واحد فاعل برائے ہر دو فعل بود و ہرگاه نحات عوامل نحو را مثل مؤثرات حقیقیه دانند اجتماع دو مؤثر تام بر اثر واحد از ممنوعات می پندارند لہذا ایں ہم فاسد شد بعضے از فراء روایت کرده اند که آوردن ضمیر برائے فعل اول بعد متنازع فیہ جائز ست چنانکه گوئی ضربنی واکرمنی زید ہو یعنی بسبب تعذر متصل بجهت لزوم اضمار قبل الذکر ضمیر منفصل در آری و اگر اول فاعل بخواہد و ثانی مفعول را در ایں صورت نزد او بعد متنازع فیہ ضمیر متعین باشد مثل ضربنی واکرمت زیدا ہو کذا فی الرضی ۱۲ ملے فان الفراء لا یجوز اعمال الفعل الثانی فی ہاتین الصورتین ۱۲ درایه

الفعل الثاني خلافا للفراء في الصورة الاولى والثالثة أن يعمل الثاني ودليله لزوم احد الامرين اما حذف الفاعل او الاضمار قبل الذكر وكلاهما محظوران فهذا في الجواز واما الاختيار ففيه خلاف البصريين فانهم يختارون اعمال الفعل الثاني اعتبارا للقرب والجوار والكوفيون يختارون اعمال الفعل الاول مراعاة للتقديم والاستحقاق فان اعملت الثاني فانظر ان كان الفعل الاول يقتضي الفاعل اضمرته في الاول كما تقول في المتوافقين ضربني واكرمني زيد وضرباني واكرمني الزيدان وضربوني واكرمني الزيدون وفي المتخالفين ضربني واكرمت زيدا وضرباني واكرمت الزيدين وضربوني واكرمت الزيدين وان كان الفعل

الاول يقتضي المفعول ولم يكن الفعلان من افعال القلوب
المتنازعان ١٢
حذفت المفعول من الفعل الاول كما تقول في المتوافقين
زیرا کہ آں فضلہ است پس باضمار آں حاجت نیست ١٢
ضربت واكرمت زيدا وضربت واكرمت الزيدين وضربت
واكرمت الزيدين وفي المتخالفين ضربت واكرمني زيد و
ضربت واكرمني الزيدان وضربت واكرمني الزيدون وان
كان الفعلان من افعال القلوب يجب اظهار المفعول للفعل
الاول كما تقول حسبني منطلقا وحسبت زيدا منطلقا
اذ لا يجوز حذف المفعول من افعال القلوب واضمار المفعول
قبل الذكر هذا هو مذهب البصريين واما ان اعملت الفعل
اي الذي ذكره
الاول على مذهب الكوفيين فانظر ان كان الفعل الثاني
يقتضي الفاعل اضمرت الفاعل في الفعل الثاني كما تقول

---

۵۱ قولہ حذفت المفعول آہ دریں جا بصریہ موافق کسائی شدند در صورت اقتضای فعل اول فاعل۔ از یراکہ بر ایں تقدیر برائے اضمار قبل الذکر وجہی ست بخلاف مفعول کہ فضلہ است و در نثر محذوف می شود و ابن مالک باضمار مفعول اجازت دادہ ١٢ رضی ۵۲ قولہ وفي المتخالفين الی آخرہ دیگر خواہی گفت ضربنی و اکرمنی زید بیدا کی بجواز آں قائل شدہ مگر بسبیل قلت کذا فی الرضی ١٢ ۵۳ قولہ من افعال القلوب کہ متعدی بدو مفعول می شوند کہ دو جز اول محمول باشد ١٢ ۵۴ قولہ اذ لا یجوز حذف المفعول تا اقتصار بریکے از دو مفعول افعال قلوب لازم نیاید کہ آں جائز نیست زیرا کہ ہر دو مفعول اینہا بمنزلہ یک امر ہستند چرا کہ معنی علمت زیدا قائما علمت قیام زید ست پس اگر یکے را بدون دیگرے حذف کنند گویا حذف بعض اجزائے کلمہ کردہ باشند و آں جائز نیست ١٢ فائدہ جرمی در افعالیکہ بسہ مفعول متعدی می شود تنازع را بسبب عدم سماع منع نمودہ و غیر جرمی ہمگناں بر قیاس افعالیکہ متعدی بیک یا دو مفعول میشود اجازت دادند مثل اعلمت و اعلمنی زید عمرا منطلقا بر قول اعمال فعل ثانی و حذف مفاعیل برائے فعل اول کذا فی اللباب صاحب منہل می گوید کہ خلاف بمتعدی بسہ مفعول مخصوص نیست و در متعدی بدو مفعول نیز جاری ست و سند آوردہ کہ گفت صاحب منہل کہ در فعلیکہ متعدی بزیادہ از یک مفعول باشد تنازع ممنوع نیست چنانکہ بودن متنازعین فعل تعجب ممتنع نیست ١٢ ۵۵ قولہ اضمرت الفاعل آہ ای اجماعا زیرا کہ ایں اضمار قبل الذکر نیست چہ متنازع فیہ بجہت بودن او معمول برائے اول چناں کہ مفروض مسئلہ ست تقدیرا بر فعل ثانی مقدم ست و تاخر او لفظا مضر نیست زیرا کہ عود ضمیر بطرف مقدم تقدیرا جائز ست اگرچہ لفظا موخر باشد چناں کہ در ضرب غلامہ زید کذا فی المنہل ١٢ ۵۶ قولہ فی الفعل الثانی آہ علی موافقۃ الظاہر بالاجماع ١٢ درایہ

في المتوافقين ضربني وأكرمني زيدٌ وضربني وأكرماني الزيدان وضربني وأكرموني الزيدون وفي المتخالفين ضربت وأكرمني زيدًا وضربت وأكرماني الزيدين وضربت وأكرموني الزيدين وإن كان الفعل الثاني يقتضي المفعول ولم يكن الفعلان من أفعال القلوب جاز فيه الوجهان حذف المفعول والإضمار والثاني هو المختار ليكون الملفوظ مطابقًا للمراد أما الحذف فكما تقول في المتوافقين ضربت وأكرمت زيدًا وضربت وأكرمت الزيدين وضربت وأكرمت الزيدين وفي المتخالفين ضربني وأكرمت زيدٌ وضربني وأكرمت الزيدان وضربني وأكرمت الزيدون وأما الإضمار فكما تقول في المتوافقين ضربت وأكرمته زيدًا وضربت وأكرمتهما الزيدين وضربت

(في الاقتضاء ١٢ — أي إضمار المفعول على طبق الظاهر ١٢ درايه — أي إنما كان الإضمار مختارًا ليكون الخ ١٢ — بالإتيان بالضمير)

٥١ قوله ضربني وأكرمني زيد يعني مبادا كه اعمال فعل اول در مثل ضربني وأكرمني زيد ميان عامل ومعمول فعل باجنبي لازم مي سازد واگر هر دو عامل اسم تفضيل باشند بسبب ضعف عمل اسم تفضيل فعل عمل اندازد عملش خواهد بود ١٢ ٥٢ قوله الثاني الخ يعني وجه ثاني كه اضمار باشد بوجه مختار است تناول كه حذف است مثل ضربني واكرمته زيد ١٢ ٥٣ قوله هو المختار الخ يعني بر وجه مختار نه بر مذهب مختار زيراكه جانب اضمار مفعول يا حذف او در فعل ثاني بعد اضمار فاعل از فعل اول كسے نه رفته پس قول صاحب فوائد ضيائيه على المذهب المختار درست نخواهد شد بهمين جهت مولانا عصام در تاويل قول او گفته كه شارح جامي گويا از مذهب استعمال اراده كرده انتهى پس شارح شايد از مذهب معنى لغوى اراده كرده باشد نه عرفي پس از مذهب مختار وجه مختار مراد گرفتن جائز شد چنانكه مختار بعض ست كذا في عبد الرحمن ١٢ ٥٤ قوله مطابقا للمراد يعني تا لفظ آوردن ضمير موافق معنى باشد وآن مكرم بودن متكلم مرضارب را كه زيد ست مثلاً در مثل ضربني واكرمته زيد ونيز تا مفعول فعل ثاني بالغير خود ملتبس گردد ونيز اگر مفعول ضمير نياورده شود معلوم نگردد كه مفعول زيد ست يا غير او ونيز از آوردن ضمير مفعول چون اضمار قبل الذكر لازم نمي آيد زيراكه هرگاه اسم ظاهر بفعل اول متعلق شد بر ضمير حكماً مقدم گشت پس حذف كرده نخواهد شد كه اضمار او ممكن ست ١٢ درايه ٥٥ قوله إما الإضمار الخ زيراكه فعل ثاني اقرب هر دو طالب ست چون بمطلوب خود كه مفعول باشد بهره مند نه شد وممكن ست كه قائم مقام مطلوب كه ضمير باشد مستعمل گردد لهذا ضمير آوردند واگر ضمير را هم ترك كنند مطلوب مختلف گردد كذا في الرضي هرگاه نزد كوفيه وقت اعمال فعل اول اضمار مفعول در فعل ثاني وجه مختار ست كريمهٔ آتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا و هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ دليل براے بصريه شد براين كه اعمال ثاني مختار ست زيراكه اگر در هر دو آيت عمل براے ثاني نباشد بلكه براے اول بود ارتكاب بغير مختار كه حذف مفعول براے ثاني باشد لازم آيد واين در فصيح الكلام يعني كلام ملك العلام مجوز وار نيست كذا في الحاصل ١٢

واکرمتهم الزیدین وفی المتخالفین ضربنی واکرمته زید

وضربنی واکرمتهما الزیدان وضربنی واکرمتهم الزیدون

واما اذا کان الفعلان من افعال القلوب فلابد من اظهار

المفعول کما تقول حسبنی وحسبتهما منطلقین الزیدان

منطلقا وذلک لان حسبنی وحسبتهما تنازعا فی منطلقا

واعملت الاول وهو حسبنی واظهرت المفعول فی الثانی فان

حذفت منطلقین وقلت حسبنی وحسبتهما الزیدان منطلقا

یلزم الاقتصار علی احد المفعولین فی افعال القلوب وهو

غیر جائز وان اضمرت فلا یخلو من ان تضمر مفردا وتقول

حسبنی وحسبتهما ایاه الزیدان منطلقا وحینئذ لا یکون

المفعول الثانی مطابقا للمفعول الاول وهما فی قولک

سلہ قولہ فلا بد من اظہار آہ سوال حسبنی و حسبتہما دو مفعول از باب تنازع نیست زیرا کہ منطلقین را کہ مفعول ثانی حسبتہما است بجہت تثنی بودنش حسبنی نمی طلبد زیرا کہ مفعول اول مفرد است پس شرط تنازع یعنی بودن متنازع فیہ مطلوب ہر یک عامل منتفی گردید جواب ہرگاہ ہر دو مفعول و دلالت بر معانی کہ متصف بانطلاق ست اتفاق دارد بودن یکے مفرد و دیگرے مثنی مضر نیست زیرا کہ ہر دو عامل بجانب مفعول ثانی جہت عموم متوجہ است ۱۲ منہل

سلہ قولہ اعملت آہ یعنی عمل دادی اول را و آں حسبنی ست و گردانیدی الزیدان را فاعل و منطلقا را مفعول او و در حسبتہما مفعول اول ضمیر آوردی و ثانی را ظاہر کردی و آں منطلقین ست بجہت مانع و آں چیزے است کہ اشارہ فرمود مصنف بسوئے او بقول خود فان حذفت الخ ۱۲ درایہ

سلہ قولہ غیر جائز سوال عدم جواز اقتصار بر یک مفعول بکریمۂ ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم بر قرات یحسبن بصیغۂ غیبت منتقض می شود و تقدیرش لا یحسبن بخلہم ہو خیرا لہم مفعول اول کہ بخلہم باشد محذوف و خیرا لہم مفعول ثانی مذکور جواب جائز ست کہ مفعول اول یحسبن ضمیر ہو باشد کہ راجع بجانب بخل ست اے لا یحسبن البخل ہو خیرا لہم و نہادن ضمیر مرفوع مقام منصوب درست است چنانکہ در کریمہ انک انت العلیم الحکیم ۱۲

عبد الرحمن سلہ قولہ حینئذ اے حین اضمرت المفعول مفردا ۱۲

۲۴ اشارہ است بعبارۃ مشہورۃ بیرون اینکہ فاصلہ باجنبی در تنازع جائز ست ۱۲ عبد الرحمٰن ۱۵ مصنفؒ ہرگاہ از بیان قسم اول مرفوعات فارغ شد بیان قسم ثانی او شروع نمود و گفت مفعول مالم یسم فاعلہ ۱۲ ۵۵ قولہ مفعول مالم یسم فاعلہ ما موصولہ لفظا مدوست تا تعریف اسم مرتنگ راشل ضرب زید مؤول بحرف مصدری یا نیز مثل یستحسن ما قمت ای قیامک مؤول بغیر حرف مصدری مانند مثل بالبالی ام قمت ام قعدت شامل باشد ۱۲ منہ ۵۶ قولہ فاعلہ اضافت فاعل سوی مفعول باد نیٰ ملابست ست واں اینکہ فاعلیت او متعلق ملابست کہ آں مفعول تعلق بہد دارد ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ اقیم ہو مقامہ۔ در مسند الیہ مقدم بودن و برائے دفع توہم این معنی کہ فعل یعنی اقیم مسند سوی مقامہ است پس خالی بودن جملہ معطوف بر جملہ کہ صفت واقع ست از ضمیر لازم می آید ہو کہ از مستتر کہ در اقیم ہست تاکیدا آوردہ ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۸ قولہ علی قیاس ما عرفت فی الفاعل یعنی ہرگاہ ایں مفعول مظہر باشد خواہ احد بود خواہ مثنی خواہ مجموع فعل احد بود و اگر مضمر باشد برای واحد فعل واحد بود و برای مثنی مثنی و برائے جمع جمع و اگر مؤنث حقیقی باشد مظہر بود خواہ مضمر فعل مؤنث آوردہ شود بشرط نبودن فاصل میان ہر دو مگر کہ ای فاصل بیان مظہر مؤنث حقیقی یا مظہر مؤنث غیر حقیقی باشد ہر دو تقدیر در تذکیر و تانیث فعل اختیار ست و اگر ضمیر آں باشد نیز تانیث فعل واجب ست ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۹ قولہ فصل آہ درین فصل بیان دو قسم است یعنی مبتدا و خبر و بیان یک قسم زیرا کہ اگر یک ترک کردہ شود مخالفت تصریح مصنفؒ کہ در اجمال نمودہ لازم می آید بیان ہر دو در یک فصل بجہت ایں کہ ہر دو متلازم ہستند یعنی اصل این ست کہ ہرگاہ یک ذکر کردہ شود ذکر دیگرے لازم ست ۱۲ ۶۰ قولہ اسمان اگر چہ اسمیۃ مبتدا تقدیری باشد پس آں جملہ از مثل و آن تصوموا خیر لکم و جملہ مسند الیہ مثل سواء علیہم استغفرت لہم ام لم تستغفر لہم درین تعریف داخل ماند لیکن تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ بہ تبک ای بتقدیر ان مثل ثانی ست و برائے دیگر مثل ثالث ۱۲

حسبتهما ولا يجوز ذلك او أن تضمر مثنى وتقول حسبني

وحسبتهما اياهما الزيدان منطلقا وحينئذ يلزم عود الضمير

المثنى الى اللفظ المفرد وهو منطلقا الذي وقع فيه التنازع و

هذا ايضا لا يجوز واذا لم يجز الحذف والاضمار كما عرفت وجب

الاظهار فصل مفعول ما لم يسم فاعله وهو كل مفعول

حذف فاعله واقيم هو مقامه نحو ضرب زيد وحكمه في

توحيد فعله وتثنيته وجمعه وتذكيره وتأنيثه على قياس

ما عرفت في الفاعل فصل المبتدأ والخبر هما اسمان

مجردان عن العوامل اللفظية احدهما مسند اليه ويسمى

۵۱ قولہ لا یجوز ذلک بجہت اینکہ اتحاد مصداق ہر دو واجب ست ۱۲ ۵۲ قولہ لا یجوز زیرا کہ مطابقت فیما بین ضمیر و مرجع واجب ست ۱۲ ۵۳ قولہ واذا لم یجز الحذف والاضمار در عدم جواز حذف گذشت و در عدم جواز اضمار سوائے آنکہ در کتاب ست اینکہ لزوم اضمار قبل ذکر مرجع در فضلہ کہ مفعول باشد درست نیست سوال اگر ضمیر بعد اسم ظاہر آرند اضمار قبل الذکر لازم نیاید جواب درین صورت درمیان دو مفعول کہ در حقیقت مبتدا و خبر ست فصل باجنبی لازم می آید ایں جائز نیست چنانکہ شیخ رضی ذکر کردہ و دیگر شراح کافیہ متابعت او نمودہ ۱۲

۶۱ قولہ مجردان ازیں قید اسم کان و اخوات او و اسم ان و اخوات او و مفعول اول باب علمت و اول و ثانی باب اعلمت خارج شد مصنفؒ قید معنی را کہ بعد اللفظیۃ ضروری بود ترک کرد یعنی مبتدا مجرد باشد از عوامل لفظیہ بر حسب معنی خواہ در انجا عامل لفظی نباشد یا باشد لیکن از روئے معنی معدوم بود پس بحسبک درہم درین تعریف داخل ماند زیرا کہ ہرگاہ بای جارہ زائدہ ست ابتدا در حکم معدوم شد و ہمچنیں خبر نیز از عوامل لفظیہ از روئے معنی مجرد باشد پس مثل ما زید قائم نزد تمیمیہ و ما ان عمرو مذہب ترد تمیمیہ و حجازیہ ہر دو نیز داخل باشد کذا فی المنہل ۱۲ ۶۲ قولہ اسنینہ اسے حین اعترت المفعول شئی ۱۲

المبتدأ والثاني مسند به ويسمى الخبر نحو زيد قائم و

العامل فيهما معنوي وهو الابتداء واصل المبتدأ أن

يكون معرفة واصل الخبر أن يكون نكرة والنكرة إذا

وصفت جاز أن تقع مبتدأ نحو قوله تعالى ولعبد مؤمن خير

من مشرك وكذا إذا تخصصت بوجه آخر نحو أرجل في

الدار أم امرأة وما أحد خير منك وشر أهر ذا ناب وفي

الدار رجل وسلام عليك وإن كان أحد الاسمين

معرفة والآخر نكرة فاجعل المعرفة مبتدأ والنكرة خبرا

البتة كما مر وإن كانا معرفتين فاجعل أيهما شئت مبتدأ

والآخر خبرا نحو الله إلهنا ومحمد نبينا وآدم أبونا وقد يكون

الخبر جملة اسمية نحو زيد أبوه قائم أو فعلية نحو زيد قام

مخوہ کہ ابو بکر سراج ست نقل کردہ کہ ظرف و مجرور را از قبیل مفرد ست و نہ از قبیل جملہ بلکہ قسم پر اسست و دریں قول نظر ست زیرا کہ ظرف و مجرور متعلق بفعل می باشد کہ صنف او واجب پس قسم پر اسہ نشد و ظرف مکان خبر از جثہ می آید مثل زید عندک الرکب اسفل منکم و از معنی نیز مثل القتال عندک ظرف زمان خبر از معنی آید مثل القتال یوم الجمعۃ او الجمعۃ فی یوم الجمعۃ و نزد جمہور بصریہ خبر از جثہ نمی آید و نزد کوفیہ و بعضے از ما ابن مالک است اگر مفید نباشد خبر از جثہ نمی آید مثل زید یوم الجمعۃ اگر مفید باشد جائز ست مثل قولہم الہلال اللیلۃ و الرطب شہر ربیع و جمہور تاویل نمودند بایں طریق کہ تقدیر مثل طلوع الہلال اللیلۃ و اوجود الرطب شہر ربیع ۱۲ درایہ بزیادۃ کثیرۃ ۵۳

ابوه أو شرطية نحو زيد إن جاءني فأكرمته أو ظرفية

نحو زيد خلفك وعمرو في الدار والظرف متعلق بجملة

عند الأكثر وهي استقر مثلاً تقول زيد في الدار تقديره

زيد استقر في الدار ولا بد في الجملة من ضمير يعود إلى

المبتدأ كالهاء في ما مر ويجوز حذفه عند وجود قرينة نحو

السمن منوان بدرهم والبر الكر بستين درهماً وقد يتقدم

الخبر على المبتدأ نحو في الدار زيد ويجوز للمبتدأ الواحد

أخبار كثيرة نحو زيد عالم فاضل عاقل واعلم أن لهم

قسماً آخر من المبتدأ ليس مسنداً إليه وهو صفة وقعت

۵۱ قولہ شرطیۃ در خبر بودن جملہ شرطیہ اختلاف ست نزد بعضی ہر دو خبر ست و نزد بعض شرط خواہ جزا و نزد بعضے جزا فقط و نزد بعضے جملہ شرطیہ مثل امر و نہی وغیرہ خبر نمی باشد ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ او ظرفیۃ دراں ظرف زماں باشد یا مکان یا قائم مقام ظرف مثل جار و مجرور و از حروف جر من و الی و فی و لام و با و کاف و عن و علی خبر مبتدا باشند غیر آں پس ہرگاہ خبر ظرف یا مجرور باشد نزد اخفش متعلق بمفرد بود و ایں قول منسوب بسیبویہ ست و نزد جمہور بصریہ متعلق بجملہ مثل استقر ایں ہم منسوب بسیبویہ و چنیں ست کلام در ظرف و مجرور کہ حال باشد یا صفت لیکن متعلق بجملہ باشد بالاتفاق و ابو علی از استاذ

قولہ ولا بد فی الجملۃ من ضمیر یعود الی المبتدا یعنی رجوع کند سوئے مبتدا و ربط دہد کہ ربط عائد جملہ بمبتدا زیرا کہ جملہ بحیثیت جملہ کلام مستقل است محتاج ربط بچیزے نیست پس وقت تعلق او بیکی از مبتدا و موصوف و ذو الحال و اں ازیں ربط عائد ضرور ست کہ ادراک ربط ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ ضمیر ای عائد رابط و چوں ضمیر بنسبت دیگر روابط بسیار می آید و نیز حذف ضمیر جائز ست نہ حذف روابط دیگر مصنف بر ضمیر کفایت نمود و روابط نگفت ۱۲ ۵۵ قولہ کالہاء فی ما مر ای در مثال ہا و مثل لام در نعم الرجل زید و بودن مظہر بجائے مضمر مثل الحاقۃ ما الحاقۃ و عینیت خبر مبتدا را مثل قل ہو اللہ احد و ہذا زید قائم و الشان زید عاقل و قولی زید فاضل و عموم لفظ مثل ان الذین آمنوا و عملوا الصلحٰت انا لا نضیع اجر من احسن عملا ان وقتیکہ معمول خود خبر از اول افتاد و عموم من احسن عملا قائم مقام ضمیر ست ۱۲ درایہ ۵۶ ویجوز حذفہ فقط یعنی حذف ضمیر رابط درست ست نہ حذف روابط دیگر زیرا کہ در حذف لام عہد ذہن بسوئے عہد و استغراق نخواہد کرد و در وضع مظہر موضع مضمر تکرار بر بنائے آں مظہر یا آوردہ اند فوت خواہد شد و عینیت خبر مبتدا را حذف را قبول نمی کند ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ عند وجود قرینۃ ہرگاہ ضمیر مجرور بمن بود حذف جائز ست در جملہ اسمیہ کہ مبتدا دراں جزوی از اجزائے مبتدائے اول باشد زیرا کہ ضمیر از جزئیت آگاہ می کند کذا فی الرضی و در مرفوع درست نیست و در منصوب و مجرور دیگر حروف جارہ سوائے من سماعی ست ۱۲ درایہ ۵۸ قولہ ویجوز للمبتدا الخ و اگر مخبر عنہ واحد ست مثل زید فقیہ و کاتب بالاتفاق بعطف صحیح بود و بغیر عطف بر مذہب صحیح زیرا کہ خبر حکم ست و احکام کثیرہ بر یک شئی جائز ست و تکثر اخبار دو گونہ باشد جائز و آں آنکہ معنی بدون آں تمام باشد مثل زید عالم فاضل عاقل قد اجب و او آنکہ بغیر تکثر اخبار معنی تمام نبود چنانکہ الحل حلو حامض و الابلق اسود ابیض و اگر مخبر عنہ متعدد باشد حقیقۃ مثل زید و عمرو و فاضل و جاہل یا حکماً بایں طریق کہ مخبر عنہ صاحب اجزا باشد کہ اخبار متعددہ براں انقسام دہد مثل انما الحیٰوۃ الدنیا لعب و لہو و زینۃ و تفاخر بینکم و تکاثر فی الاموال عطف واجب گردد ۱۲ شرح ہمیہ

۵۱ قوله ما قائمان الزیدان خبر مقدم زیرا که رافع ضمیر ست که بجانب الزیدان راجع ست و رافع اسم ظاهر نیست ۱۲ ۵۲ قوله بعد دخولها مراد از دخول آمدن این حروف ست بر مبتدا و خبر برائے اعطائے اثر خود در انها لفظا یا معنی پس تعریف بر مثل لیقوم در قول ان زیدا لیقوم ابداً منتقض نخواهد شد هکذا فی شرح الجامی
۵۳ قوله وحکمه ای حکم خبر المبتدا در تعدد و توحد و اثبات و نفی و حذف و ذکر او وجوب عائد ذکیکه جمله باشد یا مفرد و مشتق یا مئول بدان لفظا یا تقدیرا باید دانست که خبران در تمامی احکام مثل خبر مبتدا نیست زیرا که خبران هرگاه ظرف بود مقدم بر اسم باشد تا خیرش جائز نیست بخلاف خبر مبتدا که ظرف بود تاخیرش جائز ست و نیز خبران که ظرف باشد هرگاه بر و لام ابتدا در آید مقدم نباشد مثل ان زیدا لفی الدار ۱۲ درایه ۵۴ قوله ولا یجوز آه دفع دخل ست تقریرش آنکه هرگاه حکم خبران مثل حکم خبر مبتدا است باید که تقدیم خبر او بر اسم او جائز باشد جواب داد که لا یجوز الخ یعنی خبران با خبر مبتدا درین باب مخالف ست و مخالفت میان هردو بدو وجه است یکے تقدیم خبران و اشباه او بر اسمائے آنها وقتیکه ظرف نباشد جائز نیست زیرا که تصرف این حروف مثل تصرف افعال نحویان زشت می انگارند دوم آمدن اسم مفرد که دران معنی استفهام باشد خبر این حروف درست نیست و خبر مبتدا می آید پس این آین زیدا گفته نخواهد شد ۱۲ درایه ۵۵ قوله الا اذا کان آه یعنی تقدیم خبران و اخوات آن بر اسمائے آنها در تمامی اوقات جائز نیست مگر وقت ظرف بودن که درین هنگام تقدیم خبر بر اسم جائز ست هرگاه اسم معرفه بود مثل کریمه ان الینا ایابهم و واجب ست هرگاه اسم نکره بود مثل ان من البیان لسحرا و ان من الشعر لحکمة ۱۲ درایه ۵۶ قوله لمجال آه یعنی انما جاز تقدیم اخبارها علی اسمائها اذا کان ظرفا لمجال التوسع ۱۲ درایه ۵۷ قوله التوسع فی الظروف حیث اتسعوا فیها بما لم یتسعوا فی غیرها لکثرة دورها فی کلامهم فائده بعد بیان ارتفاع خبر این حروف تامل بسنده کو فهمیکه بینید که دانش همان ست که در وقت خبر بودن از مبتدا بود ۱۲ درایه شرح هدایة النحو ۵۸ قوله اسم کان بعضے از نحویان مثل ابن حاجب اسم کان را داخل فاعل شمرده اند و نزد بعضے از محققات فاعل ست و مختار مصنف همین ست لهذا او مرفوع مستقل شمار کرده و برائے او فصلے جداگانه ترتیب داده ۱۲

بعد حرف النفي نحو ما قائم زيد او بعد حرف الاستفهام نحو
اقائم زيد بشرط ان ترفع تلك الصفة اسما ظاهرا نحو
ما قائم الزيدان واقائم الزيدان بخلاف ما قائمان الزيدان

فصل خبر انّ واخواتها وهي انّ وانّ وكانّ ولكنّ وليت
ولعلّ فهذه الحروف تدخل على المبتدأ والخبر فتنصب
المبتدأ ويسمّى اسم انّ وترفع الخبر ويسمّى خبر انّ فخبر
انّ هو المسند بعد دخولها نحو انّ زيدا قائم وحكمه في كونه
مفردا او جملة او معرفة او نكرة كحكم خبر المبتدأ ولا يجوز
تقديم اخبارها على اسمائها الا اذا كان ظرفا نحو انّ في الدار
زيدا لمجال التوسع في الظروف فصل اسم كان واخواتها
وهي صار واصبح وامسى واضحى وظل وبات وراح وآض

و بين المنادة عايد جواز ذى ست كه اعراب اسم وخبر هر دو لفظى باشد ودرين هنگام اند التباس ايمن خواهد بود وهرگاه هر دو مقصور باشد مثل ما كان موسى عيسى ودرين صورت اول بايد اسميت معين بود مگر بقرينه لفظى ومعنوى چنانكه سابق در بحث فاعل مذكور شد ١٢ ٥٤ قوله وفى قسم الافعال الخ زيرا كه اينها افعال متصرفه هستند وآنها در عمل قوى باشد ومانع تقديم موجود نيست چنانكه در افعاليكه در اول آنها لفظ ما است كذا فى المنهل مع زيادة ٥٥ قوله فى التسعة الاول الخ يه گر از قسم ناسخ سنواير آمده چرا كه تقديم اخبار بر نفس يازده افعال جائز ست چنانكه در كتب

مطوله تصريح آن نموده اند وآن از كان تا غدا ست

٥٦ قوله فى اوله. ما خواه مصدريه باشد چنانكه در مادام وخواه نافيه چنانكه در غير او اما اول بجهت آن كه ما مصدريه حرف موصول ست وچيزيكه تحت موصولات باشد مقدم بر موصولات نمى آيد واما ثانى بسبب آنكه براے ما نافيه صدر واجب ست پس چيزيكه بعد او باشد مقدم برو نخواهد شد ١٢ منهل ٥٧ قوله وفى ليس الخ نزد اكثر تقديم خبر ليس جائز وكوفيه منع كردند زيرا كه ليس بر مذهب شان حرف ست وكان را بليس لاحق كردند وبر مذهب مبرد اگرچه ليس فعل ست ليكن موافق كوفيه بنظر عدم تصرف ومشابهت او بما ونقصان فعليت ترك نون وقايه با او جائز شد چنانكه در قول شاعر ست مصرعه اذهب القوم الكرام ليسى + وبهمين جهت بعضے بر ابطال عمل او بلا اجازت داده اند چنانكه در قول شان ست ليس الطيب الا المسك بالرفع و مجوزين تقديم بكريمه أَلَا يَوْمَ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ استدلال آورده اند زيرا كه درين آيت ظرف معمول خبر ست ومعمول مقدم برو ست وتقدم معمول جائز نباشد مگر جائيكه تقديم عامل جائز بود كذا فى الرضى ودرين قول نظر ست زيرا كه تسليم نمى كنيم كه ظرف در آيت معمول خبر باشد بلكه جائز ست كه بسبب اضافت او بجانب جمله مبنى بر فتح باشد چنانكه ابن الانبارى گفته ومحلا مرفوع بنا بر آنكه مخبر عنه مبتدا است وخبر او ليس مصروفا وجائز ست كه ظرف

وَعَادَ وَغَدَا وَمَا زَالَ وَمَا بَرِحَ وَمَا فَتِئَ وَمَا انْفَكَّ وَمَا دَامَ

وَلَيْسَ فَهٰذِهِ الْأَفْعَالُ تَدْخُلُ أَيْضًا عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَالْخَبَرِ فَتَرْفَعُ

الْمُبْتَدَأَ وَيُسَمّٰى اسْمَ كَانَ وَتَنْصِبُ الْخَبَرَ وَيُسَمّٰى خَبَرَ كَانَ

فَاسْمُ كَانَ هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ بَعْدَ دُخُولِهَا نَحْوُ كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا

وَيَجُوزُ فِي الْكُلِّ تَقْدِيمُ أَخْبَارِهَا عَلٰى أَسْمَائِهَا نَحْوُ كَانَ قَائِمًا

زَيْدٌ وَعَلٰى نَفْسِ الْأَفْعَالِ أَيْضًا فِي التِّسْعَةِ الْأُوَلِ نَحْوُ قَائِمًا

كَانَ زَيْدٌ وَلَا يَجُوزُ ذٰلِكَ فِي مَا فِي أَوَّلِهِ مَا فَلَا يُقَالُ قَائِمًا

مَا زَالَ زَيْدٌ وَفِي لَيْسَ خِلَافٌ وَبَاقِي الْكَلَامِ فِي هٰذِهِ

الْأَفْعَالِ يَجِيءُ فِي الْقِسْمِ الثَّانِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى فَصْلٌ

اسْمُ مَا وَلَا الْمُشَبَّهَتَيْنِ بِلَيْسَ وَهُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ بَعْدَ دُخُولِهِمَا

٥١ قوله هو المسند اليه جنس ست كه هر مسند اليه را شامل ست مبتدا باشد يا اسم ما ولا المشبهتين بليس وغيره وبعد دخولها فصل ست كه تمامى مذكورات را خارج مى كند ١٢ درايه ٥٢ قوله بعد دخولها يعنى سابق گذشته پس ايراد نخواهد شد بانه در مثل كان زيد يضرب اخوه ١٢ ٥٣ قوله ويجوز فى الكل اے فى هذه الافعال كلها بلا خلاف م

منسوب براے ليس باشد باعتبار آن كه دو معنى منفى ست كذا فى المنهل ١٢ ٥٨ قوله المشبهتين بليس يعنى تشبيه داده شده اند هر دو بليس از جهت نفى ودر آمدن بر مبتدا وخبر ١٢ ٥٩ قوله وهو المسند اليه الخ عمل ما ولا لغت حجازيه ست وبنو تميم مطلقا عامل نميگردانند وابن هشام وابن قاسم جماعتے نقل نموده اند كه لا بسبيل قلت عمل ليس مى كنند وآن هم بشروط ليكن از حجازيه نقل نموده اند ومبرد واخفش اعمال لا بعمل ليس منع كرده اند وابن ولاد وزجاج حكايت كرده اند كه در رفع اسم خاصة قائم مقام ليس است ودر خبر عمل نميكند ١٢ ٦٠ واز بيان معنى دخول در خبران نقض نخواهد شد بانه در مثل زيد يضرب اخوه ١٢

سلہ کیتیں ۱۲ اشارت ست بفرق میان ہر دو و آں بسہ وجہ است اول آنکہ لا بر نکرہ آید فقط و آں ہم کہ ما بر معرفہ و نکرہ ہر دو دوم لا برائے نفی مطلق ست و ما برائے نفی حال سوم در آمدن با بر خبر لا جائز نیست بخلاف ما زیں جہت مشابہت بلیس اکثر است ۱۲ مشابہت بلیس سلہ قولہ در فقرۂ ادرنصب وادن لا اسم را اتفاق است و در رفع دادن خبر اختلاف سیبویہ گوید کہ عامل او ابتدا است چنانکہ پیشتر از آمدن لا بود و اخفش و مبرد و زمخشری رفع بلا گویند ۱۲ سلہ ۵۳ بجہت اشتراک منصوبات با مرفوعات دریں کہ یک عامل در دو اسم عمل می کند منصوبات را پس مرفوعات آورد ۱۲ درایہ سلہ ۵۴ قولہ والمنصوب بلا۔ اسم لا نگفت زیرا کہ اسم لا اکثر منصوب باشد بخلاف دیگر منصوبات اگرچہ کل منصوب نمی باشد اما چوں اکثرے از منصوبات ست لہذا برائے اکثر حکم کل داد و بجز و احد وا از منصوبات ساخت ۱۲ کشف سلہ ۵۵ قولہ المفعول المطلق۔ وجہ تسمیۂ مطلق ایں کہ مفعول در حقیقت ہمین ست نہ دیگر آں و یا عدم تقیید آں بباء و فی ولام و مع ست ہمین ست وجہ تقدیم او بر سائر مفاعیل ۱۲ درایہ مع زیادۃ سلہ ۵۶ قولہ ہو مصدر خواہ حقیقۃً شنہا و حکماً اکنوں تعریف شامل دیگر را در اہلکا نشر دیگرے ایہا کا واقع شدہ شامل ست زیرا کہ دیگر کہ اسم عین ست مصدر نیست مگر چوں کہ ور دو ماست معنی مجازی او کہ ہلاک باشد مراد ست ۱۲ کشف مع زیادۃ سلہ ۵۷ قولہ بمعنی فعل احتراز شد از مثل العرب واقع علیٰ زید کہ را بت قیامی ۱۲ درایہ سلہ ۵۸ قولہ مذکور قبلہ خواہ مذکور حقیقۃً باشد مثل ضرب ضرباً یا حکماً مثل فضرب الرقاب اے فاضربوا ضرب الرقاب ۱۲ درایہ سلہ ۵۹ قولہ العدد ای الوحدۃ والکثرۃ سواء کان بالعدد و مفہوماً من لفظ المصدر کجلست جلسۃ الخ اے مرۃ واحدۃ او مرتین او من صفۃ نحو ضربت ضرباً کثیراً ۱۲ درایہ سلہ ۶۰ قولہ نحو قعدت آہ صحیح بودن ایں خیال وقتی ست کہ قعود و جلوس مترادف باشد و میان ہر دو فرق نباشد بہ ایں کہ قعود نشستن پس ایستادن را گویند و جلوس نشستن عقب خفتیدن پہلو را ۱۲

نحو ما زيدٌ قائمًا ولا رجلٌ افضلَ منك ويختص لا بالنكرة

ويعمّ ما بالمعرفة والنكرة **فصل** خبر لا التي لنفي الجنس و

هو المسند بعد دخولها نحو لا رجلَ قائمٌ **المقصد الثاني**

في المنصوبات الاسماء المنصوبة اثنا عشر قسمًا المفعول

المطلق وبه وفيه وله ومعه والحال والتميز والمستثنى و

اسم انّ واخواتها وخبر كان واخواتها والمنصوب بلا التي

لنفي الجنس وخبر ما ولا المشبهتين بليس **فصل**

المفعول المطلق وهو مصدر بمعنى فعلٍ مذكورٍ قبله ويذكر

للتاكيد كضربت ضربًا ولبيان النوع نحو جلستُ جلسةَ

القاري ولبيان العدد كجلست جلسةً او جلستين او جلسات

وقد يكون من غير لفظ الفعل المذكور نحو قعدت جلوسًا

سلہ قولہ لا معنی دخول کہ سابق گزشت کفعلیعضرب در مثل لا رجل یضرب اخوہ وارد نخواہد شد ۱۲ سلہ وجہ تقدیم مفاعیل بر سائر المنصوبات می شود اینہا اصل منصوبات و دیگر منصوبات بر اینہا محمول ہستند ۱۲ سلہ و یا اسمیکہ بر معنی فعل شامل باشد مثل ضارب ضرب ۱۲

۵۲ قولہ رعیا الخ در کلام عرب ایں مصادر با افعال خود مستعمل نمی شوند معنی وجوب حذف سماعی ہمین ست سوال حمدت اللہ حمدا و شکرتہ شکرا با افعال عاملہ می گویند جواب در مصادر یکہ مستعمل بالام می شوند حذف افعال واجب مثل حمدا لک و شکرا لک و عجبا لک و نیز ایں کلام مولدین است کلام عرب نیست ۱۲ و ۵۵ وقع علیہ آہ مراد از وقوع فعل تعلق بفعل ست بایں چیزے کہ فعل بغیر آں متعقل نشود از روئے نفی باشد خواہ اثبات و وقوع حسی مراد نیست تا مثل عبدت اللہ و شکرتہ نقض وارد شود کذا فی المنہل ۱۲ ۵۶ قولہ فعل الفاعل۔ مصنف فعل الفاعل را بقید بلا واسطہ حرف الجر مقید نہ ساخت تا ہر دو قسم مفعول بہ را کہ بلا واسطہ و با واسطہ معرف ست تعریف شامل باشد کذا فی المنہل ۱۲ ۵۷ قولہ وقد یتقدم و ایں مسئلہ را مصنف در بحث فاعل بحث ایں کہ از احکام فاعل باشد و درینجا بحث ایں کہ از احکام مفعول ست ذکر کردہ ۱۲ درایہ ۵۸ قولہ قرینۃ خواہ مقالیہ باشد خواہ حالیہ مثل کہ برائے کسے کہ متوجہ کہ باشد اسے ترید مکۃ ۱۲ کشف ۵۹ قولہ اربعۃ مواضع آہ تخصیص بذکر ایں چہار مواضع بنا بر آنکہ نزد جمہور عدد افادت حصر نمی نماید و برائے حصر نیست زیرا کہ در باب منصوب علی المدح مثل الحمد للہ الحمید و یا منصوب علی الذم مثل اتانی زید الفاسق الخبیث و منصوب علی الترحم نحو مررت بزید المسکین بتقدیر اعنی و در باب اغراء مثل اخاک اخاک اے الزم حذف فعل نیز واجب ست بلکہ تخصیص کثرت مباحث مواضع مذکورہ ایں ابواب است ۱۲ ۶۰ قولہ سماعی۔ علت وجوب حذف در سماعیات کثرت استعمال ست و ہر گاہ ضابطہ کہ باو ثبوت علت وجوب حذف شناختہ شود موجود نیست لہذا سماعی ست کذا فی الرضی ۱۲ ۶۱ قولہ امرأ و نفسہ۔ تقدیرہ اترک امرأ و نفسہ اے تقریک ولسانک من المرأ و ذرعنہ وعن نفسہ و آو و نفسہ بر تقدیر اول بمعنی مع باشد و بر تقدیر ثانی برائے عطف بایں طریق کہ نفسہ بر امرأ معطوف باشد ۱۲ عبد الرحمن ۶۲ قولہ انتہوا ای انتہوا بحذر النصاری عن قولکم ان اللہ ثالث ثلثۃ واقصدوا خیرا لکم وہو التوحید ۱۲ درایہ ۶۳ قولہ اہلا تقدیرہ اتیت مکانا اہلا لا اجانب فیہ یعنی در آمدی در مکان آباد کہ ویران و اجنبی در آں نیست ۱۲ ۶۴ قولہ وسہلا۔ اے وطیت مکانا سہلا من البلاد لا حزنا یعنی نوردیدی تو زمین ہموار را از بلاد نہ زمین سخت و درشت را و ایں قول ست کہ میزبان برائے خاطر داشت و زخم دل شدن مہمان میگوید ۱۲ عـ ۵ سماعی چوں بنسبت قیاسی قلیل ست لہذا ۱۲

وَانْبَتَ نَبَاتًا وَقَدْ يُحْذَفُ فِعْلُهُ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ جَوَازًا كَقَوْلِكَ

لِلْقَادِمِ خَيْرَ مَقْدَمٍ اَيْ قَدِمْتَ قُدُوْمًا خَيْرَ مَقْدَمٍ وَوُجُوْبًا

سَمَاعًا نَحْوُ سَقْيًا وَشُكْرًا وَحَمْدًا وَرَعْيًا اَيْ سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا

وَشَكَرْتُكَ شُكْرًا وَحَمِدْتُكَ حَمْدًا وَرَعَاكَ اللّٰهُ رَعْيًا

فَصْلٌ اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ وَهُوَ اسْمُ مَا وَقَعَ عَلَيْهِ فِعْلُ الْفَاعِلِ

كَضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا وَقَدْ يَتَقَدَّمُ عَلَى الْفَاعِلِ كَضَرَبَ عَمْرًا زَيْدٌ

وَقَدْ يُحْذَفُ فِعْلُهُ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ جَوَازًا نَحْوُ زَيْدًا فِيْ جَوَابِ مَنْ

قَالَ مَنْ اَضْرِبُ وَوُجُوْبًا فِيْ اَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ اَلْاَوَّلُ سَمَاعِيٌّ

نَحْوُ اِمْرَأً وَنَفْسَهٗ وَانْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ وَاَهْلًا وَسَهْلًا وَالْبَوَاقِيْ

۵۱ قولہ نباتا این ست بر قول مبرد و کسائی لیکن سیبویہ عامل از باب او مقدر می سازد مثلے قعدت جلست جلوسا و انبتہ اللہ فنبت نباتا حسنا ۱۲ ۵۲ قولہ سماعا معنت بہ ضعف یائی نسبت محذوف و ایں حذف میان نحات بسیار شائع ست تقدیرش حذفا واجبا سماعیا ۱۲ عبد الرحمن ۵۳ قولہ نحو سقیا الخ مثال قرینہ حالیہ زیرا کہ سقیا وغیرہ برائے کسے کہ مزاوار دعائے خیر باشد گفتہ شود پس حال دلالت کرد بریں کہ تقدیر سقاک اللہ سقیا و رعاک اللہ رعیا الخ باشد ۱۲ درایہ

۵ بر قیاسی مقدم نمودہ شد ۱۲

مقلوب بلفظ نفس بدل نمودند پس اتق نفسک والاسد شد هرگاه اتق بجهت تنگی مقام محذوف گشت بجهت زائل شدن ضرورت نفس را نیز دور نمودند و بسبب فقدان چیزے که با و متصل شود ضمیر متصل را منفصل منقلب ساختند والاسد معطوف برایاک ست و معنی کلام اتق نفسک من الاسد و اتق الاسد من نفسک

مشہ قوله الطریق الطریق و همچنین ست الجدار الجدار — اے اتق الجدار ان یسقط علیک ما ذکر المحذور منه للتاکید ۱۲ درایه مشہ قوله اضمر عامله

حذف فعل درین قسم بسبب اینکه تا مفسر بکسره — مفسر لفتح کما جمع نشود ۱۲ مشہ قوله علی شریطة التفسیر اضافت شریطه بجانب تفسیر بیانیه ای بناء علی شریطة هو التفسیر و شریطه و شرط بمعنی واحد درست ۱۲ مشہ قوله کل اسم بجائے ان کل مفعول نگفت زیرا که ما اضمر عامله عام ست ازیں که مفعول به باشد یا مفعول فیه از کل مفعول مفعول به متبادر می شود و مفعول فیه خارج می گشت ۱۲ درایه شرح هدایة النحو

ملحہ قوله شبهه۔ و مراد از شبه اسم فاعل و اسم مفعول باشد نه مصدر و صفت مشبه و اسم تفضیل زیرا که شبه بمعنی مشابه است چنانچه مثل بمعنی مماثل و مشابهت اسم فاعل و اسم مفعول با فعل ظاهر است و بس ۱۲ درایه سللہ قوله نحو زیدا ضربته مصنف رح برائے فعل مشتغل بضمیر که مکرر او با براول این اسم آرند نصب مثال داده و باقی را ترک نموده برائے آگاهی مبتدی یا نشر کرد پس زیدا ضربت غلامه برائے فعل مشتغل بمتعلق که اگر لازم او را که اهشت باشد برین اسم آرند نصب مثال ست و زیدا مررت به برائے فعل مشتغل بضمیر که مناسب مرادف او را که جاوزت باشد اگر برین اسم در آرند نصب مثال ست و زیدا حبست علیه برائے فعل مشتغل بضمیر که اگر مناسب یعنی لازم او را که لابست باشد برین اسم بگمارند نصب مثال ست ۱۲ سللہ قوله لهذا الباب فروع اول یکے ازاں وجوب نصب ست بعد حروف شرط کان و لو باشد و حروف تحضیض که الا و لولا و لوما ست مذکور بود مثل ان زیدا ضربته فرع دوم اختیار نصب اسمیکه مذکور بود در جمله که عطف او بر جمله فعلیه باشد تا

قیاسیة الثانی التحذیر وهو معمول بتقدیر اتق تحذیرا مما
بعده نحو ایاک والاسد اصله اتقک والاسد وذکر المحذر
منه مکررا نحو الطریق الطریق الثالث ما اضمر عامله علی
شریطة التفسیر وهو کل اسم بعده فعل او شبهه یشتغل
ذلک الفعل عن ذلک الاسم بضمیره او متعلقه بحیث لو سلط
علیه هو او مناسبه لنصبه نحو زیدا ضربته فان زیدا
منصوب بفعل محذوف مضمر وهو ضربت یفسره الفعل
المذکور بعده وهو ضربته ولهذا الباب فروع کثیرة الرابع

لہ قوله قیاسیة۔ یعنی قاعده کلیا یست که هر جا که آں ضابطه حاصل شود فعل محذوف می گردد ۱۲ سلہ قوله التحذیر در لغت ترسانیدن چیزے از چیزے و دور داشتن و در اصطلاح معمول بتقدیر اتق مثل ایاک و تنح و غیره ایضا ۱۲ سلہ قوله مما بعده۔ یعنی برائے ترسانیدن ازانچه مذکور بود بعد معمول اتق بعد عطف نحو ایاک والاسد و تقدیر آں اتق نفسک ان تتعرض للاسد و اتق الاسد ان یهلک چنانکه در مفصل مذکور ست و اگر بعد من و عن مذکور باشد مثل ایاک من الاسد و عن الاسد برین تقدیر تقدیر باعد یا تنح از تنحی بمعنی زائل شدن چیزی و دور شدن اولی ست از تقدیر اتق زیرا که اتق متعدی بمن و عن نمی شود بخلاف باعد و تنح ۱۲ کذا فی المنهل سکہ قوله اتقک والاسد۔ چوں ضمیر فاعل و مفعول هر دو برائے یک چیز بود ناچار دوم را در غیر افعال ۱۲

میان هر دو جمله که معطوف و معطوف علیها باشد مناسبت پیدا شود مثل زید قام و عمرا اکرمته و همچنین اسمیکه بعد حرف نفی باشد یعنی ما و لا و ان سوائے لم و لما و لن و بعد حرف استفهام و بعد اذا الشرطیه و بعد حیث و قبل امر و نهی مذکور باشد نصب مختار ست زیرا که این همه مقامات فعل ست مثل ما زیدا ضربته و لا زیدا ضربته و ان زیدا ضربته الا که و پیاده زیدا ضربته و اذا عبد الله تلقاه فاکرمه و حیث زیدا تجده فاکرمه و زیدا اضربه و زیدا لا تضربه و همچنین بوقت خوف التباس مفسر بکسر بصفت در حالت رفع نصب مختار ست مثل انا کل شیٔ خلقناه بقدر ۱۲ شرح جامی ملحہ قوله متی التی یجب فیها حذف الفعل الناصب للمفعول ۱۲ درایه

۵۱ قولہ وقد یحذف حرف النداء، یعنی گاہے حرف ندا جوازاً وقت قیام قرینہ لفظاً محذوف می شود ومعنی ونحقیکہ منادی اسم جنس واسم اشارہ ومستغاث ومندوب نہ باشد سوال حرف ندا نائب ادعو ست ونائب محذوف نمی شود ورنہ حذف نائب ومنوب ہر دو لازم خواہد آمد وآں درست نیست جواب ایں وقتی ست کہ حذف منوب درست نباشد وا اینجا چناں نیست ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ کالضمۃ سوال بہ سکون یا بر حرکت دیگر چرا مبنی نہ شد جواب بنا بر حرکت اشارت ست بایں کہ بنائے او عارضی ست نہ اصلی اگر مبنی بر فتح گردیدی ملتبس بمثل لاکشتی واگر بر کسرہ بودی یا منادی مضاف بجانب یائے متکلم محذوف کہ علامت کسرہ درو باقی ست التباس میرفت مثل یا عباد کہ اصل او یا عبادی ست اگر گوئی اعراب دریں منحصر نیست زیرا کہ نون در یہ زبان نیز اعراب ست گویم کلام در اعراب اسم ست ۱۲ عبد الرحمٰن ۵۳ قولہ یا زیدان مصنف درتمثیل علم تثنیہ ومجموع معرف بلام چنانکہ مشہور ست نیاورد زیرا کہ آں مخصوص ست بغیر منادی ودر نیر آلۂ تعریف یعنی لام معرف ندا جمع میشد ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ ویخفض بلام الاستغاثہ۔ استغاثہ طلبیدن مظلوم کسے را تا ظلم ازو دفع نماید یعنی منادی جر دادہ شود بلام استغاثہ وآں لامے ست کہ بر مستغاث در آید برائے دلالت بریں کہ او از ما بین بنداء برائے طلب مخصوص ست وایں لام مفتوح می باشد تا وقت حذف مستغاث مستغاث بمستغاث لہ ملتبس نشود مثل یا لزید بفتح لام در مستغاث وکسرہ در مستغاث لہ ومعنی ادا دعوکم لہذا المظلوم الضعیف لتنظروا الیہ و تعینوا یاہ وبدانکہ مستغیث فریاد کنندہ و مستغاث کسیکہ ازو فریاد نمایند مثل حاکم وغیرہ ومستغاث لہ آنکہ برائے نفع او فریاد کنند وآں مظلوم باشد ۱۲ عبد الرحمٰن ۵۵ قولہ مشابہا للمضاف۔ مشابہ مضاف اسمی ست کہ بغیر انضمام امر دیگر معنی آں تمام نشود وآں یا معمول باشد مثل یا طالعاً جبلاً ویا حسنا وجہہ ویا خیراً من زید یا معطوف بر اسم اول بود بنوعے کہ ہر دو اسم یکے چیز شدہ باشد مثل یا زیداً وعمراً ہرگاہ ایں مجموع را علم کسے گردانند ۱۲ عبد الغفور ۵۶ قولہ قیل یا ایہا الرجل وجہ توسط لفظ ایتا میان حرف ندا ومنادی معرف بلام

المنادى وهو اسم مدعوّ بحرف النداء لفظًا نحو يا عبد الله
أي أدعو عبد الله وحرف النداء قائم مقام أدعو وحروف
النداء خمسة يا وأيا وهيا وأي والهمزة المفتوحة وقد يحذف
حرف النداء لفظًا نحو يوسف أعرض عن هذا واعلم
أن المنادى على أقسام فإن كان مفردًا معرفة يبنى
على علامة الرفع كالضمة ونحوها نحو يا زيدُ ويا رجلُ
ويا زيدان ويا زيدون ويخفض بلام الاستغاثة نحو يا لزيد
ويفتح بإلحاق ألفها نحو يا زيداه وينصب إن كان مضافًا
نحو يا عبد الله أو مشابهًا للمضاف نحو يا طالعًا جبلًا أو
نكرة غير معينة كقول الأعمى يا رجلًا خذ بيدي وإن
كان معرفًا باللام قيل يا أيها الرجل ويا أيتها المرأة

تمیز از موصوف ست ۱۲ — من حروف ۱۲ — والمادیہ — بفتح ہمزہ وسکون یائے تحتیہ ۱۲ — اے یوسف رو گردانی کن ازیں ۱۲ — اے کالالف والواو — الف وواو در بنا برائے اعراب نیست بلکہ محض برائے تثنیہ وجمع ست ۱۲

۴ بنا وخفض وفتح بنسبت نصب کثیر بود لہذا آنہا را مقدم ساخت ۱۲

موافقا لمارضی بالرضی اینکہ منادی مع لام یا مبنی باشد یا معرب اول بعید ست زیرا کہ لام چوں معاقب تنوین ست مثل تنوین خواہد بود وازینجاست کہ بنا اسم باللام قلیل میباشد مثل الخمسۃ عشر واخواتہا والآن وثانی نیز بعید زیرا کہ علت بنا موجود ست وآں آمدن منادی بجائے کاف در افراد وتعریف لہذا ایا الرجل بتوسط ای مع ہائے تنبیہ در میان حرف ندا ومنادی معرف بلام گفتہ شود ۱۲ ۵۷ قولہ ادعوا آہ یعنی ادعو کہ بجائے ضمیر خطاب اسم ظاہر آمد بجائے ادعوا یا ایس وارد نخواہد شد ... احتمال حکایت ... زیرا کہ ... احتمال حکایت ... ۱۲ د ۵۸ چوں بیان ۴

ویجوز ترخیم المنادی وهو حذف فی آخره للتخفیف کما
تقول فی مالک یا مال وفی منصور یا منص وفی عثمان
یا عثم ویجوز فی آخر المنادی المرخم الضم والحرکة الاصلیة
کما تقول فی یا حارث یا حار ویا حار واعلم ان یا ومن
حروف النداء قد تستعمل فی المندوب ایضا وهو المتفجع علیه
بیا او وا کما یقال یا زیداه ووا زیداه فوا مختصة بالمندوب
ویا مشترکة بین النداء والمندوب وحکمه فی الاعراب والبناء
مثل حکم المنادی فصل المفعول فیه هو اسم ما وقع
فعل الفاعل فیه من الزمان والمکان ویسمی ظرفا وظرف
الزمان علی قسمین مبهم وهو ما لا یکون له حد معین کدهر
وحین ومحدود وهو ما یکون له حد معین کیوم ولیلة وشهر

---

۵۱ قوله ویجوز ترخیم المنادی ترخیم منادی جائز ست وکثیر ودر غیر منادی ضروری ست وقلیل لیکن مقصود در ندا منادی است زیرا که
ندا کننده قصدی کند که از ندا بزودی فراغت نماید وشتاب بمقصود رسد لهذا آخر منادی برائے دشوار آمدن ندا
محذوف شد کذا فی الرضی ۱۲ ۵۲ قوله هو المتفجع آه یعنی المتفجع علیه وجودا وعدما پس متفجع علیه عدما چیزے که بر
عدم او اظهار درد مندی نموده شود
مثل میتے که برو نوحه کننده گریه کند
ومتفجع علیه وجودا چیزے که بر
وجود او وقت نبودن متفجع علیه عدما
اظهار درد مندی نموده آید مثل
حسرت وویل که نوحه کننده و
شیون دارنده وقت نبودن
میت لاحق گردد پس بنائے هر دو قسم
مندوب را تعریف شامل شد
مثل یا زیداه ویا عمراه ویا حسرتاه
ویا مصیبتاه ووا ویلاه بزیادت
ها در آخر برائے درازی آواز
۱۲ عبد الغفور ۵۳ قوله مثل حکم
المنادی اے در اعراب وبنا پس
گفته می شود وا زیداه وا عبد الله
وطالعا جبلاً هر گاه مندوب معروف
ومعین باشد وآن بجهت این که
در اصل منادی ست معنی ندبه
باو عارض شده واین وجه بر
طبق ظاهر کلام سیبویه وصریح کلام
جزولی ست واما بر مذهب ابن
حاجب این که مندوب بسبب
تفجع بر مخصوص ست چنانکه منادی
مخصوص می باشد چون هر دو در یک
امر عام شراکت دارد لهذا لفظ منادی
در مندوب استعمال یافت ۱۲
رضی. تفجع زار مند شدن مصابة
بالام پس بجائے متفجع علیه ظاهر
متفجع له است چنانکه بجائے محمود علیه
محمود له گفته می شود یا بجهت تعلیمین
معنی بجائے را والف ولام بمعنی الذی ومراد از واسم ست واسم مفعول بمعنے فعل مجهول صله او ۱۲ ۵۵ در لغت نرم وآسان گردانیدن
کلام ودر اصطلاح حذف فی آه ۱۲ ۵۶ گویا اسم مفرد هموضه است که از وی هیچ حذف نشده واین استعمال قلیل ست ۱۲ ۵۷
بجهت آن که محذوف را در حکم ثابت گردانند پس آخر کلمه بر حرکتے که بیشتر از ترخیم بوده باقی خواهد شد ۱۲

۴ مثل ظرف زمان مبہم منصوب بتقدیر فی باشد و ظرف مکان مبہم را جہات ششگانہ تفسیر کردہ اند و محمول ست برلدی عند ولدی و مشابہ اینہا بجہت ابہام
و لفظ مکان نیز بر جہات ستہ محمول ست بسبب کثرت و ابعد دخلت بر مذہب اصح ہم بدانکہ ما بعد دخلت و سکنت و نزلت ہرگاہ ظرف مکان بود منصوب
بنا بر ظرفیت می باشد مبہم بود یا محدود مثل دخلت الدار و نزلت المکان و سکنت الغرفۃ و این بجہت کثرت استعمال این ہر سہ افعال مذکورہ است
پس حرف جر کہ فی باشد با این افعال در غیر مبہم نیز محذوف می باشد و ما بعد اینہا منصوب بنا بر ظرفیت بر مذہب سیبویہ است

وَسَنَةً وَكُلُّهَا مَنْصُوبٌ بِتَقْدِيرِ فِي تَقُولُ صُمْتُ دَهْرًا وَسَافَرْتُ شَهْرًا اَيْ فِي دَهْرٍ وَشَهْرٍ وَظَرْفُ الْمَكَانِ كَذٰلِكَ مُبْهَمٌ وَهُوَ مَنْصُوبٌ اَيْضًا بِتَقْدِيرِ فِي نَحْوُ جَلَسْتُ خَلْفَكَ وَاَمَامَكَ وَمَحْدُودٌ وَهُوَ مَا لَا يَكُونُ مَنْصُوبًا بِتَقْدِيرِ فِي بَلْ لَا بُدَّ مِنْ ذِكْرِ فِي فِيهِ نَحْوُ جَلَسْتُ فِي الدَّارِ وَفِي السُّوقِ وَفِي الْمَسْجِدِ۔

فَصْلٌ

اَلْمَفْعُولُ لَهُ هُوَ اسْمُ مَا لِاَجْلِهِ يَقَعُ الْفِعْلُ الْمَذْكُورُ قَبْلَهُ وَيُنْصَبُ بِتَقْدِيرِ اللَّامِ نَحْوُ ضَرَبْتُهُ تَادِيبًا اَيْ لِلتَّادِيبِ وَقَعَدْتُ عَنِ الْحَرْبِ جُبْنًا اَيْ لِلْجُبْنِ وَعِنْدَ الزَّجَّاجِ هُوَ مَصْدَرٌ تَقْدِيرُهُ اَدَّبْتُهُ

۵۱ قولہ وکلہا منصوب الخ چنانکہ ناظمی در فارسی بنظم آوردہ قطعہ ظرف زمان مبہم و محدود دان ہم قابل نصب بتقدیر فی ۔ لیک مکانے کہ معین بود ۔ نیست در و چارہ ز تحریر فی ۱۲ ۵۲ قولہ بتقدیر فی زیرا کہ اگر ملفوظ باشد جر خواہد داد کہ لغو کردن حروف جارہ شائع نیست فائدہ فرق میان مقدر و محذوف این کہ اگر اثر او در لفظ باقی باشد مقدر ست ورنہ محذوف ۱۲ ۵۳ قولہ و ظرف المکان الخ در تفسیر ظروف مکان مبہم باشد اختلاف ست بعضے گفتہ اند کہ او نکرہ است و این وجہ ضعیف ست زیرا کہ مثل جلست خلفک و امامک بلا خلاف بنا بر ظرفیت منصوب ست و نکرہ نیست و بعضے گفتند کہ مکان مبہم عبارت ست از غیر محصور چنانکہ در ظرف زمان و اولی ہمین ست پس احتراز شد از مقادیر ممسوحہ کہ مثل فرسخ و میل باشد زیرا کہ در انتصاب اینہا بر ظرفیت خلافے نیست کذا فی الرضی ۵۴ قولہ و ہو منصوب ایضا یعنی ظرف مکان مبہم ۱۲

دیگری گفتہ کہ دخلت متعدی ست پس ما بعدش مفعول بہ باشد نہ مفعول فیہ و مانع آن ست کہ لازم ست نفی یعنی غیر لکنہ را کہ بعد دخلت آید لفظ فی لازم باشد مثل دخلت فی الامر و دخلت فی مذہب فلان و لباست کہ لفظ فی بالکنہ کہ پس دخلت آید نیز مستعمل میگردد مثل دخلت فی البلد و سکنتم فی مساکن الذین ظلموا و قول عرب نزلت فی المکان و بودن مصدر دخلت مثل خرجت بر وزن فعول کہ اکثر از مصادر لازم بر ہمین وزن می آید لازم بودن او را ترجیح مید ہد لہذا بر مذہب اصح ما بعد دخلت منصوب بنا بر ظرفیت خواہد بود و انتصاب الشام در مثل ذہبت الشام بالاتفاق بنا بر ظرفیت ست زیرا کہ ذہبت لازم ست کذا فی الرضی ۱۲ ۵۵ قولہ و ہو ما لا یکون منصوبا آہ منصوب بودن تمامی ظروف زمان و از ظروف مکان ظرف مکان مبہم بتقدیر فی این کہ چون ظرف زمان محدود بسبب شرکت او در ظرف زمان بودن ظرف زمان مبہم محمول ست و ظرف مکان مبہم لعلت اینکہ با زمان مبہم در وصف ابہام مشترک ست باقی ماند ظرف مکان محدود و حمل کردن او بجہت اختلاف ذات و وصف بر زمان مبہم ممکن نیست با وجود شرکت در ذات بر مکان مبہم محمول نہ گشت زیرا کہ ظرف مکان مبہم خود بر ظرف زمان مبہم محمول گردیدہ پس اگر مکان محدود را بر وی حمل نمایند استعارت از مستعیر و سوال از فقیر لازم آید و آن خالی از استہجان نیست ۱۲ دایہ ۵۶ قولہ ضربتہ تادیبا آہ بدانکہ مفعول لہ علت غائیہ فعل یعنی سبب فعل فاعل میباشد و فعل گاہے در خارج سبب حصول او بود چنانکہ در مثال مذکور و گاہے نہ چنانکہ در قعدت عن الحرب جبنا چہ قعود در خارج سبب جبن نیست ۱۲ عبدالرحمن ۵۷ قولہ قعدت عن الحرب جبنا مثال مفعول لہ است کہ فعل سبب بودن او واقع شدہ سوال بجائے قعدت عن الحرب جبنا اگر عارف بر شجاعۃ گفتے احسن بودی زیرا کہ مقام منازعت با زجاج و اظہار جلادت ست جواب آوردن این مثال مقرون بذکر زجاج مقصود تنبیہ است بر توہین مذہب زجاج باین تقریر کہ نشستم از استیفای نظر در مفعول لہ

۵۴ بجانب ترجیح نصب ہمگنان رفتہ اند لا ترد مصنف نصب متعین ست وبس ۱۲ درایہ ۵۵ قولہ مالک وزیداً آہ وجہ عدم جواز عطف دریں ہر دو مثال اینکہ عطف بر ضمیر مجرور بدون اعادۂ جار درست نیست وانیجا جار باز نیاوردہ شد سوال عطف عمرا بر لفظ شان چرا نشد جواب خلاف مقصود میگشت زیراکہ دریں ہنگام معنی شانک ونفس عمرو میگوید وسائل از شان ہر دو می پرسد نہ از شان یکے ونفس دیگرے ہاز آوردن دو مثال تنبیہ است بر وجود فصل از حرف استفہام باجار مجرور واز حرف استفہام باسم ۱۲ درایہ ۵۶ قولہ فصل ۔ بدانکہ نحویان منصوبا

تادیباً وجبنت جبناً فصل المفعول معہ ھو ما یذکر بعد الواو بمعنی مع لمصاحبۃ معمول الفعل نحو جاء البرد والجبات وجئت انا وزیداً ای مع الجبات ومع زید فان کان الفعل لفظا وجاز العطف یجوز فیہ الوجہان النصب والرفع نحو جئت انا وزیداً وزید وان لم یجز العطف تعین النصب نحو جئت وزیداً وان کان الفعل معنی وجاز العطف تعین العطف نحو ما لزید وعمرو وان لم یجز العطف تعین النصب نحو مالک وزیداً وما شانک وعمراً لان المعنی ما تصنع فصل الحال لفظ یدل علی بیان ھیأۃ الفاعل او المفعول بہ او

۱؎ قولہ لمصاحبۃ آہ مراد از مصاحبت مشارکت مفعول معہ است با معمول فعل در وقت واحد پس زید در سرت منفرد مشارک متکلم ست در سیر در یکوقت یعنی سیر ہر دو متکلم واقع شدہ در سرت انا وزید بعطف زید در سیر مشارک متکلم ست لیکن بودن ہر دو سیر در یک وقت لازم نیست کما فی الرضی ۱۲ ۵۳ قولہ معمول الفعل یعنی آں معمول خواہ فاعل باشد مثل جاء البرد والجبات خواہ مفعول مثل کفاک وزیداً درہم ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ تعین العطف زیراکہ بر عمل عامل معنوی بغیر حاجت ضرورت دیگر عمل نخواہد شد وزمخشری گفتہ کہ عطف مختار ست متعین نیست

و در عطف لکل حاجتہ ۱۲

بادو قسم ساختند اصل وملحق مفاعیل پنجگانہ اصل ہستند وسوائے او ملحق سوال فعل نسبت بمفعول لہ ومعہ سوائے حال زیادہ تر حاجتمندی باشد زیراکہ بسیاری از افعال بدون مصاحبت وعلت میباشد وفعلے از احوال خالی نخواہد بود پس عکس مناسب باشد جواب حال اگرچہ از لوازم فعل ست لیکن تعلق او بذات فعل نیست بلکہ باعتبار ایں کہ او ہیأت فاعل ست یا مفعول پس فعل باعتبار ذات بجانب او محتاج نیست بخلاف مفعول لہ ومفعول معہ کہ ایشاں تعلق بذات فعل دارند چہ اول علت فعل ست وثانی مصاحب معمول فعل پس اصل منصوبات باشند ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ الحال بجہت استلزام حال نصب را بسبب بودن او قریبۃ سوئے فعل بر تمیز مقدم شد ۱۲ ۵۸ قولہ ہیأۃ از تمیز احتراز شد زیراکہ تمیز بہ بیان ذات فاعل وقت صدور فعل از و دلالت می نماید واز صفت منعوت نیز زیراچہ او ذات منعوت را مطلقاً بیان می کند وہیأت یعنی حالت خواہ بحسب تحقیق بودن آں حال محقق خواہ بود وخواہ باعتبار تقدیر وفرض وآں حال مقدرہ باشد مثل فادخلوھا خالدین یعنی سکونت دائمی در بہشت برائے مومناں وقت در آمدن شان دران مقدر ومفروض ست ۱۲ درایہ دعبد الرحمن ۵۹ قولہ الفاعل آہ ۔ فاعل ومفعول حقیقی باشند خواہ حکمی پس ایراد نخواہد شد بمثل

جئت انا وزیداً کہ درین ہر دو مثال ضربت الضرب شدیدا چہ اول بسبب مصاحبت با فاعل فاعل حکمی ست وثانی بجہت بودن کلام در معنی احدثت الضرب مفعول حکمی ست وہمچنیں حال از مضاف الیہ کہ مضاف فاعل یا مفعول باشد بہ در تقدیر حذف مضاف و آوردن مضاف الیہ بجائے او در معنی مثلے ردند مثل بل ملۃ ابراھیم حنیفاً وایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا ۱۲ ۵۰ قولہ المفعول بہ دلالت حال بر مفاعیل دیگر سوائے مفعول بہ درست نیست زیراکہ تنہا نسبت مفعول بفعل بستہ ۱۲ درایہ ۵۱ بنا بر مفعول بہ بودن زیراکہ سوائے او وجہے دیگر نیست ۱۲ وعلہ ۵۲ اہم بجہت تا شناختہ بود

سك ٥١ قوله ومعنى فعل از معنی فعل اسم فاعل واسم مفعول وصفت مشبہ وافعل التفضیل ومصدر وظرف وجار مجرور واسمائے افعال وچیزے کہ از معنی فعل مستنبط شود مثل حرف نداء وحرف تنبیہ واسمائے اشارات وحرف تمنی وحرف ترجی وتشبیہ وغیرہ مراد است ۱۲

سك ٥٢ قوله والحال نكرة ابدا یعنی صورة باشد خواہ معنی اول مثل اخذت المال

كلا اگرچہ باعتبار معنی اخذت كل المال

كليهما نحو جاءني زيدٌ راكبًا وضربتُ زيدًا مشدودًا ولقيتُ

عمرًا راكبينِ وقد يكونُ الفاعلُ معنويًّا نحو زيدٌ في الدارِ

قائمًا الآنَ معناه زيدٌ استقرَّ في الدارِ قائمًا وكذا المفعولُ به

نحو هذا زيدٌ قائمًا فإنّ معنا المشارُ إليه قائمًا هو زيدٌ و

العاملُ في الحالِ فعلٌ أو معنى فعلٍ والحالُ نكرةٌ أبدًا

وذو الحالِ معرفةٌ غالبًا كما رأيتَ في الأمثلةِ المذكورةِ فإن

كان ذو الحالِ نكرةً يجبُ تقديمُ الحالِ عليه نحو جاءني راكبًا

رجلٌ لئلا تلتبسَ بالصفةِ في حالةِ النصبِ في مثلِ قولك

رأيتُ رجلًا راكبًا وقد تكونُ الحالُ جملةً خبريةً نحو جاءني

زيدٌ وغلامُه راكبٌ أو يركبُ غلامُه ومثالُ ما كان عاملُها

معنى الفعلِ نحو هذا زيدٌ قائمًا معنى أنبّهُ وأشيرُ وقد يحذفُ

است وثانی مثل ارسلها العراک ومررت بہ وحدہ وطلبتہ جہدک وکلمتہ فاہ الی فی اے متحرکۃ ومنفردا ومجتہدا ومشافہا ۱۲ سك ٥٣ قوله معرفۃ زیراکہ ذوالحال از روئے معنی محکوم علیہ است پس اصل این ست کہ مثل مبتدا معرفہ باشد ۱۲ سك ٥٤ قوله غالبا یا ظرف ست اے یتعرف ذوالحال فی غالب الاستعمالات یا صفت مصدر یا زمان محذوف ست اے یتعرف ذوالحال معرفۃ غالبا او زمانا غالبا ۱۲ سك ٥٥ قوله فان کان ذوالحال نکرۃ اے نکرۃ محضۃ زیراکہ اگر نکرہ محضہ نباشد بلکہ مخصوص بوصف یا اضافت یا نفی یا استفہام باشد تقدیم واجب نبود مثل مررت برجل عالم قائما ومررت بغلام رجل جالسا شعر لا یرکنن احد الی الاحجام + یوم الوغا متخوفا الحمام + وجاءنی رجل راکبا وہل اتاک فقیر سائلا ۱۲ درایہ سك ٥٦ قوله تقدیم الحال اے المفرد زیراکہ ہرگاہ حال جملہ باشد تقدیم واجب نبود مثل جاءنی رجل وعلی کتفہ سیف ۱۲ درایہ سك ٥٧ قوله وقد تکون الحال جملۃ خبریۃ زیراکہ حال حکم ست واحکام مفرد وجملہ ہر دو می آید ۱۲ سك ٥٨ قوله جملۃ خبریۃ زیراکہ انشائیہ چنانکہ صلہ وصفت نمی آید حال ہم نمی آید ۱۲ درایہ سك ٥٩ قوله نحو جاءنی زید الخ مصنف دو مثال آورد برائے آگاہی برینکہ جملہ کہ حال واقع می شود اسمیہ وفعلیہ ہر دو

بود وآوردن واو در مثال اول نہ در ثانی تنبیہ است برین کہ جملہ اسمیہ ہرگاہ حال آید واو لازم بود ۱۲ ش سك ٦٠ قوله انبہ از بین قول اشارت ست بجانب آنکہ ہر یک از تنبیہ واشارہ در معنی فعلیت مستقل ست ۱۲ ش سك ٦١ قوله وقد یحذف العامل آہ چون جواز حذف ہر سہ قسم عامل حال کہ فعل ومشابہ فعل ومعنی او باشد مقصود مصنف است منادا وقد یحذف الفعل نگفت کہ از وے تخصیص حذف فعل ومشابہ فعل مفہوم می شد وتمثیل ہذا البلال طالعا مثال حذف عامل حال کہ معنی فعل است ۱۲ درایہ سك ٦٢ بجہت بودن جملہ از ذوالحال از روئے معنی ۱۲ ش

العامل لقيام قرينته كما تقول للمسافر سالمًا غانمًا اى ترجع سالمًا غانمًا فصل التمييز هو نكرة تذكر بعد مقدار من عدد او كيل او وزن او مساحة او غير ذلك مما فيه ابهام ترفع ذلك الابهام نحو عندى عشرون درهمًا و قفيزان برًّا و منوان سمنًا و جريبان قطنًا و على التمرة مثلها زبدًا وقد يكون عن غير مقدار نحو هذا خاتم حديدًا و سوار ذهبًا وفيه الخفض اكثر وقد يقع بعد الجملة لرفع الابهام عن نسبتها نحو طاب زيد نفسًا و علمًا او ابًا فصل المستثنى لفظًا يذكر بعد الا و اخواتها ليعلم انه لا ينسب اليه ما نسب الى ما قبلها وهو على قسمين متصل وهو ما اخرج عن متعدد بالا و اخواتها نحو جاءنى القوم

ا۵ قولہ قرینة یعنی وقت موجود بودن قرینہ خواہ حالیہ باشد خواہ مقالیہ مثال اول در کتاب و مثال ثانی کریہ ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامہ بلی قادرین ای نجمعها قادرین ۱۲ ۵۲ قولہ التمیز وتبیین وتفسیر وممیز بکسر تحتانیہ نیز نام دارد و در تمیز چوں اصل نصب ست اگرچہ گاہے بجر وری آید از منصوبات شمردہ شد ۱۲ مایہ ۵۳ قولہ ہو نکرة تمیز معرفہ نمی باشد و ایں مذہب بصریاست زیراکہ مقصود از تمیز کہ رفع ابہام باشد از نکرہ حاصل ست وہماں اصل ست لہذا اگر معرفہ بود تعریف ضائع خواہد بود و کوفیہ تعریف جائز دارند و بصریہ سفہ نفسہ را کہ کوفیہ باو تمسک کردہ اند بر نزع خافض حمل می کنند کذا فی المنہل ۱۲ ۵۴ قولہ ما فیہ ابہام ای ابہام مستقر یعنی ابہام ثابت و راسخ در معنی موضوع لہ ازیں جہت کہ موضوع لہ است اکنوں احتراز شد از جاریہ کہ در مثل رأیت عینا جاریة واقع ست زیراکہ او نکرہ و رافع ابہام است کہ بسبب استعمال باعتبار تعدد موضوع لہ پیدا شدہ نہ ابہام راکہ در موضوع لہ ثابت و راسخ ست ۱۲ شس ۵۵ قولہ وفیہ الخفض اکثر یعنی در تمیز از غیر مقدار جر اکثر ست بہ نسبت نصب زیراکہ در خفض بسبب سقوط تنوین از جہت اضافت باوجود حصول مقصود مثل سابق خفت حاصل می شود خصوصا در غیر مقدار کہ ابہامش مثل مقدار نیست و ایں وقتے ست کہ اسم غیر مقدار بجہت صناعت متغیر شدہ باشد اما وقتے کہ اسم او بسبب صناعت متغیر گردد مثل قطعة ذہب و قلیل فضة کہ درآں بجر خفض جائز نیست کذا فی المنہل ۱۲ ۵۶ قولہ واخواتہا ای اشباہ الا مثل خلا ولیس و لا یکون وغیر و سوی وغیر ذلک ۱۲ ۵۷ قولہ متصل چوں متصل اصل ست بر منقطع مقدم شد ۱۲ ۵۸ قولہ ما اخرج و باقی قلیل باشد یا کثیر یا مساوی ۱۲ ۵۹ قولہ عن متعدد بایں طریق کہ مستثنیٰ قرینہ باشد کہ سائر متعدد مراد نیست حاشیہ ۵ قولہ غانما صفت سالما و یا حال بعد حال ای اتیت سالما غانما ۱۲ حاشیہ ۵ کالمقیاس مثل ما فی السماء قدر راحة ای کف دست ۱۲ سحابا ۱۲ حاشیہ ۵ بالکسر دست برنجن ہندی کنگن ۱۲

سلہ قولہ فی المستثنیٰ منہ۔ خواہ مستثنیٰ از جنس مستثنیٰ منہ باشد مثل جاءنی القوم الا زیدا چنانکہ مراد از قوم جماعت خالی از زید باشد و خواہ از جنس او نباشد مثل جاءنی الخ ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ متصلا الخ چوں اعراب قسم اول شش گونہ باشد در تفصیل ہر یک بقول متصلا الخ شروع نمود ۱۲ درایہ ۵۳ قولہ بعد الا۔ لا بعد اخواتہا مثل غیر و غیر ذلک فانہ یکون بعدہ مخفوضا لا منصوبا کما سیجیٔ ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ فی کلام موجب و در اینجا مراد از کلام موجب کلام تام ست پس مثل قرئ الا الیوم کذا بصیغۂ مجہول و رفع یوم داخل نخواہد شد زیرا کہ مثال مذکور اگرچہ کلام موجب اصطلاحی ست یعنی در و نفی و نہی و استفہام نیست مگر غیر تام ست ۱۲ درایہ ۵۵ قولہ او کان بانا و ردن لفظ کان اشارت ست بآنکہ سابق کہ الا مذکور شد الفا حرف استثنا ست و خلا و غیرہ مختلف فیہ ۱۲ ۵۶ قولہ عند الاکثر زیرا کہ ہر دو فعل ماضی اند فاعل مضمر و مابعد ہر دو مفعول بہ تقدیر نحو جاء القوم خلا بعضہم زیدا و عدا بعضہم زیدا اگرچہ خلا باعتبار اصل خود لازم ست و متعدی نمیشود مگر در استثناء و نزد بعضے ہر دو حرف جر ست کہ مستثنیٰ را جر می دہد ۱۲ شرح یعنی ۵۷ قولہ کان منصوبا اے جمیع اقسام مذکورہ منصوب خواہند شد نصب قسم اول بجہت اینکہ با مفعول بہ در فضلہ بودن مشابہت دارد و نصب مستثنیٰ بعد خلا و عدا نزد اکثر بسبب اینکہ مفعول بہ ہر دو فعل مذکور ست و نصب مفعول بہ واجب و نصب مدخول ما خلا و ما عدا بعلت این کہ ما در ہر دو مصدریہ است و مدخول ما جز فعل نباشد پس خلا و عدا فعل باشند و فاعل ہر دو ضمیر و مستثنیٰ مفعول بہ و ہر دو کلام بنا بر ظرفیت در محل نصب باشند پس معنی جاءنی القوم ما خلا زیدا و ما عدا عمرا وقت خلوہم اے خلو بعضہم من زید و وقت مجاوزتہم اے مجاوزۃ بعضہم عن عمرو لیکن نصب بعد لیس و لا یکون زیرا کہ ہر دو از افعال ناقصہ اند و نصب خبر ہستند پس مابعد اینہا منصوب بنا بر خبر بودن خواہد بود و اسم اینہا در باب استثناء ہمیشہ مضمر باشد ۱۲ ۵۸ قولہ و المستثنیٰ منہ مذکور قید برائے جواز بدل دیگر شرطہاست کہ مصنف ذکر نفرمودہ یکی بودن مستثنیٰ متصل با الا دوم مقدم نبودن بر مستثنیٰ منہ سوم نیاوردن کلام در جواب کلامی کہ استثناء را متضمن ست مثل قام القوم الا زیدا در جواب کسیکہ گوید ما قام القوم الا زیدا زیرا کہ درین جا بقصد مطابقت میان ہر دو کلام نصب بہتر ست چہارم مستثنیٰ متراخی نباشد مثل ما جاءنی احد حین کنت جالسا الا زید ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۹ پس زید از متعدد کہ قوم باشد خارج کردہ شد ۱۲ درایہ ۶۰ در کلام موجب اصطلاحی باشد یا در غیر او ۱۲ ۶۱ مرفوع ست بنا بر بدلیت این وجہ مختار است زیرا کہ مقصود فی الکلام ہمین ست ۱۲ تسہیل

الا زيدًا، ومنقطعٌ وهو المذكور بعد الا واخواتها غير مخرجٍ عن متعددٍ لعدم دخوله في المستثنى منه نحو جاءني القومُ الا حمارًا. واعلموا ان اعراب المستثنى على اربعة اقسامٍ فان كان متصلًا وقع بعد الا في كلامٍ موجبٍ، او منقطعًا كما مر، او مقدمًا على المستثنى منه نحو ما جاءني الا زيدًا احدٌ، او كان بعد خلا وعدا عند الاكثر، او بعد ما خلا وما عدا وليس ولا يكون نحو جاءني القومُ خلا زيدًا الخ كان منصوبًا، وان كان بعد الا في كلامٍ غير موجبٍ وهو كل كلامٍ يكون فيه نفيٌ ونهيٌ واستفهامٌ والمستثنى منه مذكورٌ يجوز فيه الوجهان النصبُ والبدلُ عما قبلها نحو ما جاءني احدٌ الا زيدًا والا زيدٌ، وان كان

مفرغا بان یکون بعد الا فی کلام غیر موجب والمستثنی

منہ غیر مذکور کان اعرابہ بحسب العوامل تقول ما جاءنی

الا زید وما رأیت الا زیدا وما مررت الا بزید وان کان بعد

غیر وسوی وسواء وحاشا عند الاکثر کان مجرورا نحو جاءنی

القوم غیر زید وسوی زید وسواء زید وحاشا زید واعلم

ان اعراب غیر کاعراب المستثنی بالا تقول جاءنی القوم غیر زید

وغیر حمار وما جاءنی غیر زید القوم وما جاءنی احد غیر زید

وغیر زید وما جاءنی غیر زید وما رأیت غیر زید وما مررت بغیر

زید واعلم ان لفظة غیر موضوعة للصفة وقد تستعمل

للاستثناء کما ان لفظة الا موضوعة للاستثناء وقد تستعمل

للصفة کما فی قولہ تعالی لو کان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا

ملہ قولہ اے غیر اللہ وجہ استعمال الا در صفت ایں کہ بر مذہب محققین استثناء از جمع منکر جائز نیست زیرا کہ دراں عموم باں درجہ نیست کہ دراں مستثنیٰ داخل گردد ۱۲ ملہ قولہ وکذلک آہ یعنی چنانکہ در کریمہ سابقہ استعمال الا در صفت ست ہمچنیں در کلمہ طیبہ نیز وجہش اینکہ ہر دو قسم استثناء دریں کلمہ متعذر ست متصل بسبب ایں کہ اناالہ بحق مراد باشد تا کہ اللہ دراں داخل بود پس اناں استثناء کردہ اند دریں صورت تعدد لازم آید و توحید حاصل نمی شود و منقطع بعلت ایں کہ انا لا آلہ باطلہ مراد باشد پس از نفی باطلہ نفی محقق لازم نیاید و توحید

مطلوب از دست رود ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ملہ قولہ نحو کان القائم زید۔ وایں وقتی ست کہ در ہر دو بایکے اعراب لفظی باشد مثل کان ہذا زید و ہرگاہ در ہر دو اعراب تقدیری باشد مثل کانت الحبلی السکری اول برائے اسمیت باشد و ثانی برائے خبریت بانکہ خبر کان فصل ماضی نبود کہ کان خود بداں دلالت میکند مگر وقت بودن قد مثل کان قد قعد یا وقت بودن او شرط مثل ان کان قیعد قد من دبر ۱۲ درایہ ملہ قولہ المنصوب بلا التی آہ فرق میان لائے نفی جنس و لا بمعنی لیس ایں کہ اول برائے نفی ماہیت باشد و ثانی برائے نفی فردے از ماہیت مثلاً ہرگاہ گوئی لا رجل فی الدار بلائے نفی جنس معنی آں نیست جنس مرد در خانہ وایں قول ہنگام نبودن یک مرد و یا دو مرد و یا سہ مرد و یا زیادہ ازاں در خانہ صحیح خواہد بود بخلاف لا رجل فی الدار بلا بمعنی لیس زیرا کہ معنی آں نیست یک مرد در خانہ دریں ہنگام بودن دو مرد یا سہ مرد یا زیادہ ازاں در خانہ صحیح باشد ۱۲ غ ملہ قولہ فان کان بعد لا۔ چوں از تعریف منصوب بلا فارغ شد در فوائد قیود مذکورہ در تعریف شروع نمود و گفت فان کان بعد لا الخ ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ملہ قولہ وان کان معرفۃ او نکرۃ الخ مصنفؒ اگر لفظ نکرہ بیان نیفزودی سوائے اختصار شش صورت را شامل بودی و منیش چنیں شدی یعنی اگر مسند الیہ

اي غيرُ اللّٰه وكذلك قولُه لا اله الا اللّٰه فصلٌ خبرُ كانَ واخواتِها هو المسندُ بعدَ دخولِها نحو كانَ زيدٌ قائمًا وحكمُه كحكمِ خبرِ المبتدأ الا انه يجوز تقديمُه على اسمِها مع كونِه معرفةً بخلافِ خبرِ المبتدأ نحو كانَ القائمَ زيدٌ فصلٌ اسمُ انَّ واخواتِها هو المسندُ اليه بعدَ دخولِها نحو انَّ زيدًا قائمٌ فصلٌ المنصوبُ بلا التي لنفي الجنسِ هو المسندُ اليه بعدَ دخولِها يليها نكرةً مضافًا نحو لا غلامَ رجلٍ في الدارِ او مشابهًا لها نحو لا عشرين درهمًا في الكيسِ فان كانَ بعدَ لا نكرةٌ مفردةٌ تُبنى على الفتحِ نحو لا رجلَ في الدارِ وان كانَ معرفةً او نكرةً مفصولًا بينه وبين لا كانَ مرفوعًا ويجب تكريرُ لا مع اسمٍ آخرَ تقول لا زيدٌ

مثال نکرہ مفردہ ۱۲

غیر مفصول معرفہ باشد یا مفصول بود و بریں تقدیر معرفہ بود خواہ نکرہ و بر ہر دو تقدیر معرفہ باشد خواہ نکرہ رفع و تکریر واجب بود مثل لا زید و غلام فی الدار ولا عمرو ولا فی الدار زید و غلام ولا عمرو ولا فی الدار رجل و غلام رجل ولا امراۃ لیکن بنظر سہولت تعلیم و تعلم و اظہریت مثال معرفہ غیر مفصولہ و نکرہ مفصولہ لفظ نکرہ ایراد نمود و بر تحریر دو مثال اظہر کفایت فرمود ۱۲ لکاتبہ اللّٰہم اغفر لہ ملہ ایں جملہ حال ست از ضمیر مجرور کہ در الیہ است و نکرہ مضافہ حال بعد حال ۱۲

۵۲ قولہ فی مثل لا حول الخ یعنی در ترکیبے کہ اگر باشد بتکرار بر سبیل عطف و ما بعد ہر دو نکرہ بغیر فصل بود دراں پنج وجہ باعتبار لفظ جائز ست و تقدیرش لا حول لنا عن المعاصی الا بعصمۃ اللہ ولا قوۃ لنا علی الطاعۃ الا بعون اللہ و توفیقہ و معنی آں نیست برگشتن از گناہ ما را و نیست توانائی ما را بر بندگی مگر بہ نگاہ داشتن خدا و توفیق او تعالیٰ ۱۲ ۵۳ قولہ فتحہما الخ یعنی اول فتح ہر دو بنا بر آنکہ ہر دو جا برائے نفی جنس باشد و لا قوۃ معطوف بر لا حول بعطف مفرد بر مفرد و خبر ہر دو محذوف لا حول ولا قوۃ موجودان الا باللہ ۱۲ حاشیہ ۵۴ قولہ ورفعہما ای الثانی رفعہما الخ

فی الدار ولا عمرو ولا فیہا رجل ولا امرأۃ ویجوز فی مثل
لا حول ولا قوۃ الا باللہ خمسۃ اوجہ فتحہما ورفعہما و
فتح الاول ونصب الثانی وفتح الاول ورفع الثانی ورفع
الاول وفتح الثانی وقد یحذف اسم لا لقرینۃ نحو لا علیک
ای لا باس علیک فصل خبر ما ولا المشبہتین
بلیس ہو المسند بعد دخولہما نحو ما زید قائما ولا رجل
حاضرا وان وقع الخبر بعد الا نحو ما زید الا قائم او تقدم الخبر
علی الاسم نحو ما قائم زید او زیدت ان بعد ما نحو
ما ان زید قائم بطل العمل کما رأیت فی الامثلۃ
وہذہ لغۃ اہل الحجاز اما بنو تمیم فلا یعملونہما
اصلا قال الشاعر عن لسان بنی تمیم شعر

حول مبتدا و لا قوۃ عطف بر او از قبیل عطف جملہ بر جملہ و باللہ خبر او بسبب استثنا از خبر جملہ ثانیہ خبر جملہ اولی محذوف ست یا عطف مفرد بر مفرد و خبر ہر دو محذوف اے موجودان و بریں ہر دو تقدیر اعمال لا خواہد بود ۱۲ ۵۵ قولہ وفتح الاول ونصب الثانی اے الثالث فتح الاول آں زیرا کہ لائے اول برائے نفی جنس و ثانی زائدہ برائے تاکید نفی او ثانی معطوف بر اول پس ثانی منصوب گردید بسبب محمول بودن ثانی بر لفظ اول بجہت مشابہت حرکت ثانی حرکت اعراب را جائز ست برائے ہر دو یک خبر مقدر نمود شود و نیز برائے ہر یک خبر جداگانہ ۱۲ ۵۵ قولہ وفتح الاول الخ اے الرابع فتح الاول زیرا کہ لائے اول برائے نفی جنس و ثانی زائدہ است و ثانی معطوف ست بر محل اول زیرا کہ مرفوع بابتدا ست و از قبیل عطف مفرد بر مفرد و برائے ہر دو یک خبر مقدر خواہند کرد یا عطف جملہ بر جملہ پس برائے ہر دو خبر جداگانہ مقدر خواہند بود ۵۶ ۱۲ قولہ ورفع الاول اے الخامس رفع آں زیرا کہ لائے اول بمعنی لیس آں ضعیف ست چہ عمل لا بمعنی لیس قلیل ست و لائے ثانیہ برائے نفی جنس و جائز ست رفع اول بنا بر الغائے عمل بتکرار لا پس بنا بر توجیہ اول تعیین ست بعطف جملہ بر جملہ اے لا حول الا باللہ ولا قوۃ الا باللہ و بنا بر توجیہ ثانی احتمال دارد کہ از قبیل عطف مفرد بر مفرد خواہد بود یا از قبیل عطف جملہ بر جملہ ۱۲ ۵۷ قولہ لا علیک ۔ و قرینہ در ینجا آمدن لا بر حرف ست و ایں کلام گفتہ می شود برائے تسلی کسیکہ از چیزے ترسناک باشد ۱۲ ۵۸ قولہ او تقدم الخبر الخ مالیس بظرف علی الاسم المتقدم علی الخبر نحو ما عمرو زید ضارب بخلاف ما اذا کان ظرفا نحو قولہ تعالیٰ فما منکم من احد عنہ حاجزین ۱۲ ۵۹ قولہ ان بعد ما ۔ نزد بصریہ ان زائدہ ست و نزد کوفیہ نافیہ برائے تاکید نفی و رنہ نفی بر نفی اثبات می شود ۱۲ ۶۰ قولہ بطل العمل ای عمل اور صورت اول بجہت بطلان مشابہت بالیس بسبب انتقاض نفی بالا و در ثانی بسبب ضعف ہر دو عامل پس در حالت تعرف عمل نہ خواہد کرد

در مسند پس ماست برفع خوانده عمل را در اں ثابت نداشت ۱۲ ابو سعید و بعضے فاعل انتساب را بمعنی میل و رجوع حمل کنند پس معنی این است رجوع کن سوئے من برائے وصال واز فراق هلاکش زیراکه قتل نفس ناحق حرام ست جواب داد ما قتل المحب آه یعنی اگر در محبت کشته خواهی شد بر من گناہے نیست چراکه بسیارے از دوستاں در محبت کشته می شوند ۱۲ درایه شرح هدایة النحو و آیں شعر در بحر کامل مضمر مقطوع است ارکانش متفاعلن مستفعلن متفاعلن مستفعلن فعلاتن انتسب بوقف و حرام باشباع ضمه میم خواهد بود صحیح موافقاً لقواعد العروض و مطابقاً لما نقله بعض الثقات عن استاذه المولوی اوحد الدین البلگرامی رحمة الله علیه

وَمُهَفْهَفٍ كَالْغُصْنِ قُلْتُ لَهُ انْتَسِبْ ۰ فَاَجَابَ مَا قَتْلُ الْمُحِبِّ

حَرَامٌ ۰ بِرَفْعِ حَرَامٌ اَلْمَقْصَدُ الثَّالِثُ فِي الْمَجْرُوْرَاتِ اَلْاَسْمَاءُ

الْمَجْرُوْرَةُ هِيَ الْمُضَافُ اِلَيْهِ فَقَطْ وَهُوَ كُلُّ اسْمٍ نُسِبَ اِلَيْهِ شَيْءٌ بِوَاسِطَةِ

حَرْفِ الْجَرِّ لَفْظًا نَحْوُ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَيُعَبَّرُ عَنْ هٰذَا التَّرْكِيْبِ فِي الْاِصْطِلَاحِ

بِاَنَّهُ جَارٌّ وَمَجْرُوْرٌ اَوْ تَقْدِيْرًا نَحْوُ غُلَامُ زَيْدٍ تَقْدِيْرُهُ غُلَامٌ لِزَيْدٍ

وَيُعَبَّرُ عَنْهُ فِي الْاِصْطِلَاحِ بِاَنَّهُ مُضَافٌ وَمُضَافٌ اِلَيْهِ وَيَجِبُ

تَجْرِيْدُ الْمُضَافِ عَنِ التَّنْوِيْنِ اَوْ مَا يَقُوْمُ مَقَامَهُ وَهُوَ نُوْنُ التَّثْنِيَةِ

وَالْجَمْعِ نَحْوُ جَاءَنِيْ غُلَامُ زَيْدٍ وَغُلَامَا زَيْدٍ وَمُسْلِمُوْ مِصْرَ وَاعْلَمْ

اَنَّ الْاِضَافَةَ عَلٰى قِسْمَيْنِ مَعْنَوِيَّةٍ وَلَفْظِيَّةٍ اَمَّا الْمَعْنَوِيَّةُ فَهِيَ

قوله الاسماء المجرورة ای الاصلیه پس ایراد نخواهد شد کبحسب باللّٰه و بحسبک درهم و ما جاءنی من احد بایں که اینها مجرور هستند و بسوئے ایشاں چیزے بواسطه حرف جر منسوب نیست زیراکه اینها ملحق بمجرورات هستند و کلام مصنف در مجرورات اصلیه است ۱۲ ۔ ۵۳ قوله کل اسم خواه حقیقة باشد خواه حکماً کنون جمله که مضاف الیها باشند داخل مانند مثل یوم ینفع الصادقین صدقهم ۱۲ ارش ۵۴ قوله جار و مجرور. زدنی از محققین نقل کرده که سیبویه مجرور حرف جر لفظاً را مضاف الیه نام نهاد و آں خلاف اصطلاح مشهور است زیراکه از مضاف الیه مجرور بحرف جر تقدیری مراد باشد لیکن از روئے لغت درست ست زیراکه بسمے مجرور بواسطه حرف فعل مضاف ست دلیس ۱۲ درایه ۵۵ قوله تجرید المضاف تجرید حقیقة باشد یا حکماً مثل الحسن الوجه زیراکه ضمیر مضاف الیه فاعل که قائم مقام تنوین ست بسبب اضافت محذوف شد ۱۲ درایه ۵۶ قوله عن التنوین. تنوین لفظاً باشد یا تقدیراً مثل حواج بیت الله که تنوین حواج تقدیری ست ۱۲ درایه ۵۷ قوله و اعلم آه چوں از تعریف مضاف الیه دو قسم بودن اضافت معلوم شد یکے آں که در وے حرف جر ملفوظ باشد دوم آنکه در وے حرف جر مقدر بود و بحث قسم اول قلیل بود و قسم ثانی کثیر لهذا بیان قسم اول را موقوف بر بحث حرف داشت و بیان قسم ثانی را شروع نموده ۱۲ درایه ۵۸ قوله معنویة. منسوب بمعنی زیراکه ایں اضافت معنے که تعریف یا تخصیص باشد در مضاف افادت می نماید حقیقة نیز نام وارد بہمیں جهت بر لفظیه مقدم آورد که آں غیر حقیقیة است ۱۲ درایه ۵۹ قوله فهی ان یکون المضاف آه. و شرط تنکیر مضاف ست و هرگاه معرفه باشد پس اگر معرف باللام بود لام محذوف می شود و اگر علم باشد نکره می کنند بایں طریق که مضاف یکے از مجموع آں کسانے ست که بایں نام نامیده شده اند وجه تنکیر مضاف اینکه معرفه اگر بجانب نکره مضاف شود طلب اوفی کخصیص باشد باوصف م

۵۱ قوله و مهفهف آه و او بمعنی رب مهفهف باریک میان و سبکوای جلد و چالاک هندی پھرتیلا انتسب امر از انتساب نسبت داشتن قتل کشتن محب اسم فاعل از احباب بکسر اول دوست داشتن و برگزیدن و حرام ناشائسته و ناروا و معنی بیت ایں که بعضے از باریک میان و چالاک مانند شاخ که عبارت از محبوب ست گفتم برائے او نسبت بنه یعنی بیان کن نژاد خود را جواب داد که نزد من کشتن عاشق ناشائست و ناروا باشد یعنی از معشو قائم که ایشاں روا دارند قتل عاشق را و ضمنا نژاد خود را بیان کرد که از بنی تمیم است چه حرام نام

ان يكون المضاف غير صفة مضافة الى معمولها وهي اما بمعنى اللام نحو غلام زيد او بمعنى من نحو خاتم فضة او بمعنى في نحو صلوة الليل فائدة هذه الاضافة تعريف المضاف ان اضيف الى معرفة كما مر او تخصيص ان اضيف الى نكرة كغلام رجل واما اللفظية فهي ان يكون المضاف صفة مضافة الى معمولها وهي في تقدير الانفصال نحو ضارب زيد و حسن الوجه وفائدتها تخفيف في اللفظ فقط واعلم انك اذا اضفت الاسم الصحيح او الجاري مجرى الصحيح الى ياء المتكلم كسرت اخره واسكنت الياء او فتحتها كغلامي ودلوي وظبيي وان كان اخر الاسم الفا تثبت كعصاي ورحاي خلافا للهذيل كعصي ورحي وان كان اخر الاسم

۴ زیراکه در بعض ما الحرکة اصل نوع ست ۱۲

ـــــــــــــــ

سلـ قوله غير صفة مضافة الى معمولها اشارت ست بایں که مضاف یا صفت نباشد بلکه اسم جامد باشد مثل غلام زید یا صفت باشد لیکن مضاف سوئے غیر معمول خود باشد مثل کریم البلد بلد معمول کریم نیست زیراکه کرم البلد گفتن درست نیست بل کرم من البلد گفته می شود ۱۲ حاشیه سلـ قوله اما بمعنی اللام آه ـ حاصل آں که مضاف الیه یا مباین مضاف ست یا نه برتقدیر اول اگر برائے مضاف ظرف ست اضافت بمعنی فی باشد ورنه بمعنی لام و برتقدیر ثانی یا مساوی مضاف ست مثل لیث اسد یا اعم مطلق مثل احد الیوم که یوم شامل ست ایام را که غیر یوم احد ست بریں هر دو تقدیر اضافت ممتنع ست و یا اخص مطلق ست مثل یوم الاحد که مراد از احد الیوم الاحد ست و علم الفقه و شجر الاراک دریں هنگام نیز ایں اضافت بمعنی لام باشد و یا اخص من وجه بریں تقدیر اگر مضاف الیه اصل برائے مضاف است اضافت بمعنی من باشد ورنه نیز بمعنی لام بود پس اضافت خاتم بجانب فضه بمعنی من ست و اضافت فضه بجانب خاتم بمعنی لام چنانکه گفته می شود فضة خاتمک خیر من فضة خاتمی ۱۲ شرح جامی سلـ قوله تعریف المضاف الخ مگر اسمائیکه توغل در ابهام دارند چوں مثل و غیر و نظیر و شبه و سوی اگرچه بجانب معرفه مضاف باضافت معنوی شوند نکره باشند و همیں جهت وقت اضافت بریها دخول لام ممنوع نیست آرے اگر مضاف بمماثلت یا مغایرت یا مشابهت با مضاف الیه شهرت داشته باشد معرفه باشد ۱۲ کذا فی المنهل سلـ قوله فی تقدیر الانفصال زیراکه اینجا هرچه از روئے لفظ مجرور ست باعتبار معنی مرفوع ست یا منصوب ۱۲ سلـ قوله فی اللفظ اشارت ست بتعمیم تخفیف ست اے تخفیف در لفظ مضاف باشد و آں یا در لفظ مضاف باشد فقط مثل حذف تنوین از لفظ ضارب در ضارب زید و سقوط نون از ضاربان و ضاربو در ضارب عمرو یا در لفظ مضاف الیه فقط مثل حذف ضمیر از لفظ الغلام و استتار او در لفظ قائم در ترکیب القائم الغلام و یا در مضاف و مضاف الیه هر دو مثل حذف تنوین از لفظ قائم و حذف ضمیر از لفظ غلام و استتار آں در قائم در ترکیب زید قائم الغلام ۱۲ سلـ قوله وان کان الی آخر النسخة ایں عبارت در نسخ متعدده بنظر آمده لیکن صاحب یوسفیه و درایه در شرح نیاورده ۱۲ سلـ در آنکه مضاف الیه جنس مظروف نباشد ۱۲ ای اسم فاعل و اسم مفعول و صفت مشبهه ۱۲ سلـ قوله اسکنت الیاء در تقدیم قوله اسکنت الیاء اشارت ست بدانکه مختار مصنف سکون ست ۱۲ ایضاً قوله فتح ۱۲

مو یائے ثانیہ و اخو دہی تاکہ التقائے ساکنین لازم نیاید ۱۲ ﺳﮧ قوله الآن ظرف دہر نہ غیر متمکن ست و تعریف آں بالف و لام نیست زیرا کہ شراکت ندارد و معنی آں اکنوں ۱۲ منتہی الارب ﺳﮧ قوله قول بصیغۂ واحد مؤنث غائب زیرا کہ اضافت حم بجانب ضمیر [illegible] و ابی دہنی مثل یدی و دمی بغیر رد محذوف بگردانیدن او نسیا منسیا و برد در اخی و ابی برد لام نمل کہ واو باشد اجازت داده واو را باکرده و یا واو در یا ادغام نموده و آں ابن حاجب در شرح خود جواب داده بایں طریق کہ ایں خلاف قیاس و خلاف استعمال فصحاست و وجہ تقدیم ذکر اخ بر اب اینکہ حاجت اضافت اخ سوئے یائے متکلم زیاده است بہ نسبت غیر او سوئے ﺳﮧ قوله عند الاکثر و ہماں افصح ست زیرا کہ تبدیل واو بمیم در حالت افراد بنا بر ضرورت ست و آں در حالت اضافت مفقود زیرا کہ اصل فمی فوہ بسکون واو بسبب خفائے خود محذوف شد تا اگر واو بمیم بدل نگردد بسبب تحرک و انفتاح ماقبل بالف منقلب شود و بجہت التقائے ساکنین ساقط گردد و بقائے اسم متمکن بر یک حرف لازم آید و ایں وجہ در حالت اضافت موجود نیست زیرا کہ بعد حذف ہر گاہ بجانب یائے متکلم مضاف گردد نزد قومی مبنی باشد و مضاف باعراب تقدیری و نزد قوم دیگر بر حرف واحد نخواہد ماند زیرا کہ موجب حذف واو کہ التقائے ساکنین باشد موجود نیست و چوں وقت اضافت بجانب یائے متکلم محذوف گشت عوض شد لفظ فمی قلب واو بیا و ادغام یا در یا واجب گردید ۱۲ ﺳﮧ قوله لا یضاف الخ بل یضاف الی اسم الجنس اما چرا کہ ذو موضوع ست برائے آنکہ اسم جنس را بواسطۂ او صفت اسمائے نکرہ گردانند مثلاً وقتیکہ مال را صفت چیزے بیارند خواہند گفت جاءنی رجل ذو مال و وجہ تخصیص ذکر مضمر ایں کہ چوں ایں اسماء وقت اضافت سوئے ضمیر متکلم حکم خاص دارند تصریح ایں معنی کہ ایں اسم سوئے ضمیر اصلاً مضاف نمی شود لازم افتاد ۱۲ ﺳﮧ قوله انما یعرف آه

يَاءً مَكْسُوراً مَا قَبْلَهَا أُدْغِمَتِ الْيَاءُ فِي الْيَاءِ وَفُتِحَتِ الْيَاءُ الثَّانِيَةُ

لِئَلَّا يَلْتَقِيَ السَّاكِنَانِ تَقُولُ فِي قَاضِيَّ وَإِنْ كَانَ

آخِرُهُ وَاواً مَضْمُوماً مَا قَبْلَهَا قَلَبْتَهَا يَاءً وَعَمِلْتَ كَمَا عَمِلْتَ

الْآنَ تَقُولُ جَاءَنِي مُسْلِمِيَّ وَفِي الْأَسْمَاءِ السِّتَّةِ مُضَافَةً إِلَى يَاءِ

الْمُتَكَلِّمِ تَقُولُ أَخِي وَأَبِي وَحَمِي وَهَنِي وَفِيَّ عِنْدَ الْأَكْثَرِ وَفَمِي عِنْدَ

قَوْمٍ وَذُو لَا يُضَافُ إِلَى مُضْمَرٍ أَصْلاً وَقَوْلُ الْقَائِلِ شِعْر

إِنَّمَا يَعْرِفُ ذَا الْفَضْلِ مِنَ النَّاسِ ذَوُوهُ ❊ شَاذٌّ وَإِذَا قَطَعْتَ

هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ عَنِ الْإِضَافَةِ قُلْتَ أَخٌ وَأَبٌ وَحَمٌ وَهَنٌ وَفَمٌ

وَذُو لَا يُقْطَعُ عَنِ الْإِضَافَةِ الْبَتَّةَ هٰذَا كُلُّهُ بِتَقْدِيرِ حَرْفِ الْجَرِّ

أَمَّا مَا يُذْكَرُ فِيهِ حَرْفُ الْجَرِّ لَفْظاً فَسَيَأْتِيكَ فِي الْقِسْمِ الثَّالِثِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

ﻟﮧ قوله قاضی ــ وجہ باز آمدن یائے محذوفہ اینکہ چوں امر آنکہ التقائے ساکنین یعنی یا و تنوین باشد بجہت سقوط تنوین بسبب اضافت مرتفع شد یائے محذوفہ باز آمد ۱۲ ﺳﮧ قوله کما عملت اے یا در یا ادغام کنی ۱۲

ایں شعر مطابق قول مشہور ست ع قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری ❊ و اللّٰهم صل علی محمد و ذویہ مثل قول قائل ست و آں کہ در کلام بعض متأخرین واقع ست و آں اللّٰهم صلی علی نبیہ محمد و آلہ و ذویہ باشد اقتباس ست از دعائے ماثورہ ۱۲ ﺳﮧ قوله اخ و اب الخ یعنی وقتیکہ بریدی ایں اسمائے پنجگانہ را از اضافت گفتی اخ و اب آه بحذف لام و نہاده گردانیدی اعراب را بر عین فعل و نہاد ایں بحث غیر مضاف ست بر سبیل استطراد و تبعیت مذکور شد ۱۲ ﺳﮧ قوله و ذو لا یقطع عن الاضافة البتة زیرا کہ وضعاً اضافت سوئے اسم جنس ظاہر لازم ست چنانکہ سابق مذکور شد ۱۲ ہدایہ شرح ہدایۃ النحو

الخاتمة في التوابع اعلم ان التي مرت من الاسماء المعربة كان اعرابها بالاصالة بان دخلها العوامل من المرفوعات والمنصوبات والمجرورات فقد يكون اعراب الاسم بتبعية ما قبله ويسمى التابع لانه يتبع ما قبله في الاعراب وهو كل ثان معرب باعراب سابقه من جهة واحدة والتوابع خمسة اقسام النعت والعطف بالحروف والتاكيد والبدل وعطف البيان

فصل النعت تابع يدل على معنى في متبوعه نحو جاءني رجل عالم او في متعلق متبوعه نحو جاءني رجل عالم ابوه ويسمى صفة ايضا والقسم الاول يتبع متبوعه في عشرة اشياء في الاعراب والتعريف والتنكير والافراد والتثنية والجمع والتذكير والتانيث نحو جاءني رجل عالم ورجلان عالمان ورجال عالمون وزيد العالم وامرأة عالمة

---

۵۱ قوله الخاتمة بر گاہ مصنف از بیان مقاصد ثلثہ کہ مشتمل بر بیان اعراب معربات بالاصالت بود فراغ یافت در بیان اعراب بالتبعیہ معربات شروع ساخت وگفت الخاتمة آه ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۲ قوله دخلها اے دخلت العوامل علی نفس تلک الاسماء من غیر واسطة ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۳ قوله من المرفوعات آه بیان للاسماء المعربة التی ہی مرجع الضمیر المنصوب فی دخلها ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۴ قوله وہو کل ثان لفظ ثانی اینجا برائے بیان حال ست نہ برائے تعریض پس لا یرد کہ خواہد شد باین کہ صفت ثانیہ وثالثہ از تعریف خارج شد زیرا کہ ہر یک در مرتبہ ثانی ست وبرائے داخل کردن نعوت مذکورہ بتاویل گرفتن ثانی بمعنی متاخر حاجت نخواہد افتاد بلکہ نقضے کہ بتقدیم معطوف بواو وفا وثم واو بر معطوف علیہ بر تاویل مذکور وارد نخواہد شد ۱۲ درایہ ۵۵ قوله من جهة واحدة اے من مقتضی واحد پس رفع عالم در مقام رجل عالم بجہت فاعلیت موصوف اوست نہ بجہت فاعلیت دیگر وہمچنین نصب عالماً در رأیت رجلا عالماً بجہت مفعولیت منعوت اوست نہ مفعولیت دیگر جر عالم در مررت برجل عالم بجہت اضافت موصوف اوست نہ اضافت دیگر وبریں قیاس ست توابع باقیہ از قید جہة واحدة از خبر مبتدا واز مفعول ثانی وثالث باب علمت واعلمت احتراز شد ۱۲ درایہ ۵۶ قوله والتوابع خمسة اقسام وجہ انحصار توابع در اقسام پنجگانہ این کہ تابع یا معنی حکم ست یا نہ اول تاکید ست ثانی یا مبین ست یا نہ اول اگر مشتق باشد نعت ست ورنہ عطف بیان وثانی یا بواسطہ حرف عطف ست عطف بحرف است ورنہ بدل ۱۲ درایہ ۵۷ قوله النعت بسبب بودن نعت شدید المتابعة وکثیر الاستعمال ووافر الفائدة واکثر البیان بر سائر توابع مقدم شد ۱۲ ۵۸ قوله تابع یدل علی معنی فی متبوعه یعنی نعت تابعی ست کہ با متبوع خود بہیئت ترکیبی دلالت کند بحصول معنی در متبوع بدون خصوصیت مادہ واز این قید احتراز شد از توابع باقیہ اعجبنی زید علمہ واعجبنی زید وعلمہ وجاءنی القوم کلہم کہ بدل ومعطوف بحرف وتاکید بالخصوص درین امثلہ بحصول معنی در متبوع دلالت می کنند نہ در ہر مادہ ۱۲ لکاتبہ اللہم اغفر لہ ۵۹ قوله او فی متعلق متبوعه بان قام بالذی بینه وبین متبوعه علاقة اما قرابة نحو جاءنی آه او ملک نحو جاءنی رجل حسن غلامه او مخالطة نحو جاءنی رجل طویل ثوبه او بعیدة نحو جاءنی رجل عالم غلام ابیه او ابو غلام ابیه ۱۲ درایہ ۶۰ قوله فی عشرة اشیاء [illegible]

۴ بود بجهت ایں کہ ہر یک مسند رہا بعید بود پس چنانکہ تذکیر و تانیث نعت تذکیر فاعل بود و تانیث آں وقت تانیث حقیقی پس واز فراد آں وقت بعد ان مثال مظہر مثنی باشد یا مجموع ہمچنیں نعت پس گفتہ شد مررت برجل قائمۃ جاریتہ و بامرأۃ قائم غلامہا و برجلین قائم ابوہما و برجال قائم ابوہم چناں گفتہ می شود قامت جاریۃ و قام غلامہا و قام ابوہما و ذہب الناس ۱۲ غایۃ التحقیق ۵۲ قولہ فقط اسے استفتاد منطوق برائے تاکید حصر ست کہ از قصد انما مستفاد می شود پس وارد نخواہد شد کہ دو ایراد لفظ فقط فائدہ نیست زیرا کہ حصر از کلمہ انما مستفاد است ۱۲ لکا تبہ الحقیر ۵۳ قولہ

وقد یکون للتاکید و گاہے برائے تعمیم باشد مثل کان ذلک فی یوم من الایام و وقت من الاوقات توصیف یوم بایام و وقت باوقات محض برائے تعمیم ست و گاہے برائے ترحم باشد مثل نا زید الفقیر و گاہے برائے کشف ماہیت بود مثل الجسم الطویل العریض العمیق کذا توصیف جسم باین ہرسہ صفات محض برائے کشف ماہیت ست زیرا کہ ہر جسم ہمچنیں می باشد فرق میان صفت کاشفہ و صفت موکدہ ایں کہ اول موضح و مفسر می باشد ثانی مقرر و ثابت کنندہ ۱۲ عبد الرحمن ۵۴ قولہ نفخۃ واحدۃ وحدت ۔ و تا می نفخۃ مفہوم می شد واحدۃ از و تاکید آمد ۱۲ شرح ہدایۃ النحو ۵۵ قولہ بالجملۃ ۔ و یلزم فیہا الضمیر لاجل انہ تلک النکرۃ للربط و ینبغی ان یصرح بہ کما مر و بذلک عند کون الخبر جملۃ ۱۲ دو یوسفیہ ۵۶ قولہ الخبریۃ کہ در حکم نکرہ ست نہ انشائیہ کہ نعت واقع نمی شود مگر بتاویل بعید چنانکہ گوئی جاءنی رجل اضربہ مقول فی حقہ اضربہ مستحق ان یومر بضربہ ۱۲ ۵۷ قولہ والمضمر لا یوصف یعنی ضمیر موصوف نمی شود بصفت اول بجہت ایں کہ بعضے از مضمرات مثل انا و انت در نہایت وضوح اند کہ احتمال ازاں مرفوع ست پس توضیح آنہا تحصیل حاصل باشد برائے اطراد باب باقی ضمائر برانا و انت در وصف مادح و ذام بر وصف موضح محمول گردید سوال ضمائر غائبہ موصوف واقع میشوند مثل لا الہ الا ہو العزیز الحکیم جواب العزیز الحکیم بدل از ضمیر ست نہ صفت جواب دیگر ایں کہ ہو ضمیر نیست بلکہ اسمے ست از اسمائے الٰہی در یں ہنگام ہو بسکون واو خواہد بود زیرا کہ آں از اسمائے الٰہی ست بسکون واو است و ثانی یعنی ضمیر صفت واقع نمی شود آں بجہت ایں کہ بر معنیے کہ در متبوع ست دلالت نمی کند کذا فی عبد الرحمن ۵۸ قولہ کلاہما آں اعتمال معطوف جاء دلی و لکن واحد و اما داد از یں قول خارج شد زیرا کہ بایں حروف مذکور ہر دو از تابع و متبوع یک مقصود بالنسبۃ نمی شود و ہمچنیں جواب ۱۲ داد از بودن متبوع مقصود بالنسبۃ یکے متبوع بطریق توطیہ و تمہید تابع مذکور نمی شود و از بودن تابع مقصود بالنسبۃ ایں کہ تابع مثل ۱۲

وَالْقِسْمُ الثَّانِي اِنَّمَا يَتْبَعُ مَتْبُوْعَهٗ فِي الْخَمْسَةِ الْاُوَلِ فَقَطْ اَعْنِي الْاِعْرَابَ وَالتَّعْرِيْفَ وَالتَّنْكِيْرَ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَفَائِدَةُ النَّعْتِ تَخْصِيْصُ الْمَنْعُوْتِ اِنْ كَانَا نَكِرَتَيْنِ نَحْوُ جَاءَنِي رَجُلٌ عَالِمٌ وَتَوْضِيْحُهٗ اِنْ كَانَا مَعْرِفَتَيْنِ نَحْوُ جَاءَنِي زَيْدُ الْفَاضِلُ وَقَدْ يَكُوْنُ لِمُجَرَّدِ الثَّنَاءِ وَالْمَدْحِ نَحْوُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلذَّمِّ نَحْوُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَدْ يَكُوْنُ لِلتَّاكِيْدِ نَحْوُ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّكِرَةَ تُوْصَفُ بِالْجُمْلَةِ الْخَبَرِيَّةِ نَحْوُ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اَبُوْهُ عَالِمٌ اَوْ قَامَ اَبُوْهُ وَالْمُضْمَرُ لَا يُوْصَفُ وَلَا يُوْصَفُ بِهٖ

فَصْلٌ اَلْعَطْفُ بِالْحُرُوْفِ تَابِعٌ يُنْسَبُ اِلَيْهِ مَا نُسِبَ اِلٰى مَتْبُوْعِهٖ وَكِلَاهُمَا

۵۱ قولہ فی الخمسۃ الاول ۔ در ہر ترکیب از یں اشیاء پنجگانہ دو یافتہ شود یکے از اعراب و دیگر از تعریف و تنکیر ہمچو ۱۲ قولہ فی الخمسۃ الاول و در پنج باقی کہ افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث باشد مطابقت متبوع نمی کند بلکہ مثل فعل ۱۲

۴ فرع بر متبوع نباشد و شکے نیست کہ معطوف علیہ بایں حروف ۔ ۔ مقصود بالنسبۃ ست ۱۲ ش

مقصود ان بتلک النسبة ویسمی عطف النسق وشرطه ان

یکون بینه وبین متبوعه احد حروف العطف وسیاتی

ذکرها فی القسم الثالث ان شاء الله تعالی نحو قام زید و

عمرو واذا عطف علی الضمیر المرفوع المتصل یجب تاکیده

بالضمیر المنفصل نحو ضربت انا وزید الا اذا فصل نحو

ضربت الیوم وزید واذا عطف علی الضمیر المجرور یجب اعادة

حرف الجر نحو مررت بک وبزید واعلم ان المعطوف فی حکم

المعطوف علیه اعنی اذا کان الاول صفة لشیء او خبرا او

صلة او حالا فالثانی کذلک ایضا والضابطة فیه انه

حیث یجوز ان یقام المعطوف مقام المعطوف علیه جاز

العطف وحیث لا فلا والعطف علی معمولی عاملین

سله قوله النسق بفتح سین ماخوذ از قول عرب ثغر نسق که وقت استقامت دندان میگویند وجه مناسبت اینکه توسط حروف عاطفه تابع ومتبوع را باعتبار اعراب مستوی میکرد مانند نسق بسکون سین مصدر نسقت الکلام هرگاه بعض را بر بعض عطف کنی کذا فی الصحاح ۱۲ منہ ودر شرح نحو میر نسق بالتحریک بمعنی ترتیب داده شده و وجه تسمیه این که در تبعا معطوف بعد معطوف علیه در چند مواضع بر ترتیب می آید چنانچه جاء فی زید ثم عمرو یعنی اول زید آمد پس ازان عمرو پس بکر ۱۲ سله قوله المتصل ۱۲ احتراز شد از منفصل که عطف بران بدون تاکید درست ست مثل انا وزید قاه‌بان ۱۲ دعایہ شرح ہدایۃ النحو سله قوله یجب تاکیده الخ زیرا که مرفوع متصل چون بمنزله جزو فعل ست غیر مستقل بنفسه است ومعطوف اسم مستقل ومستقل قوی باشد وغیر مستقل ضعیف اگر بدون تاکید عطف کرده شود عطف قوی بر ضعیف و انحطاط متبوع از تابع وزیادتی تابع بر متبوع لازم آید وآن قبیح ست ۱۲ سله قوله الا اذا فصل الخ بجهت زیادتی در استقلال معطوف از حائل شدن فاصل فی ما بین تابع ومتبوع ترک تاکید جائز شد نه واجب زیرا که گاهے تاکید منفصل با وجود فصل هم می آرند مثل قوله تعالی لنکبکبنا فیها هم والغاوٗن و فاصل عام از ینکه قبل حرف عطف باشد چنانکه گذشت خواه بعد آن چنانکه قول او تعالی ما اشرکنا ولا آباؤنا که لائے زائده بعد حرف عطف فاصل ست ۱۲ درایہ سله قوله یجب اعادة الخ یعنی اعاده جار واجب ست در نثر در حالت اختیار نزد بصریه وجائز ست ترک او وقت اضطرار و وجه وجوب اعادت این که تا عطف مستقل بر جزو کلمه لازم نیاید زیرا چه ضمیر مجرور بسبب شدت اتصال با جار که گاهے منفصل نمیشود مثل جزو جار ست و کوفیه ترک اعادت مطلقا اجازت داده اند واز جری عطف بدون اعادت جار وقت تاکید ضمیر مجرور مروی ست مثل مررت بک نفسک وزید واز قرات حمزة والارحام بجر میم در کریمه واتقوا الله الذی تسائلون به والارحام بر صحیح بودن عطف بدون اعاده خافض برائے کوفیه حجت نیست زیرا که شاذ ست وشاذ اعتماد را نشاید و محتمل که واو برائے قسم باشد ۱۲ منہ و درایہ سله قوله فالثانی کذلک یعنی همچنین هرگاه در معطوف علیه ضمیر واجب باشد در معطوف نیز ضمیر واجب باشد مثل زید قام ابوه و قعد اخوه و رب شاة وسخلتها یا بتقدیر نکره ست اے رب شاة وسخلة لها و یا محمول بر تجارت ضمیر ست مثل ربه رجلا ۱۲ درایہ سله قوله وحیث لا فلا واز ینجاست که رفع در نحو ما زید بقائم ولا قائما ... عمرو واجب میشود در قول ما زید بقائم او قائما ولا ذاهب عمرو بنا بر آنکه خبر مبتدا ست که عمرو باشد و این جمله معطوف بر جمله اولی زیرا چه اگر او را منصوب ... عمرو صحیح گردانند معطوف بر قائم یا قائما خواهد شد خبر از زید خواهد افتاد و آن بجهت نبودن عائد در ذاهب عمرو درست نیست

مُختلفین جائز ان کان المعطوف علیہ مجرورًا مقدمًا والمعطوف کذلک نحو فی الدار زیدٌ والحجرۃِ عمروٌ وفی ھذہ المسئلۃ مذھبان اٰخران وھما ان یجوز مطلقًا عند الفراء ولا یجوز مطلقًا عند سیبویہ

فصل التاکید تابعٌ یدل علی تقریر المتبوع فی ما نُسب الیہ او علی شمول الحکم لکل فردٍ من افراد المتبوع والتاکید علی قسمین لفظی وھو تکریر اللفظ الاول نحو جاءنی زیدٌ زیدٌ وجاء جاء زیدٌ و معنوی وھو بالفاظٍ معدودۃٍ وھی النفس والعین للواحد والمثنی والمجموع باختلاف الصیغۃ والضمیر نحو جاءنی زیدٌ نفسُہ والزیدان انفسُھما او نفساھما والزیدون انفسُھم وکذلک عینُہ واعینُھما او عیناھما واعینُھم جاءتنی

---

۵۱ قولہ ان کان المعطوف علیہ مجرورا مقدما آہ این نزدیک اکثر ست زیرا کہ سماع ہمیں وارد شد چنانکہ در بعض اشعار واقع است ۔۔۔ ۔۔۔ بالفیل ناراً دہر گاہ مجرور مؤخر باشد عطف ممتنع بود مثل زید فی الدار وعمرو فی الحجرۃ ۱۲ ہدایہ ۵۲ قولہ عند الفراء بسبب قیاس کردن او بر دو معمول یک عامل کہ ہر گاہ میان عاطف ومعطوف مجرور فصل واقع شود عطف درست نبود مثل ان زیدا فی الدار وعمرا فی الحجرۃ وذھب زید الی عمرو وبکر الی خالد ۱۲ ہدایہ ۵۳ قولہ عند سیبویہ نزد مبرد وابن السراج وہشام جماعتے از متقدمین بصریہ نیز وجہ عدم جواز این کہ حرف عطف نائب عامل ست در مثل قام زید وعمرو لیکن چون بجہت نیابتش ضعیف ست لہٰذا قوت قیام مقام دو عامل نخواہد داشت ۱۲ منہ ۵۴ قولہ التاکید چون حرف عاطف مثل ثم وفا تاکید تعقیب زیادہ کردہ می شود چنانکہ گفتہ می شود قلت ثم قلت ومثل آیہ کریمہ کلا سوف تعلمون ثم کلا سوف تعلمون لہٰذا تاکید را پس عطف بحرف آوردہ ۱۲ ۵۵ قولہ علی تقریر المتبوع ازین قید عطف بحرف وبدل خارج شد کہ بر تقریر متبوع دلالت نمی نمایند ۱۲ ہدایہ ۵۶ قولہ فیما نسب الیہ ازین قید از نعت وعطف بیان احتراز شد کہ ہر دو بر تعیین وتقریر ذات متبوع دلالت می کنند نہ بر تقریر فیما نسب الیہ ۱۲ ہدایہ ۵۷ قولہ او علی شمول الحکم آہ ازین قید تاکید بکل واجمع وتوابع اوہا داخل می ماند ۱۲ ہدایہ ۵۸ قولہ لفظی اے منسوب الی اللفظ زیرا کہ او بدون تکرار لفظ حاصل نمی شود ۱۲ ۵۹ قولہ تکریر اللفظ اسم باشد یا فعل یا حرف جملہ باشد یا مرکب تقییدی یا غیرہ ۱۲ ۶۰ قولہ جاء جاء زید یا ضمیر مثل ضربت انت وضربت انا وضربتک ایاک ۱۲ ہدایہ ۶۱ قولہ معنوی اے منسوب الی المعنی زیرا کہ از ملاحظہ معنے حاصل می شود ۱۲ ۶۲ قولہ بالفاظ معدودۃ وآن آنچہ در متن مذکور ہستند وانکہ گفتہ کہ کلا وجمیع وعامہ بمنزلہ کل ست نزد سیبویہ اگرچہ از تمامی نحویان نافل بودہ اند ۱۲ ہدایہ ۶۳ قولہ وہی النفس والعین سوال تاکید معنوی سوائے الفاظ مذکورہ بالفاظ دیگر ہم می باشد مثل انّ ولام ابتدا ونون تاکید وغیر آن جواب مراد از تاکید معنوی تاکید معنوی محدود ست کہ از توابع ست نہ مطلق معنوی ۱۲ ہدایہ ۶۴ قولہ باختلاف الصیغۃ اے صیغتہما من حیث الافراد والتثنیۃ والجمع ۱۲ ہدایہ ۶۵ قولہ والضمیر اے ضمیرہما الراجع الی المتبوع انکہ گذشت ۱۲ ہدایہ ۶۶ قولہ او نفساہما از بعض عرب بر کیسان نفساہما بجائے انفسہما حکایت کردہ واول اولی ست زیرا کہ اجتماع دو تثنیہ در جائیکہ اتصال ہر دو موکد لفظا ومعنے باشد مکروہ می دانند ۱۲ عبد الرحمن ۵۰ بان یکون المجرور فیہ مقدما علی المرفوع او المنصوب ۱۲ ہدایہ ۵۱ اے مجرور مقدم باشد خواہ مؤخر ۱۲

٥١ قوله کلا و کلتا للمثنی. یعنی خواہ مثنی اصطلاحی باشد خواہ مفرد کہ بواسطہ حرف عطف بر دو دلالت کند مثل قام زید و عمرو کلاهما ۱۲ ٥٢ قوله للمثنی احتراز ست از مفرد و جمع کہ بلفظ کلا و کلتا تاکید اینہا نمی آید ۱۲ درایہ ٥٣ قوله کل و اجمع و اکتع و ابتع و ابصع لغیر المثنی خواہ جمع اصطلاحی باشد خواہ مفرد بواسطہ حرف عطف بر زیادہ از دو دلالت کند چون جاء زید و عمرو و بکر ۱۲ کلیم ٥٤ قوله ابتع. بتقدیم موحدہ بر مثناۃ فوقیہ من البتع بفتحتین و هو طول العنق ۱۲ ٥٥ قوله ابصع. مشہور بصاد مہملہ و بضاد معجمہ ہم گفتہ اند من بصع العرق اے سال ۱۲ رضی و مناسبت معنی تاکیدی این الفاظ کہ شمول حکم برائے

هُنَّ نَفْسُهَا وَجَاءَتْنِي الْهِنْدَانِ أَنْفُسُهُمَا أَوْ نَفْسَاهُمَا وَ
جَاءَتْنِي الْهِنْدَاتُ أَنْفُسُهُنَّ وَكِلَا وَكِلْتَا لِلْمُثَنَّى خَاصَّةً
نَحْوُ قَامَ الرَّجُلَانِ كِلَاهُمَا وَقَامَتِ الْمَرْأَتَانِ كِلْتَاهُمَا وَكُلٌّ وَ
أَجْمَعُ وَأَكْتَعُ وَأَبْتَعُ وَأَبْصَعُ لِغَيْرِ الْمُثَنَّى بِاخْتِلَافِ الضَّمِيرِ فِي
كُلٍّ وَالصِّيغَةِ فِي الْبَوَاقِي تَقُولُ جَاءَنِي الْقَوْمُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ
أَكْتَعُونَ أَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ وَقَامَتِ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ جُمَعُ
كُتَعُ بُتَعُ بُصَعُ وَإِذَا أَرَدْتَ تَأْكِيدَ الضَّمِيرِ الْمَرْفُوعِ الْمُتَّصِلِ بِالنَّفْسِ
وَالْعَيْنِ يَجِبُ تَأْكِيدُهُ بِالضَّمِيرِ الْمُنْفَصِلِ نَحْوُ ضَرَبْتَ أَنْتَ
نَفْسُكَ وَلَا يُؤَكَّدُ بِكُلٍّ وَأَجْمَعَ إِلَّا مَا لَهُ أَجْزَاءٌ وَأَبْعَاضٌ يَصِحُّ
افْتِرَاقُهَا حِسًّا كَالْقَوْمِ أَوْ حُكْمًا كَمَا تَقُولُ اشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ
كُلَّهُ وَلَا تَقُولُ أَكْرَمْتُ الْعَبْدَ كُلَّهُ وَاعْلَمْ أَنَّ أَكْتَعَ وَأَبْتَعَ وَ

تمامی افراد متبوع باشد یا معنی لغوی با دنی تامل معلوم می شود ۱۲ ٥٦ قوله باختلاف الضمیر فی کل یعنی در تاکید کہ بکل در لفظ کل باعتبار تکلم و خطاب و غیبوبت و افراد و تثنیہ و جمع و تذکیر و تانیث ضمیر مختلف می شود مثل اشتریت زید کلہ و اشتریتہا کلہا و اشتریتک کلک و اشتریتکم کلکم و اشتریتکن کلکن و اشتریتہ کلہ و اشتریتہما کلہما و اشتریتہم کلہم و اشتریتہن کلہن کذا فی الاصل ۱۲ ٥٧ قوله قامت النساء کلہن آہ در شرح درایہ گفتہ کہ آن قامت النساء کلہن جمعاء کتعاء بتعاء بصعاء بر انکہ مؤنث بتاویل جماعت و در واحد مؤنث بدون تاویل مذکور مثل اشتریت الجاریۃ کلہا جمعاء کتعاء بتعاء بصعاء و جمع و کتع و بتع و بصع بخصوص در جمع مؤنث ۱۲ ٥٨ قوله اذا اردت تاکید الضمیر المرفوع المتصل از قید مرفوع متصل پیدا ست باین کہ تاکید ضمیر منصوب و مجرور و تاکید ضمیر مرفوع منفصل بدون تاکید منفصل دیگر درست ست مثل ضربتک نفسک و مررت بک نفسک و ما ضرب الا انت نفسک ۱۲ ٥٩ قوله یجب تاکیدہ الخ وجہ وجوب این کہ نفس و عین اکثر فاعل واقع می شوند مثل زید ضرب نفسہ و بشر جاء عینہ اگر تاکید مرفوع متصل بغیر تاکید منفصل می آید بفاعل ملتبس می شد برائے اطراد باب صور غیر ملتبسہ بر صورت ملتبس محمول ست ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ٦٠ قوله ولا یؤکد بکل و اجمع آہ یعنی کل و جمع برائے جمع تاکید آرند برائے مفرد نیز بشرطیکہ مر او را اجزاء و ابعاض باشند و این بہ نسبت بعض افعال باشد کہ تجزیہ آن صحیح ست خواہ از روئے حس مثل ضربت زیدا کلہ یا از روئے حکم چنانکہ در اشتریت العبد کلہ بخلاف جاء زید کلہ کہ تجزی بہ نسبت مجی صحیح نیست باین طریق کہ بعض آید و بعض نیاید ۱۲ کذا فی الحسن ٦١ قوله الا ما لہ اے شئی مفرد را کہ ان را اجزاء یکون ۱ الخ ٦٢ مراد از اجزاء موہمہ صحت پس اجزاء افراد ہر دو را شامل ست ۱۲ ٦٣ قوله کالقوم و کالرجال کہ افتراق اجزاء یعنی افراد ہر دو کہ زید و عمرو و غیرہ باشد در حس صحیح ست مثل اکرمت القوم کلہ ۱۲ ودراہ

٥١ قوله اتباع لاجمع اے استعمالا یعنی اجمع بر ہمہ اخوات خود مقدم باشد از روئے استعمال نہ ایں کہ آنہا تاکید اجمع باشند واکتع بر ابتع مقدم باشد در لغت فصیحہ واکتع بر ابصع نزد زمخشری ونزد بغدادیہ وجزولی ابصع بر ابتع مقدم باشد وابن کیسان گفتہ کہ بعد اجمع بہرچہ خواہی ابتدا کنی ۱۲ رضی ودرایہ ٥٢ قولہ ہہنا اے در مقام تاکید زیرا کہ در غیر مقام تاکید ایں ہر سہ لفظ در اصل برائے معنی موضوع ہستند چنانکہ از حواشی معلوم شدہ ۱۲ درایہ ٥٣ قولہ بالنسبۃ از یں قول احتراز ست از نعت وتاکید وعطف بیان کہ اینہا مقصود بالنسبۃ نمی باشند ۱۲ ٥٤ قولہ دون متبوعہ ازیں قول احتراز ست از عطف بحرف کہ متبوع او مقصود بالنسبۃ می باشد ۱۲ م

ابصع اتباع لأجمع وليس لها معنى ههنا بدونه فلا يجوز تقديمها
(اے برائے ایں الفاظ ۱۲) (جمع جمع تابع ۱۲)

على أجمع ولا ذكرها بدونه فصل البدل تابع ينسب اليه
(کونہا اتباعا لہ ۱۲ درایہ) (رابع ۱۲)

ما نسب الى متبوعه وهو المقصود بالنسبة دون متبوعه

وأقسام البدل اربعة بدل الكل من الكل وهو ما مدلوله
(اولہا ۱۲) (ای بدل ہو کل المبدل منہ ۱۲)

مدلول المتبوع نحو جاءني زيد اخوك وبدل البعض من
(ثانیہا ۱۲) (ای بدل ہو بعض المبدل منہ ۱۲)

الكل وهو ما مدلوله جزء مدلول المتبوع نحو ضربت زيدا

رأسه وبدل الاشتمال وهو ما مدلوله متعلق المتبوع
(ثالثہا ۱۲)

كسلب زيد ثوبه وبدل الغلط وهو ما يذكر بعد الغلط
(رابعہا) (ای الغلط سبب آوردن اوست نہ ایں کہ آں غلط است ۱۲)

نحو جاءني زيد جعفر ورأيت رجلا حمارا والبدل ان كان
(اراد بہ ہمہ ۱۲)

نكرة من معرفة يجب نعته كقوله تعالى بالناصية ناصية
(خواہیم کشید او را بموئے پیشانی ۱۲)

كاذبة ولا يجب ذلك في عكسه ولا في المتجانسين فصل
(ای ایتانا او کانا نکرتین او معرفتین ۱۲) (دروغ زن ۱۲) (خامس)

م در صورت اول در برابر صورت ثانی ۱۲

٥٥ قولہ اقسام البدل اربعۃ زیرا کہ یا مدلول بدل مدلول مبدل منہ باشد و آں بدل الکل من الکل ست یا نہ و آں یا مدلول او بعض مدلول مبدل منہ بود و آں بدل البعض من الکل است یا نہ و آں یا میان مبدل و مبدل منہ سوائے کلیت وجزئیت تعلقے باشد آں بدل الاشتمال ست یا نہ آں بدل الغلط باشد ۱۲ درایہ ٥٦ قولہ بدل الکل و جمیع ابدال اضافت بمعنی لام ست لیکن بادنی ملابست اے بدل یختص بان ینتسب الی الکل والی البعض والی الاشتمال والی الغلط ۱۲ درایہ ٥٧ قولہ وہو ما مدلولہ مدلول آہ یعنی ایں کہ مصداق ہر یک از بدل و مبدل منہ واحد باشد نہ ایں کہ مدلول بدل عین مدلول مبدل منہ باشد کہ آں در مترادفین بود زیرا کہ اخ در جاءنی زید اخوک بر چیزے کہ زید صادق می آید صادق ست نہ ایں کہ مدلول ہر دو یکے است یعنی مترادف ہستند کہ آں مراد نیست ۱۲ منہل ٥٨ قولہ وہو ما مدلولہ جزء مدلول المتبوع آہ ولا بالعکس یعنی نہ ایں کہ مدلول مبدل منہ جزو بدل باشد و نام نہادہ شود بہ بدل الکل من البعض کذا فی المنہل ۱۲ ٥٩ قولہ وبدل الاشتمال اے اشتمال بدل بر مبدل منہ نحو سلب زید ثوبہ وبالعکس نحو یسئلونک عن الشہر الحرام قتال فیہ و وجہ تسمیہ ایں کہ مبدل منہ بدل را باعتبار تشویق سامع جانب بدل و دلالت نمودن او براں بوجہیکہ سامع مبدل منہ منتظر ذکر بدل بماند شامل ست ایں وجہے ست مشہور مختار حاجبی وابوالبقاء ۱۲ د ٦٠ قولہ یجب نعتہ اے نعت بدل نکرہ تا مقصود از غیر مقصود از ہر وجہ انقص نباشد لہٰذا صفت آوردند تا نقص نکارت را جبر نماید ۱۲ شرح رضی و وجوب نعت بر تقدیریست مستفاد مبدلین یک باشد و در نعت ضرور نیست چنانکہ احد در قل ہو اللہ احد بدل از اللہ ست وطوی در بالواد المقدس طوی بدل از الواد ہر گاہ طوی اسم الواد نباشد بلکہ بمعنی مکرر بود. کاتبہ اللہم اغفر لہ ٥ ورنہ ذکر تابع بدون متبوع لازم آید ۱۲ درایہ ومحشی اے فصاعدا کان البدل معرفۃ من نکرۃ نحو جاءنی اخ لک زید ۱۲ ٥ زیرا کہ مقصود از غیر مقصود انقص ست ۱۲ م

ع باوجود آنکہ متبوع اشہر است ۱۲ ۵۲ قولہ ولا یلتبس آہ در بعضے از نسخ متون ہا یتبا لنو بجائے لفظ لا لفظا قد دیدہ شد بریں تقدیر بعد لفظ لا معنی مقدر باشد یعنی عطف بیان با بدل گاہے لفظا ملتبس می شود نہ معنی چہ بدل در حکم تکریر عامل باشد پس تقدیر مثل انا ابن التارک بشر خواہد بود و آں مثل انا ضارب زید جائز نیست لیکن نسخہ لا را شارح منبع الفوائد در ایہ اختیار نمودہ و بسیارے از نسخ متن موافق او ہستند ۱۲ ۵۳ قولہ لفظا آہ و معنی عدم التباس نقلی از قول شاعر واضح و عدم التباس معنوی بیان بدل و عطف بیان ایں کہ بدل مقصود بالنسبۃ باشد و مبدل منہ برائے توطیہ و تمہید بخلاف عطف بیان کہ برائے توضیح متبوع بود ۱۲ ۵۴ قولہ انا ابن التارک الخ انا مبتدا ابن مضاف بجانب التارک کہ بمعنی قاتل است و التارک مضاف بجانب البکری کہ مفعول بہا دست و نام مردیست در عرب کہ قوی بود و مراد از شاعر باین بیت مدح خود و مدح البکری نمودہ و البکری معطوف علیہ و بشر عطف بیان نہ بدل زیرا کہ بدل در حکم تکریر عامل باشد پس تقدیر او انا ابن التارک بشر بود و آں جائز نیست چنانکہ الضارب زید و علیہ الطیر مفعول ثانی برائے تارک ست ہرگاہ بمعنی مصیر باشد زیرا کہ ترک بمعنی ودع و بمعنی صیر آمدہ است و صاحب قاموس تصریح کردہ کہ ترک معنی جعل است و مفعول اول او البکری و اگر بمعنی مصیر نباشد انا البکری کہ مفعول بہا است حال بود و ترقبہ حال از الطیر کہ جمع طائر بمعنی پرندہ است اگر فاعل علیہ باشد و اگر مبتدا بود از ضمیر کہ در علیہ مستکن است حال خواہد بود و قوعا جمع واقع حال از فاعل ترقبہ کہ ضمیر راجع بجانب طیر است معنی بیت اینکہ من پسر آں شخص ہستم کہ گرداننده بکری بشر بر ہماں بکری بشر پرندہ ہا را حال آنکہ امید میدارند و اورا فرود آیندہ گا منتظر بود گرد او یعنی امیدوار بر آمدن روح او ہستند زیرا کہ تا وقتیکہ قدرے از روح باقی ماند جانوران نزد او نمی آیند و ایں ہرگاہ تارک را بمعنی مصیر گیرند و چوں تارک بمعنی قاتل باشد معنی ابیت چنیں باشد کہ من پسر آں کس ہستم کہ قاتل بکری بشر ست حال آنکہ بر و جانوران امید میدارند کہ او را فرود آیند گا منتظر بوا گرد او کہ روح از وے زائل شود بریں تقدیر علیہ جملہ ظرفیہ خواہد بود ۱۲ عبد الرحمن و شرح جامی و منہل ۵۵ قولہ او شابہ ۱۰ اے ناسب مناسبۃ مؤثرۃ فی البناء لیتناول ما تضمن معنی مبنی الاصل کاین و ما وقع موقعہ کنزال و ما اضیف الیہ نحو یومئذ فان کلا منہا مناسب مبنی الاصل ولیس مشابہا لہ ۱۲ و ۵۶ زیرا کہ فیما بین ہر دو التباس معنی نیست لہذا بقید لفظا مقید ساخت ۱۲ ۵۷ لے در ترکیبے کہ از معرف بلام کہ مضاف الیہ صفت معرف بلام باشد عطف بیان آید ۱۲

عَطْفُ الْبَيَانِ تَابِعٌ غَيْرُ صِفَةٍ يُوَضِّحُ مَتْبُوعَهٗ وَهُوَ اَشْهَرُ اِسْمَيْ شَيْءٍ نَحْوُ قَامَ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ وَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَلَا يَلْتَبِسُ بِالْبَدَلِ لَفْظًا فِيْ مِثْلِ قَوْلِ الشَّاعِرِ شعر

عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهٗ وُقُوْعًا	اَنَا ابْنُ التَّارِكِ الْبَكْرِيِّ بِشْرٍ

اَلْبَابُ الثَّانِيْ فِي الْاِسْمِ الْمَبْنِيِّ وَهُوَ مَا وَقَعَ غَيْرَ مُرَكَّبٍ مَعَ غَيْرِهٖ مِثْلُ اب ت ث وَمِثْلُ اَحَدٌ اِثْنَانِ وَثَلٰثَةٌ وَكَلَفْظَةِ زَيْدٍ وَحْدَهٗ فَاِنَّهٗ مَبْنِيٌّ بِالْفِعْلِ عَلَى السُّكُوْنِ وَمُعْرَبٌ بِالْقُوَّةِ اَوْ شَابَهَ مَبْنِيَّ الْاَصْلِ بِاَنْ يَكُوْنَ فِي الدَّلَالَةِ عَلٰى مَعْنًى مُحْتَاجًا اِلٰى قَرِيْنَةٍ كَالْاِشَارَةِ نَحْوُ هٰؤُلَاءِ وَنَحْوِهَا اَوْ

۵۱ قولہ وہو اشہر اسمی الخ و ہمچنیں معلوم می شود از عبارت صاحب مفصل لیکن قول صحیح ایں کہ شہرت ثانی شرط نیست بلکہ سزاوار ایں کہ از اجتماع ہر دو ایضاحی حاصل شود کہ از منفرد حاصل نگردد پس جائز ست کہ اول اوضح باشد چنانکہ دو کس فرض نمودہ شود کہ کنیت زید در میان بست کس مشترک ست و اسم او در میان سی کس مشترک بست اول ہستند چوں کنیت عطف بیان از اسم آید مفید تعیین صاحب و باشد اگرچہ کنیت در حالت انفراد اوضح ست و ہمچنیں جائز ست کہ اول اشہر باشد از ثانی چنانکہ زید بہ نسبت کنیت باسم خود زیادہ مشہور بود و کنیت عطف بیان از اسم آید ۱۲

؟ احتیاج سوی قرینه وردو الیه برسوی آمدن اسم بجائے مبنی اصل مشاکلت باسمیکه بجائے مبنی اصل آمدہ آمدن اسم بجائے مشابہ مبنی مثل منادی مضموم اضافت سوی مشابہ مبنی اصل بنا بر کم از سہ حروف ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۳ قولہ وحرکاتہ آہ بسیارے از مؤلفین تصریح کردہ اند باین کہ بصریہ حرکات اعرابی را رفع ونصب وجر گویند وحرکات بنائی را ضم وفتح وکسرہ وکوفیہ فرقے نمی نمایند وایں تصریح حق نیست بلکہ حق آن ست کہ نزد بصریہ میان القاب معربات والقاب مبنیات فرق ست در معرب مرفوع ومنصوب ومجرور گویند و در مبنی مضموم ومفتوح ومکسور و در القاب حرکات ہیچ فرق نمی سازند خواہ حرکات مبنی بود مثل حیث مبنی بر ضم ست وخواہ حرکات معرب مثل زید در حالت رفع بضم می باشد وسکون معرب را وقف نمی گویند مثل لم یقم کذا فی الاصل ۵۴ قولہ وہو آہ مبنی مطلقا یعنی خواہ غیر مرکب باشد یا غیر باشد یا مشابہ مبنی اصل وکسیکہ مرجع ضمیر مشابہ مبنی اصل را لفظ قرار دادہ سہو نمودہ زیرا کہ اصوات بریں تقدیر از مقسم خارج میشود کہ بنائے اینہا بسبب مشابہت با مبنی اصل نیست بلکہ بسبب عدم ترکیب با غیر ست ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۵ قولہ المضمرات بدل من انواع فیجرور او خبر بتقدیر احدہا او ہی او مفعول للفعل المقدر اعنی المنصوب ۱۲ ۵۶ قولہ وبعض الظروف زیرا کہ کل ظروف مبنی نیستند بعض معربات وبعض الکنایات نیز مبنی باآنکہ مثل اسے ذاتہ وفلان وفلانہ معرب است زیرا کہ اکثر ایں دو قسم مبنی ست وللاکثر حکم الکل ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ المضمر مضمر در لغت بمعنی پنہاں داشتہ وجائے پنہاں داشتن ودر اصطلاح چنانکہ در کتاب مذکور ست ووجہ تقدیم او بر سائر مبنیات ایں کہ در بنائے او نزاعی وقسمے از اقسام او معرب نیست وعلت بنائے او مشابہت با حروف ست در احتیاج سوئے تقدم ذکر یا حضور یا خطاب کمن عنہ ۱۲ ۵۸ قولہ اسم تصریح لفظ اسم برائے آں کہ کاف خطاب ذلک ودیگر دو را کہ خارج شود زیرا کہ حرف ست ۱۲ درایہ ۵۹ قولہ لیدل آہ یعنی

يَكُونُ عَلٰى اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْرُفٍ اَوْ تَضَمَّنَ مَعْنَى الْحَرْفِ نَحْوُ ذَا وَ

مِنْ وَاحِدَ عَشَرَ اِلٰى تِسْعَةَ عَشَرَ وَهٰذَا الْقِسْمُ لَا يَصِيْرُ مُعْرَبًا

اَصْلًا وَحُكْمُهُ اَنْ لَا يَخْتَلِفَ اٰخِرُهُ بِاخْتِلَافِ الْعَوَامِلِ وَحَرَكَاتُهُ

تُسَمّٰى ضَمًّا وَفَتْحًا وَكَسْرًا وَسُكُوْنُهُ وَقْفًا وَهُوَ عَلٰى ثَمَانِيَةِ اَنْوَاعٍ

اَلْمُضْمَرَاتُ وَاَسْمَاءُ الْاِشَارَاتِ وَالْمَوْصُوْلَاتُ وَاَسْمَاءُ الْاَفْعَالِ

وَالْاَصْوَاتُ وَالْمُرَكَّبَاتُ وَالْكِنَايَاتُ وَبَعْضُ الظُّرُوْفِ

فَصْلٌ اَلْمُضْمَرُ اِسْمٌ وُضِعَ لِيَدُلَّ عَلٰى مُتَكَلِّمٍ اَوْ مُخَاطَبٍ اَوْ

غَائِبٍ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ لَفْظًا اَوْ مَعْنًى اَوْ حُكْمًا وَهُوَ عَلٰى قِسْمَيْنِ

مُتَّصِلٌ وَهُوَ مَا لَا يُسْتَعْمَلُ وَحْدَهُ اِمَّا مَرْفُوْعٌ نَحْوُ ضَرَبْتُ اِلٰى

ضُرِبْنَ اَوْ مَنْصُوْبٌ نَحْوُ ضَرَبَنِيْ اِلٰى ضَرَبَهُنَّ وَاِنَّنِيْ اِلٰى اِنَّهُنَّ

۵۱ قولہ او تضمن معنی الحرف تحقیقا تو ہا پس ایراد بہ بنائے تثنیہ نخواہد شد زیرا کہ تضمن او واو عطف را وہمی ست تحقیقی ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ وہذا القسم الخ بدانکہ وجوہ مشابہت بنا بر استقرا ہفت ست تضمن اسم معنی مبنی اصل را ۱۲ درایہ

دلالت کند بمادہ یا بصیغہ یا مراد از متکلم ومخاطب کسیکہ در وجہت غیبت نہ باشد یا مراد از ہر دو اصطلاحی ست نہ لغوی پس بلفظ متکلم ومخاطب ایراد نخواہد شد زیرا کہ متکلم ومخاطب بصیغہ دلالت می کنند واز اسمائے ظاہرہ ہستند وآں غائب باشند وہر دو باعتبار لغت متکلم ومخاطب نامیدہ می شوند نہ اصطلاح ۱۲ درایہ ۵۰ ہر دو مثال مبنی بر کم از سہ حروف مشابہ بحرف مثل من وعن ۱۲ درایہ ۵ لا بالفعل ولا بالقوۃ بخلاف القسم الاول فانہ معرب بالقوۃ ۱۲ درایہ ۵ اسے الذی لا یصح التلفظ بہ منفردا فی الاصطلاح لامکان التلفظ بجزء لا تنبذ بعض حروفہ وانما قلنا فی الاصطلاح لانہ م

۵۱ قولہ ستون ضمیرا یعنی شصت ضمیر برائے نو معنی باین تفصیل مرفوع متصل دوازدہ لفظ برائے ہیجدہ معنی مثل ضربت ضربنا و لفظ مشترک در شش معنی اول در واحد مذکر و مؤنث متکلم و ثانی در مذکر و مؤنث تثنیہ و جمع متکلم و از ضربت تا ضربتن پنج برائے شش معنی باشتراک ضربتما و ضرب ضربن نیز ہمچنین باشتراک الف ضربا در فاعل مذکر و مؤنث و ایں تاکہ ہست حرف تانیث ست در ضمیر فاعل و علی ہذا مرفوع منفصل نیز دوازدہ لفظ برائے ہیجدہ معنی باشتراک انا و نحن در شش معنی و انتما و ہما در چار معنی و منصوب متصل نیز باشتراک ضربنی و ضربنا و ضربکما و ضربہما الخ مطابق و منصوب منفصل نیز بر طریق مذکور باشتراک ایای و ایانا و ایاکما و ایاہما و مجرور متصل بدستور سابق باشتراک الی و لنا و لکما و لہما چنانکہ معلوم شد ۱۲ د

او مجرور نحو غلامي ولي الى غلامهن ولهن ومنفصل وهو

وہذا متصل بالاسم او بالحرف نحو غلامی الخ

ما يستعمل وحده اما مرفوع نحو انا الى هن او منصوب نحو اياي

الى اياهن فذلك ستون ضميرا واعلم ان المرفوع المتصل

خاصة يكون مستترا في الماضي للغائب والغائبة كضرب

سوائے منصوب و مجرور متصل کہ دریں ہر دو استتار نیست ۱۲

اي هو وضربت اي هي وفي المضارع المتكلم مطلقا نحو

اضرب اي انا ونضرب اي نحن وللمخاطب كتضرب اي انت و

للغائب والغائبة كيضرب اي هو وتضرب اي هي وفي الصفة

اعني اسم الفاعل والمفعول وغيرهما مطلقا ولا يجوز استعمال

المنفصل الا عند تعذر المتصل كاياك نعبد وما ضربك الا

انا وانا زيد وما انت الا قائما واعلم ان لهم ضميرا يقع قبل

جملة تفسره ويسمى ضمير الشان في المذكر وضمير القصة

۵۲ قولہ و تضرب لے ہی صیغہ ہائے مذکورہ مضارع بجہت قراین دالہ بر ضمائر کہ ہمزہ و نون و تاء و یاء باشد ضمیر مستتر شد بخلاف واحد مؤنث حاضر و بخلاف صیغہ و تثنیہ مذکر و مؤنث غائب و حاضر و جمع ہر دو کہ در ینہا ضمیر مستتر نمی شود ۱۲ د ۵۳ قولہ مطلقا یعنی صفت خواہ مفرد باشد خواہ مثنی و مجموع مذکر باشد یا مؤنث وقتیکہ بجانب اسم ظاہر مسند نباشد مثل اقائم الزیدان و مثل زید ضارب و ہند ضاربۃ و الزیدان ضاربان الہندان ضاربتان و الزیدون ضاربون الہندات ضاربات و الف در ضاربان و واو در ضاربون حرف تثنیہ و جمع است ضمیر نیست زیرا کہ اگر ضمائر بودی بیا بایستی کہ دیدی چنانکہ یائے تضربین و نون تضربن و الف تضربان کالت تغییر نمی شود کذا فی شرح الجامی ۱۲ ۵۴ قولہ عند تعذر المتصل زیرا کہ اصل در کلام عرب ایجاز است و ضمائر برائے ایجاز موضوع شدہ اند و بسبب کمی حروف متصل بہ نسبت منفصل اخصر است پس تا وقتیکہ اداء متصل ممکن خواہد شد عدول از اصل جائز نخواہد بود و گاہی تعذر متصل در چند مقام می باشد اول جائیکہ ضمیر منفصل بر عامل مقدم باشد دوم ہر جا کہ ضمیر منفصل برائے غرضے آرند کہ از متصل حاصل نشود سوم مقامے کہ عامل ضمیر محذوف باشد چہارم موضعے کہ عامل ضمیر معنوی باشد پنجم محلے کہ عامل حرف باشد و ضمیر مرفوع ششم در جائیکہ بجانب ضمیر صفتے مسند بود کہ جاری باشد از چیزے آید کہ برائے او نباشد و مصنف در مثال ثالث و سادس ذکر نکردہ مثال ثالث ایاک و الشر و مثال سادس ہند زید ضاربتہ ہی ۱۲ د ۵۵ قولہ ضمیر الشان وجہ تسمیہ بضمیر شان و قصہ اینکہ ایں ضمیر سوئے معہود فی الذہن کہ شان و قصہ باشد رجوع می نماید ۱۲ درایہ ۵۶ اسے قبل الجملۃ الخبریۃ لا قبل المفرد و الانشائیۃ ۱۲ وافی

فی المؤنث نحو قل هو الله احد وانها زینب قائمة ویدخل بین المبتدأ والخبر صیغة مرفوع منفصل مطابق للمبتدأ اذا کان الخبر معرفة او افعل من کذا ویسمّی فصلا لانه یفصل بین الخبر والصفة نحو زید هو القائم وکان زید هو افضل من عمرو وقال الله تعالی کنت انت الرقیب علیهم

فصل اسماء الاشارة ما وضع لیدل علی مشار الیه وهی خمسة الفاظ لستة معان ذا للمذکر وذان وذین لمثناه وتا وتی وذی وته وذه وتهی وذهی للمؤنث وتان وتین لمثناه واولاء بالمد والقصر لجمعهما وقد یلحق باوائلها هاء التنبیه نحو هذا وهذان وهؤلاء ویتصل باواخرها حرف الخطاب وهو ایضا خمسة الفاظ لستة معان نحو ک کما کم ک کن فذلک

سله قوله صیغة مرفوع ای صورة مرفوع ونه ضمیر مرفوع نه گفت زیرا که ضمیر بودن او متحقق نیست بلکه مختلف فیه است چنانچه نزد خلیل حرف ست وهمین ست اصح واسم ست نزد غیر او بعضے گفتند برائے او محلے از اعراب نیست وکوفیه بر خلاف آں ونزد کسائی محل او برحسب ما بعد او باشد ونزد فرا محل او برحسب ما قبل او باشد ۱۲ انسل ودرایه سله قوله مطابق در افراد وتثنیه وجمع وتذکیر وتانیث وتکلم وخطاب وغیبت وگاہے مطابق خبر نیز گردانیده می شود ۱۲ درایه سله قوله فصلا وکوفیه عمادی نامند زیرا که ما بعد خود را از خبر بودن افتادن نمی دہد بلکه حافظ او مثل عمادی باشد ۱۲ سله قوله نحو زید آه مثال فاصل میان مبتدا وخبر قبل در آمدن عامل لفظی وبودن خبر معرفه وقوله کان زید آه مثال فاصل میان مبتدا وخبر بعد آمدن عامل لفظی وبودن خبر افعل من کذا وقوله کنت انت آه مثال فاصل میان مبتدا وخبر بعد در آمدن عامل لفظی وبودن خبر معرفه ۱۲ درایه سله قوله علی مشار الیه بالاشارة الحسیة آن بجوارح باشد یا باعتقاد پس ایراد نخواہد شد بضمیر غائب ومثل او که سوئے معاد آنها اشاره ذهنیه باشد وبه مثل ذلکم الله ربکم نیز که محمول بر مجاز ست بر گردانیدن او مثل محسوس مشاہد وجه بنائے اسم اشاره یا بودن وضع بعض اینها مثل وضع حرف مثل ذا ومحمول بودن ما بقی بر او یا مشابه بودن او بحرف در احتیاج سوئے دیگرے وآں درینجا قرینه اشاره باشد ۱۲ درایه سله قوله خمسة الفاظ لستة معان زیرا که مشار الیه یا مذکر خواہد بود یا مؤنث وبهر دو تقدیر یا مفرد باشد یا مثنی یا مجموع ومجموع مشترک ست بین مذکر ومؤنث پس پنج لفظ برائے شش معانی حاصل شد ۱۲ درایه سله قوله ذان وذین نزد بعضے بجهت انقلاب الف بیا نیز در حالت نصب وجر مثل مثنی معرب ہستند ونزد بعضے بسبب موجود بودن علت بنا در بنا مثل مفرد وجمع مبنی ہستند وابو اسحاق زجاج ایں که مثنی مطلقا بسبب تضمن او معنے واو عطف را مبنی ست زیرا چه اصل رجلان رجل ورجل بوده است ودر بعضے لغات ذان در ہر سه حال آمده ست آیة کریمه ان هذان لساحران بر یکے از وجوه سه گانه ۱۲ درایه سله قوله وقد یلحق آه مگر با لام لهذا هالک گفتن جائز نیست زیرا که لام عوض حرف تنبیه است پس با لام جمع نخواہد شد ۱۲ م سله قوله ویتصل باواخرها الخ یعنی در آخر جمیع اسمائے اشاره سوائے ته وذه حرف خطاب که کاف باشد متصل میشود وایں کاف حرف ست زیرا که آں معنی را افاده می کند که در غیر او ست وآں خطاب کرده شدن اسم اشاره یک باشد یا دو یا جماعت از قبیل مذکر باشد خواه مؤنث بکاف خطاب بنا بر امتناع آمدن اسم ظاہر بجائے کاف مذکور از روئے لفظ موجود نیست او ست چرا که الا اسم ازوی آمدن اسم ظاہر بجائے او ممتنع گشتی ۔

؎ تاکن برائے مشار الیہ تثنیہ مؤنث در حالت رفع اولئک و تلک و اولئکم و اولئکن برائے مشار الیہ جمع مذکر و مؤنث در ہر سہ احوال ۱۲ درایہ ؎ قولہ
ذلک للبعید ہمچنیں تلک و ذانک و تانک مشدد تین و اولالک بلام نیز برائے بعید تاک و ذانک و تانک مخففتین و اولاک بغیر لام برائے متوسط باشد
و آنچہ برائے متوسط ست بعد حذف حرف خطاب برائے قریب باشد ۱۲ ؎ قولہ للمتوسط چوں شناخت متوسط موقوف بر ہر دو طرف یعنی
قریب و بعید بود لہٰذا ذکرش آخر آورد ۱۲ درایہ ؎ قولہ الموصول وجہ بنائے موصول مشابہت با حرف در احتیاج سوئے غیر کہ اینجا

خمسة وعشرون الحاصل من ضرب خمسة في خمسة وهي
ذاك و إلى ذاكن وذانك إلى ذانكن وكذلك البواقي واعلم
أن ذا للقريب وذلك للبعيد وذاك للمتوسط فصل الموصول
اسم لا يصلح أن يكون جزءا تاما من جملة إلا بصلة بعده
والصلة جملة خبرية ولا بد من عائد فيها يعود إلى الموصول
مثاله الذي في قولنا جاء الذي أبوه قائم أو قام أبوه والذي
للمذكر واللذان واللذين لمثناه والتي للمؤنث واللتان و
اللتين لمثناها والذين والأولى لجمع المذكر واللاتي واللواتي
واللاء واللائي لجمع المؤنث وما ومن وأي وأية وذو
بمعنى الذي في لغة بني طي كقول الشاعر شعر

؎ قولہ الحاصل صفت خمسة وعشرون۔ عبارت ایں کہ علامت یعنی از عدد مخصوص مراد است ۱۲ ؎ قولہ وہی ذاک الخ آخرہ مثل ذاک ذاکما ذاکم ذاک ذاکن برائے مشار الیہ واحد مذکر و ذانک ذانکما الخ ذانک ذانکن برائے مشار الیہ تثنیہ مذکر در حالت رفع ۱۲ ؎ قولہ وکذلک البواقی ای تک الخ تانک تانکما الخ ۱۲
؎ بن الجمل از بنی طے در قصیدہ کرد ہجو از واقع ست ۱۲ شواہد

صلہ باشد ۱۲ ؎ قولہ جزءا تاما من جملۃ۔ مراد از جزو تام جملہ ایں کہ مبتدا باشد یا خبر یا فاعل یا غیر آں ۱۲ درایہ ؎ قولہ الا بصلۃ احتراز ست از سائر اسماء کہ بدون صلہ جزو تام می شوند مثل زید و رجل ۱۲ ؎ قولہ جملۃ خبریۃ کہ مضمونش مخاطب را معلوم باشد تا تعریف شئے با مساوی در معرفت و جہالت و یا اخفی از و لازم نیاید وجہ جملہ بودن صلہ ایں کہ موصولات برائے گردانیدن جملہ صفت معرفہ موضوع ہستند و انشائیہ را ثبوت فی نفسہا نیست و ثابت گردانیدن چیزے برائے چیزے فرع ثبوت آں چیز ست فی نفسہا ۱۲ ؎ قولہ الذی اسم منقوص ست اصلش الذی مثل عمی و دریں لغات دیگر ہم ہست الذی بتشدید یا والذ بحذف یاء بقائے کسرہ والذ بسکون ذال ۱۲ و ؎ قولہ واللذان واللذین گاہے ازیں ہر دو نون برائے تخفیف محذوف می شود ۱۲ عبد الرحمن ؎ قولہ والذین لفظ الذین بیک لام نوشتہ می شود تا مجموع با مثنیٰ در حالت نصب و جر خطاً مشتبہ نشود و بالعکس نشد زیرا کہ مثنیٰ بر جمع سابق ست لہٰذا بر اصل خود کہ اجتماع دو لام باشد باقی ماند شرح صمدیہ ۱۲ درایہ ؎ قولہ والاولی بر وزن علیٰ بضم میم و فتح لام بقصر و ایں مشہور ست از مد نگاشتہ می شود بغیر واو چناں کہ ابن ہشام در شرح لمحہ گفتہ ۱۲ شرح صمدیہ ؎ قولہ لجمع المذکر ای برائے جمع مذکر عاقل کثیر برائے غیر عاقل اول

مثل قال الذین استووا ثانی مثل ان الذین تدعون من دون اللہ عباد امثالکم ۱۲ شرح صمدیہ ؎ قولہ وما ومن الخ بمعنی الذی مفرد و مثنیٰ و مجموع مذکر و مؤنث عاقل و غیر عاقل
در وے یکساں ست مگر من مخصوص بذوی العقول باشد و ما بغیر آں و گاہے یکے بجائے دیگرے مستعمل می شود ۱۲ ؎ قولہ وذو در دو معنی مستعمل میشود یکے
بمعنی صاحب و آں معرب باشد چنانکہ در اسمائے ستہ گذشت دوم بمعنی الذی در لغت خاص بنی طی و آں در ینجا مراد است و آں مبنی باشد و تثنیہ نشود
مثل جاء ذو قام و رأیت ذو قام و مررت بذو قام و مذکر و مؤنث و واحد و جمع درو یکساں ست ۱۲ ؎ قولہ کقول الشاعر و آں سنان ۱۲

سلہ قولہ فان الماء الخ قال الميدانی المعنی الماء الذی فیہ التزاع ماء ابی وجدی اے درشتها باد ابیل المتنازع فیما بیری التی حفرتہا وطویتہا ۱۲ درایہ سلہ قولہ حفرتہ۔ حفر بالفتح زمین کندیدن وطوی مدور کردن چاہ ست بسنگ یعنی چاہ من چناں چاہے کہ کندیدہ ام اورا وچناں چاہے کہ مدور بسنگ کردم اورا ۱۲ درایہ سلہ قولہ صلتہ اسم الفاعل آہ بسبب دلالت ہر دو بر ثبوت بتقدیر جملہ فعلیہ سوائے صفت مشبہ یعنی صلۂ الف ولام در صورت مفردی باشد ودر تقدیر جملہ بجہت ایں کہ ایں الف ولام موصول بالالف ولام حرفی کہ بجز بر مفرد داخل نمی شود مشابہت دارد لہذا صلۂ او اسم فاعل و اسم مفعول اختیار نمودند تا ہر دو غرض حاصل شود یعنی بجہت مفرد بودن صلۂ او بر حسب لفظ آنچہ بشابہت او بحرف تعریف میخواہد حاصل شد وجملہ بودن صلۂ او بر حسب معنی آنچہ اسم موصول بودن او اقتضا کردہ است داد کذا فی المنہل ۱۲

سلہ قولہ ویجوز حذف العائد الخ یعنی حذف عائد از صلہ بحذف لفظ جائز ست گر در صلۂ الف ولام حذف قلیل می باشد زیرا کہ در موصولیت او خفاست وضمیر یکے از دلائل موصولیت اوست و ہمچنیں حذف ضمیر منفصل واقع پس الا نیز جائز نیست مثل الذی ما ضربت الا ایاہ زیرا کہ اگر حذف کردہ شود حذف ضمیر منفصل معلوم نشود باحتمال ایں کہ محذوف ضمیر متصل قبل الا است دریں ہنگام غرضیکہ برائے آں ضمیر منفصل آوردہ بودند فوت خواہد شد ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو

سلہ قولہ ان کان مفعولا یعنی حذف عائد صلہ از صلہ جائز ست اگر عائد مفعول بہ باشد نہ فاعل کہ حذفش جائز نیست و ہمچنیں جائز ست حذف مرفوع بشرطیکہ مبتدا باشد وخبرش جملہ وظرف نبود ونیز جائز است حذف مرفوع بعد ای وبسبب طول صلہ مثل آیۂ کریمہ ھو الذی فی السماء الہ وفی الارض الہ و ہمچنیں است حال مجرور نیز بشرطیکہ بحرف متعین مجرور باشد مثل آیۂ کریمہ انسجد لما تامرنا اے بہ یا باضافت صفت ناصبہ تقدیراً مجرور بود مثل الذی انا ضارب ای ضاربہ ۱۲ د

سلہ قولہ ایا وایۃ معربۃ۔ زیرا کہ اضافت دریں ہر دو بجانب مفرد لازم ست واضافت مانع بناست بسبب نازل کردن مقام تنوین کہ منافی بناست پس ایا دخواہد شد بحیثیکہ لازم الاضافۃ سوئے جملہ است زیرا کہ اضافت عمدہ مانع بنا است نزد انحو ۱۲ درایہ سلہ قولہ حذف صدر صلتہا۔ بشرطیکہ صدر صلہ ضمیر راجع بجانب موصول بود دریں ہنگام مبنی بر ضم خواہد بود د وجہ بنا ایں کہ بسبب حذف بعض صلہ کہ مبین وموضح موصول ست نقصان عارض گشتہ پس با ضمہ کہ اقوی حرکات ست جبر نقصان مذکور نمودہ شد مثل آیہ ہم اشد کسے کہ ایہم بضم خواندہ ۱۲ درایہ سلہ قولہ کل اسم الخ اے دضعا از قید اسم نفس امر وماضی خارج شدم

فَإِنَّ الْمَاءَ مَاءُ أَبِي وَجَدِّي ۔ وَبِئْرِي ذُو حَفَرْتُ وَذُو طَوَيْتُ

أَيِ الَّذِي حَفَرْتُهُ وَالَّذِي طَوَيْتُهُ وَالْأَلِفُ وَاللَّامُ بِمَعْنَى الَّذِي صِلَتُهُ اسْمُ الْفَاعِلِ وَاسْمُ الْمَفْعُولِ نَحْوُ جَاءَنِي الضَّارِبُ زَيْدًا أَيِ الَّذِي يَضْرِبُ زَيْدًا وَجَاءَنِي الْمَضْرُوبُ غُلَامُهُ وَيَجُوزُ حَذْفُ الْعَائِدِ مِنَ اللَّفْظِ إِنْ كَانَ مَفْعُولًا نَحْوُ قَامَ الَّذِي ضَرَبْتُ أَيِ الَّذِي ضَرَبْتُهُ وَاعْلَمْ أَنَّ أَيًّا وَأَيَّةً مُعْرَبَةٌ إِلَّا إِذَا حُذِفَ صَدْرُ صِلَتِهَا كَقَوْلِهِ تَعَالَى ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا أَيْ هُوَ أَشَدُّ

فَصْلٌ

أَسْمَاءُ الْأَفْعَالِ هُوَ كُلُّ اسْمٍ بِمَعْنَى الْأَمْرِ وَالْمَاضِي نَحْوُ رُوَيْدَ زَيْدًا أَيْ أَمْهِلْهُ وَهَيْهَاتَ زَيْدٌ أَيْ بَعُدَ وَكَانَ عَلَى وَزْنِ فَعَالِ بِمَعْنَى الْأَمْرِ وَهُوَ مِنَ الثُّلَاثِيِّ قِيَاسٌ كَنَزَالِ بِمَعْنَى انْزِلْ وَ

لہ قولہ مصدراً زیراکہ قول عرب فجار الفتبیح بسبب معرف بلام بودن صفت فجار بر معرفہ بودن و دلالت می نماید ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ انما ذکرت للمناسبۃ بینہا وبین افعال التی من اسماء الافعال عدد و زنا ولذا الحقت فی البناء ۱۲ ۵۳ قولہ الاصوات بسبب قائم بودن اینہا مقام اسمائیکہ دراں ترکیب نیست مبنی شدند سوال اصوات وقت ترکیب چرا مبنی شدند و اسمائے حروف مثل یاد تا کہ اسامی ب و ت اند برائے چہ معرب گشتند جواب اسمائے حروف مثل رجل برائے مسمیات خود موضوع ہستند پس وقت ترکیب مستحق اعراب خواہند شد بخلاف اصوات کہ از نہاد وقت ترکیب مسمی ارادہ کردہ نمی شود بلکہ حکایت صوت مراد می گیرند ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ او صوت بہ البہائم مثلاً قید مثلاً برائے آں افزودہ شد تا تعریف آں آوازہا را کہ برائے پرندگان بلکہ برائے بعض افراد انسان مثل کودکان و مردم دیوانہ می نماید شامل باشد ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۵ قولہ البہائم اے لزجرہا او دعائہا او تخشیتہا او وحشتہا وغیر ذلک ۱۲ درایہ ۵۶ قولہ المرکبات در المرکبات لام جنس ست پس معنی جمعیت باطل شد و ترکیب المرکب کل اسم صحیح گشت و محتمل کہ لام عہد باشد پس تقدیر ایں کہ ہذا فصل المرکبات المذکورۃ فی حصر المبنیات و کل اسم مبتدا خبرش محذوف ست کل اسم رکب الخ فہو مرکب ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۷ قولہ من کلمتین - و آمین نگفت تا شامل تجنث نصر و سیبویہ داخل باشد چرا کہ جزو ثانی اول فعل ست و جزو ثانی ثانی صوت ۱۲ درایہ ۵۸ قولہ لیست بینہما نسبۃ - اے اصلا یعنی نہ نسبت اسناد باشد نہ اضافت و نہ عمل و نہ افادت کدامی معنی پس مثل تابط شرا کہ دراں سبب بنا ترکیب نیست بلکہ جملہ بودن ست و آں خارج از بحث ست و عبد اللہ بعلبک یزید النجم علم خارج شد ۱۲ درایہ ۵۹ قولہ یجب بناؤہما - بنائے جزو اول بسبب ایں کہ در وسط ست و وسط محل اعراب نیست و بنائے جزو ثانی بسبب آنکہ متضمن حرف ست پس اصل احد عشر احد و عشر بودہ برائے فرق میان امتزاج و دو اسم و ترکیب آنہا واو محذوف شد ۱۲ درایہ ۶۰ قولہ کالمثنیٰ یعنی چنانکہ مثنی معرب ست ہمچنیں جزو اول ایں کلمہ نیز معرب ست بسبب مشابہت او با مضاف از جہت حذف نون زیرا کہ حذف نون از احکام اضافت ست پس برائے حکم او معرب دادہ شد و جزو دوم او مبنی ست کہ متضمن حرف نمودہ است ۱۲ درایہ ۵ یعنی لفظے کہ بادآواز حکایت کردہ شود خواہ آواز حیوانات باشد خواہ جمادات ۱۲

وتراكِ بمعنى اتركْ ويلحق به فعالِ مصدراً معرفةً كفجارِ بمعنى الفجور او صفةً للمؤنث نحو يا فساقِ بمعنى فاسقة ولكاعِ بمعنى لاكعة او علماً للاعيان المؤنثة كقطامِ وغلابِ وحضارِ وهذه الثلاثة ليست من اسماء الافعال وانما ذكرت ههنا للمناسبة فصل الاصوات كل لفظ حكي به صوتٌ كغاقِ او صُوِّتَ به للبهائم كنخ لاناخة البعير فصل المركبات كل اسم رُكِّبَ من كلمتين ليست بينهما نسبة فان تضمن الثاني حرفاً يجب بناؤهما على الفتح كاحد عشر الى تسعة عشر الا اثني عشر فانها معربة كالمثنى وان لم يتضمن ذلك ففيها لغات افصحها بناء الاول على الفتح واعراب الثاني غير منصرف كبعلبكّ نحو جاءني بعلبكّ

۵۱ قوله الکنایات ۔ اے بعض الکنی یہ کہ جمع ہستند نہ تمامی کنایات زیرا کہ بعضے معرب نیز باشد مثل فلان وفلانہ کنایت از اعلام ۱۲ ہدایہ ۵۲ قوله عدد مبہم اے متوسط بین القلیل والکثیر من احد عشر الی تسعة وتسعین دون القلیل مادون العشرة والکثیر من المائة الی ما فوقها لانہ لا یلزم التمییز ۱۲ ۵۳ قوله کم وکذا وجہ بنائے کم استفہامیہ تضمن او معنی ہمزۂ استفہام را ودر کم خبریہ حمل بر کم استفہامیہ ودر کذا ترکیب او از دو چیز کہ کاف وذا باشد یا وضع ہر دو مثل وضع حرف کہ دو حرف باشد ۱۲ درایہ بزیادہ ۵۴ قوله کیت وذیت بفتح التاء والکسر فیہا

وَرَأَيْتُ بَعْلَبَكَّ وَمَرَرْتُ بِبَعْلَبَكَّ

فَصْلٌ

الْكِنَايَاتُ هِيَ أَسْمَاءٌ تَدُلُّ عَلَى عَدَدٍ مُبْهَمٍ وَهِيَ كَمْ وَكَذَا أَوْ حَدِيثٍ مُبْهَمٍ وَهُوَ كَيْتَ وَذَيْتَ وَاعْلَمْ أَنَّ كَمْ عَلَى قِسْمَيْنِ اسْتِفْهَامِيَّةٌ وَمَا بَعْدَهَا مَنْصُوبٌ مُفْرَدٌ عَلَى التَّمْيِيزِ نَحْوُ كَمْ رَجُلًا عِنْدَكَ وَخَبَرِيَّةٌ وَمَا بَعْدَهَا مَجْرُورٌ مُفْرَدٌ نَحْوُ كَمْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ أَوْ مَجْمُوعٌ نَحْوُ كَمْ رِجَالٍ لَقِيتُهُمْ وَمَعْنَاهَا التَّكْثِيرُ وَتَدْخُلُ مِنْ فِيهِمَا تَقُولُ كَمْ مِنْ رَجُلٍ لَقِيتُهُ وَكَمْ مِنْ مَالٍ أَنْفَقْتُهُ وَقَدْ يُحْذَفُ التَّمْيِيزُ لِقِيَامِ قَرِينَةٍ نَحْوُ كَمْ مَالُكَ أَيْ كَمْ دِينَارًا مَالُكَ وَكَمْ ضَرَبْتَ أَيْ كَمْ ضَرْبَةً ضَرَبْتَ وَاعْلَمْ أَنَّ كَمْ فِي الْوَجْهَيْنِ يَقَعُ مَنْصُوبًا إِذَا كَانَ بَعْدَهُ فِعْلٌ غَيْرُ مُشْتَغِلٍ عَنْهُ بِضَمِيرِهِ نَحْوُ كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَ وَكَمْ غُلَامٍ مَلَكْتَ

چنیں وچنیں ۱۲ صراح وگاہے معلوم ہم می باشد وہر دو مستعمل نمی شود مگر بواو عطف مثل قال فلان کیت وذیت ۱۲ تکملہ ۵۵ قوله او مجموع آہ وجہ مجرور ومفرد بودن تمییز کم خبریہ اینکہ ہر گاہ کم خبریہ برائے تکثیر بود مشابہ عدد کثیر صریح مثل مائة والف گردید تمییز عدد صریح کثیر مجرور ومفرد می باشد ہمچنیں تمییز چیزے کہ مشابہ او باشد مجرور ومفرد خواہد بود ووجہ مجموع بودن تمییز ایں کہ کم خبریہ در تصریح کثرت مثل عدد صریح الکثرة نیست لہذا برائے نیابت از معنی صراحت تمییز مثل جمع آوردند ۱۲ ۵۶ قوله تدخل من فیہما اے جوازا یعنی من بیانیہ جوازا در تمییز ہر دو می آید پس تمییز ہر دو مجرور خواہد بود وفرق از قرینۂ مقام معلوم خواہد شد وایں وقتے است کہ فعل متعدی فاصل فیما بین تمییز وکم نباشد ورنہ آمدن من بیانیہ واجب بود تا تمییز بمفعول مشتبہ نشود مثل کم اہلکنا من قریة وکم آتیناہم من آیة ۱۲ ۵۷ قوله لقیام قرینة آں بودن بعد کم استفہامیہ وخبریہ اسم مرفوع یا فعل باشد پس استفہامیہ جمع مثل کم لک غلاما ودریں صورت کلمۂ تمییز محذوف خواہد شد ومعنی کم لک غلاما کم نفسا لک فی حالة کونہم غلمانا ... ل در حال جار مجرور است وہمیں است مذہب بصریہ پس نزد شان کم غلمانا لک جائز نباشد مگر بر مذہب اخفش کہ بجواز تقدیم حال بر عامل او کم ظرف باشد قائل ست درست خواہد بود وکذا فی الحاشیة ۵۸ قوله غیر مشتغل عنہ احتراز است از مثل کم رجلا او رجل ضربتہ وقتیکہ کم را مبتدا گردانند وبعد او فعل غیر مشتغل مقدر نہ نمایند ۱۲ درایہ

سلہ قولہ مفعولاً بہ. خبر کیون محذوف است و ہمچنیں مصدراً و مفعولاً فیہ و مبتدأ و خبراً بسبب عطف اینہا بر مفعولاً بہ. تقدیر عبارت و یکون کم فی حالۃ الذین
الثالین مفعولاً بہ آہ. و می تواند کہ نصب مفعولاً بہ بنابر حالیت از ہر یک کم رجلاً و کم غلام و نصب مصدراً بنابر حالیت از کم ضربۃ و کم ضربۃ و نصب
مفعولاً فیہ بنابر حالیت از کم یوماً و کم یوم باشد و ایں وجہ بہ نسبت وجہ اول وجیہ است چہ دریں وجہ سلامت از حذف ست
بخلاف وجہ اول و مجروراً و مفعول بہ یقیع ست بسبب عطف او بر منصوبات و ہمچنیں مرفوعاً و چوں مفہوم منصوب وجودی ست لہذا
بر مرفوع مقدم گشت و ظرفیت و
مصدریت کم باعتبار تمیز او ست ۱۲ ش
فائدہ بداں کہ از لفظے کہ برائے مخاطب
بود پس کم استفہامیہ مخصوص است بفعل
باشد یا غیر او نہ برائے متکلم مثل کم رجلاً
ضربت بصیغہ مخاطب و کم مالاً عندک زیرا کہ
استفہام از نفس خود معنی ندارد و کم پس
خبریہ بود برائے متکلم باشد فعل بود یا غیر او
نہ برائے مخاطب زیرا کہ ایں کم برائے
انشائے معنی تکثیر بود و مناسب آں متکلم
باشد مثل کم مال انفقت بصیغہ متکلم و کم
مال عندی ۱۲ سلہ قولہ اذا کان قبلہ
آہ سوال کم صدارت کلام خواہد آں
وقت بودن حرف جر خواہ مضاف بر سر
او زائل شد جواب چوں فیما بین حرف
جار و مجرور و مضاف و مضاف الیہ اتحاد
و جزئیت می باشد صدارت او بسوئے
جار و مضاف منتقل شد ۱۲ و طیہ سلہ
قولہ الظروف یعنی ظروف کہ معدود از
مبنیات اند، و تعبیر نمودہ شد از انہا دست
شمار بعض ظروف پس احتیاج بجانب
ذکر بعض نحو اینہا افادہ ۱۲ ش سلہ قولہ
منہا ما قطع عن الاضافۃ وجہ بنائے ضمن
اینہا معنی حرف اضافت است و نیز تشبیہ
با حرف در احتیاج سوئے مضاف الیہ
و بنا بر ضمہ برائے جبر نقصان کہ بحذف
مضاف الیہ باینہا راہ یافتہ ۱۲ ہدایہ شرح
ہدایۃ النحو سلہ قولہ کقبل و بعد آہ و ہمچنیں
چیزے کہ مشابہ او باشد مثل امام بفتح اول
و قدام بضم اول و تشدید دال ہر دو بمعنی

مفعولاً بہ نحو كم ضربۃ ضربت وكم ضربۃ ضربت مصدراً
وكم يوماً سرت وكم يوماً صمت مفعولاً فيہ ومجروراً اذا كان
قبلہ حرف جر او مضاف نحو بكم رجلاً مررت وعلى كم رجل
حكمت وغلام كم رجلاً ضربت ومال كم رجل سلبت و
مرفوعاً اذا لم يكن شيأ من الامرين مبتدأ ان لم يكن ظرفاً
نحو كم رجلاً اخوك وكم رجل ضربتہ وخبراً ان كان ظرفاً
نحو كم يوماً سفرك وكم شهر صومي فصل الظروف المبنيۃ
على اقسام منها ما قطع عن الاضافۃ بان حذف المضاف
اليہ كقبل وبعد وفوق وتحت قال اللہ تعالى للہ الامر من
قبل ومن بعد اى من قبل كل شئ ومن بعد كل شئ
هذا اذا كان المحذوف منوياً للمتكلم والا كانت معربۃ

اے بناؤ | مقطوعہ عن الاضافۃ ۱۲ — مقصوداً ۱۲ — البتۃ ۱۲ لذلک الغیر ۱۲

پیش و دراز بالمد بمعنی سپس و پیش و آں از اضداد ست و خلف بمعنی سپس و اسفل و دون و اول بمعنی قبل و غیر او و وجہ بنائے اینہا تضمن اینہاست حرف
و مثل تضمن ایں ہمزہ استفہام را و قائم مقام اینہا الفاظے ست کہ ظروف نیست لیکن بسبب کثرت استعمال خود با ظروف تشبیہ دادہ شدہ اند مثل حسب چنانکہ
گوئی افعل ہذا حسب اے حسبک و از یں قول افعل ہذا لا غیر مراد ست و مثل حسب لا غیر لیس غیر ست در قطع اضافت و بنا بر ضم ۱۲ سلہ قولہ و الا کانت معربۃ
اے و ان لم یکن المحذوف منویاً للمتکلم بکون نسیاً منسیاً و کان لا اضیف الیہ منکوراً ۱۲

م زید نشیننده ست کذا فی عبد الرحمن ۱۲ ۵۳ قولہ لملازمتها الاضافة الى الجملة۔ معنی لا لفظاً اما اول پس معنی اجلس حیث زید جالس اجلس مکان جلوس زید ست و ثانی یعنی عدم الاضافة لفظاً پس بسبب آں کہ مضاف بجانب جملہ در حقیقت مضاف بجانب مصدر ست کہ جزء او را متضمن نمودہ پس اضافت حیث بجانب جملہ مثل لا اضافت گردیدہ و مشابہ بغایات مقطوع الاضافة شدہ مبنی بر ضم گشت کذا فی الشرح ۱۲ ۵۴ قولہ فی الاکثر اے فی الاستعمال الاکثر یعنی اضافت بجانب جملہ اکثر ست از روئے استعمال و گاہے ثلاثے او مفتوح می شود و گاہے مکسور و گاہے یائے او بواؤ بدل می گردد و گفتہ می شود حوث کذا فی الرضی ۱۲ ۵۵ قولہ اما تری آہ و آخرہ ع نجم یضیئ کالشہاب لامعا حیث دریں بیت مضاف بجانب سہیل کہ مفرد است و آں نادر ست و دریں ہنگام نزد بعضے معرب ست کہ علت بناکہ اضافت سوئے جملہ باشد موجود نیست و اشہر ایں کہ مبنی ست بنا براں حیث مفعول بہ ترائے باشد چنانکہ بعضے تصریح کردہ اند کہ حیث لازم الظرفیة نیست پس در بیت مفعول ترے باشد اے مکان سہیل چنانکہ در کریمہ اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ و ایں بنا بر آں ست کہ نجم مجرور بود بدل از سہیل و ظاہر ایں ست کہ حیث بر ظرفیت خود باقی ست و نجم بہ نصب مفعول بہ تری از رؤیة البصر چنانکہ بعضے از شراح ابیات گفتہ اند پس طالعا حال از سہیل باشد و ساطعا حال از نجما تقدیر آں کہ شاعر می گوید برائے کسے اما تری فی مکان سہیل حال کونہ طالعا نجما یضیئ کالشہاب ساطعا معنی آں کہ آیا نمی بینی در جائیکہ سہیل ستارہ ایست مشہور در حالیکہ آں بر آمدہ است ستارہ دیگر را کہ روشن باشد مثل پارہ آتش در حالیکہ آں ستارہ درخشندہ باشد کذا فی العلوی ۱۲ ۵۶ قولہ و شرطہ اے شرط بنائہ و ہمیں جہت بعضے حیث را در حالت اضافت بجانب مفرد بسبب زوال علت بناکہ اضافت بجانب جملہ باشد معرب گردانند ۱۲ عبد الرحمن ۵۷ قولہ الی الجملة لاحتیاجہ الیہا تبیین معناہا

شرطا نیست بروں مثل پس او مختار ست نہ واجب ۱۲ سہیل

وعلى هذا قُرِئَ لله الامر من قبلُ ومن بعدُ وتسمّى الغايات ومنها حيثُ بُنِيَت تشبيهاً لها بالغايات لملازمتها الاضافة الى الجملة في الاكثر قال الله تعالى سنستدرجُهم من حيثُ لا يعلمون وقد يُضاف الى المفرد كقول الشاعر اَما ترى حيثُ سهيلٍ طالعاً اى مكان سهيلٍ فحيث هذا بمعنى مكان وشرطه ان يُضاف الى الجملة نحو اجلس حيث يجلس زيدٌ ومنها اذا وهي للمستقبل واذا دخلت على الماضي صار مستقبلاً نحو اذا جاء نصرُ الله وفيها معنى الشرط و يجوز ان تقع بعدها الجملة الاسمية نحو آتيك اذا الشمسُ طالعةٌ والمختار الفعلية نحو آتيك اذا طلعت الشمسُ و

۵۱ قولہ الغایات بسبب غایت بودن اینہا در نطق بعد حذف مضاف الیہ بلا عوض ۱۲ ۵۳ قولہ حیث برائے مکان ست و اخفش گفتہ گاہے برائے زمان ہم مستعمل می شود مثل اجلس حیث زید جالس یعنی بنشیں در زمانیکہ

م نیستیم و گاہے از شرطیت خارج می شود ۱۲ درایہ

کاحتیاج الموصول الی ما یتم بہ لانہ موضوح لکان یقع فیہ النسبة ۱۲ د ۵۸ قولہ علی الماضی۔ گاہے در ماضی مستعمل شود بے آں کہ مستقبل گردیدہ باشد مثل حتی اذا ساوی بین الصدفین ۱۲ درایہ ۵۹ قولہ وفیہا معنی آہ یعنی در اذا کہ برائے مستقبل است معنی شرط بود و ایں اکثر است و گاہے از استقبال بجانب ماضی خارج می شود چنانکہ در قول بعض او برائے مستقبل می آید و گاہے برائے استمرار زمان می آید مثل و اذا قیل لہم لا تفسدوا فی الارض قالوا انما نحن مصلحون یعنی ہر گاہ و برائے شان گفتہ می شود کہ در زمین فساد مکنید عادت مستمرہ شان بود کہ می گفتند ما یان جز اصلاح کنندگان م

ابن عصفور ست سوم آن کہ ظرف زمان واین قول زجاج و مختار زمخشری است ۱۲

قد تكون للمفاجاة فيختار بعدها المبتدأ نحو خرجت فاذا
السبع واقف ومنها اذ وهي للماضي وتقع بعدها
الجملتان الاسمية والفعلية نحو جئتك اذ طلعت الشمس
واذ الشمس طالعة ومنها اين وانى للمكان بمعنى الاستفهام
نحو اين تمشي وانى تقعد وبمعنى الشرط نحو اين تجلس اجلس
وانى تقم اقم ومنها متى للزمان شرطا واستفهاما نحو
متى تصم اصم ومتى تسافر ومنها كيف للاستفهام حالا
نحو كيف انت اى في اى حال انت ومنها ايان للزمان
استفهاما نحو ايان يوم الدين ومنها مذ ومنذ بمعنى
اول المدة ان صلح جوابا لمتى نحو ما رأيته مذ او منذ يوم
الجمعة في جواب من قال متى ما رأيت زيدا اى اول مدة انقطاع

رؤيتي اياه يوم الجمعة وبمعنى جميع المدة ان صلح جوابا لكم

نحو ما رأيته منذ ومنذ يومان في جواب من قال كم مدة

ما رأيت زيدا اي جميع مدة ما رأيته يومان ومنها لدى ولدن

بمعنى عند نحو المال لديك والفرق بينهما ان عند لا يشترط

فيه الحضور ويشترط ذلك في لدى ولدن وجاء فيه

لغات اُخر لَدُن ولَدِن ولَدْن ولَدُ ولَدْ ولُدْ ومنها

قط للماضي المنفي نحو ما رأيته قط ومنها عوض للمستقبل المنفي نحو

لا اضربه عوض واعلم انه اذا اضيف الظروف الى الجملة او الى اذ جاز بناؤها

على الفتح كقوله تعالى هذا يوم ينفع الصادقين صدقهم

ويومئذ وحينئذ وكذلك مثل وغير مع ما وان وأنّ

تقول ضربته مثل ما ضرب زيد وغير ان ضرب زيد

سله قوله جميع المدة. بريں تقدير پس او مستعد مبين زمان مقصود ما بعد متلبس بالعدد باشد ۱۲ انهل سله قوله بمعنى عند آه گرلدن و لغات او را معنى ابتدا لازم ست و بهمیں جهت او را مع لغات لفظ من لازم می باشد ملفوظ بود و ایں اکثر ست یا مقدر پس لدن و لغات او بمعنی من عند خواهد بود و لدی بمعنی عند است و او را معنی ابتدا لازم نیست ۱۲ رضی سله قوله لا یشترط فیه الحضور تا ایں که گفته می شود المال عند زید اگرچه مال نزدیک زید نباشد بلکه در خزانه باشد و المال لدی زید وقت بودن مال نزدیک زید نه در خزانه پس عند عام باشد به نسبت لدی و اخوات او ۱۲ درایه سله قوله لدی ولدن مبنی بودن اینها بسبب وضع بعض لغات اینها مثل وضع حروف و محمول بودن باقی بر وی ۱۲ درایه سله قوله لد بفتح لام و سکون دال و گاهی لد مثل مذ هم آمده است و ایں نهایت قلیل ست ۱۲ سله قوله قط افصح لغات در قط فتح قاف و تشدید طاء مضمومه است و گاهی قاف او در ضم تابع طا می آید و گاهی بتخفیف طا بالضم و سکون او هم باشد ۱۲ انهل سله قوله الماضي المنفي نفی خواه لفظا باشد مثل ما رأيته خواه معنی نحو هل رأيت زيدا قط و گاهی در اثبات هم مستعمل میشود مثل كنت اراه قط اے دائما و قط مخففه مبنی است بجهت وضع او مثل وضع حروف و دیگراں بسبب مشابهت با او یا تضمن آنها لام تعریف را زیرا که بر زمان معین دلالت می نمایند ۱۲ درایه سله قوله عوض بضم الضاد و بفتح بلا تنوین هرگز وهو لتاكيد النفي للمستقبل من الزمان كما ان قط للماضي من الزمان يقال عوض لا افارقك يعني هرگز جدا نشوم از تو كما تقول قط ما فارقتك هرگز جدا نشوم از تو عوض را در ماضی و قط را در مستقبل استعمال نه کنند ۱۲ ص و مبنی بودن او بر ضم بجهت ایں که او مثل قبل و بعد مقطوع الاضافت ست چرا که با مضاف الیه اعراب او جائز ست چناں که گفته می شود لا آتیک عوض العائضین اے دهر الداهرین معنی آں نخواهم آمد در خانه تو در روزگار گذراں شد ۱۲ سله قوله لا اضربه عوض اے لا اضربه دهرا معنی آں نخواهم زد او را در روزگار گذراں شد ۱۲ درایه سله قوله الی اذ یعنی ظروف هرگاه بجانب جمله یا بجانب اذ که مضاف بسوئے جمله باشد مضاف شوند بنائے شاں بر فتح جائز ست برائے خفت مثل من خزي يومئذ اے یوم اذ کان کذا بر قرأت فتح میم و مبنی بودن اینها بر فتح بجهت اضافت بجانب جمله که در حکم عدم اضافت ست پس در قطع اضافت مثل غایات باشند ۱۲ سله قوله على الفتح لاكتساب بنائها من المضاف اليه المبني ولو بواسطة كما في اذ لان الجملة من حيث هي هي مبنية ۱۲

اودنا وانت یا جنس معین مثل اسامہ کہ علم جنس اسد است یا اسد مجتمع یا علم جنس یا جملہ معینہ از کل افراد جنس یا بعض فرد مثل معرف لام استغراق و جمیع معہود ہا ۱۲ ولہ ۵۵ قولہ اسماء الاشارات والموصولات چوں اسم اشارہ بدون اشارہ حسی سوی مشار الیہ وقت تلفظ متکلم نزد مخاطب مبہم می باشد و ہمچنیں موصولات بدون صلہ لہٰذا ہر دو مبہم نامیدہ شد ند ۱۲ درایہ ۵۵ قولہ والمعرف باللام بدانکہ الف و لام بر دو قسم است زائد کہ برائے تحسین لفظ آید مثل الحسن والحسین والنعیم در قول شاعر مصرعہ ولقد امر علی اللئیم یسبنی ہو غیر زائد و آں بر دو نوع است اسمے و حرفے اول اسم موصول است کہ دخول او اسم فاعل و مفعول باشد مثل الضارب والمضروب و ثانی بر چہار گونہ باشد جنسی۔ استغراقی۔ عہد ذہنی۔ عہد خارجی۔ اول اشارت کند بجانب ماہیت صرف قطع نظر از فرد و افراد و وحدت و کثرت مثل اہلک الناس الدینار والدراہم و ثانی اشارت کند بجانب ماہیت بایں طریق کہ در جمیع افراد یافتہ می شود مثل ان الانسان لفی خسر اے جمیع افراد انسان۔ ثالث ایما نماید بجانب ماہیت بایں طریق کہ در فرد غیر معین کہ فیما بین متکلم و سامع کہ در ذہن معہود است یافتہ شد چناں کہ ادخل السوق یعنی در آ در بازارے کہ در ذہن من و تو معہود است و رابع شیرست بجانب ماہیت بایں طریق کہ در فرد معین کہ در خارج میان متکلم و سامع معہود ست حاصل گردیدہ و آں اول منکور مذکور می کنند و بعد ہماں منکور را معرفہ اعادہ می نمایند مثل کریمہ کما ارسلنا الی فرعون رسولا فعصیٰ فرعون الرسول و از اقسام معارف اسمے است کہ معرف یکے ازیں الف و لام چہار گانہ بود در نکرہ باشد چنانکہ عبدالرحمٰن تصریح کردہ و عبدالحکیم و تنظر کہ مدخول الف و لام عہد ذہنی نکرہ می باشد و ہمیں جہت بخبریہ صفت او می آید و مصنف

وَمِنْهَا أَمْسِ بِالْكَسْرِ عِنْدَ أَهْلِ الْحِجَازِ وَالْخَاتِمَةُ فِي سَائِرِ أَحْكَامِ الْاِسْمِ وَلَوَاحِقِهِ غَيْرِ الْإِعْرَابِ وَالْبِنَاءِ وَفِيهَا فُصُولٌ

فَصْلٌ اِعْلَمْ أَنَّ الْاِسْمَ عَلَى قِسْمَيْنِ مَعْرِفَةٌ وَنَكِرَةٌ الْمَعْرِفَةُ اِسْمٌ وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ وَهِيَ سِتَّةُ أَقْسَامٍ الْمُضْمَرَاتُ وَالْأَعْلَامُ وَالْمُبْهَمَاتُ أَعْنِي أَسْمَاءَ الْإِشَارَاتِ وَالْمَوْصُولَاتِ وَالْمُعَرَّفُ بِاللَّامِ وَالْمُضَافُ إِلَى أَحَدِهَا إِضَافَةً مَعْنَوِيَّةً وَالْمُعَرَّفُ بِالنِّدَاءِ وَالْعَلَمُ مَا وُضِعَ لِشَيْءٍ مُعَيَّنٍ لَا يَتَنَاوَلُ غَيْرَهُ بِوَضْعٍ وَاحِدٍ وَأَعْرَفُ الْمَعَارِفِ الْمُضْمَرُ الْمُتَكَلِّمُ نَحْوُ أَنَا وَنَحْنُ ثُمَّ الْمُخَاطَبُ نَحْوُ أَنْتَ ثُمَّ الْغَائِبُ نَحْوُ هُوَ ثُمَّ الْعَلَمُ ثُمَّ الْمُبْهَمَاتُ ثُمَّ الْمُعَرَّفُ بِاللَّامِ ثُمَّ الْمُعَرَّفُ

ا ے باقی ۱۲ — عشرة — اول ۱۲ — بالاستغراق ۱۲ — سوائے غیر مثل و شبہ نظیر و غیرہ ۱۲ — زیرا کہ اضافت لفظی مفید تعریف نباشد — اسمائے اسم جا — لامکان الاشتباہ فیہ — لما قر بناہ — استدلالا بشبہ فی عدد المخاطب ۱۲ — لامکان الاشتباہ فیہ ۱۲

ا؎ قولہ امس یعنی دی تر و یعنے مبنی بر کسر و معرفہ است و نزد بعضے معرب و معرفہ و ہرگاہ مضاف شود یا بر و الف و لام درآید یا نکرہ نمودہ شود بالاتفاق معرب باشد گفتہ می شود مضی امسنا و مضی الامس المبارک و کل غد صائر امسا ۱۲ مراح ۵۳ قولہ اعلم ان آہ چوں در مبنیات ذکر معرفہ در آمدہ لہٰذا ذکر شق پس مبنیات مناسب شدہ بسبب مقصود اصلی و کثیر الاستعمال بودن معرفہ بر نکرہ مقدم گردیدہ ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ لشئ معین عام ازیں کہ فرد معین باشد مثل زید و الرجل یعنی رجل معہود خارجی ۱۲

نزد عہد معرف بمیم نمودہ چنانکہ در حدیث آمدہ است لیس من امبر امصیام فی امسفر زیرا کہ میم بدل از لام است در اصل لیس من البر الصیام فی السفر بودہ ۱۲ یوسفیہ و درایہ ۵۶ قولہ والعلم آہ خواہ منقول باشد مثل فضل خواہ مرتجل مثل عمران مفرد باشد مثل زید یا مرکب مثل عبداللہ نام باشد مثل عمر یا لقب مثل صدیق خواہ کنیت مثل ابوالبقاء موضوع برائے معنی ذات باشد مثل بشر یا برائے معنی حدث مثل سبحان علم تسبیح یا معنی وقت مثل بکرۃ یا وزن نمایند مثل فعلان الذی مؤنثہ فعلی یا تنہا محض مراد بود مثل سعید نزد یا محض عدد چنانکہ ستۃ ضعف ثمانیۃ ۱۲ درایہ

بالنداء والمضاف في قوة المضاف اليه والنكرة ما وضع لشيء غير معين كرجل وفرس فصل اسماء العدد ما وضع ليدل على كمية احاد الاشياء واصول العدد اثنتا عشرة كلمة واحد الى عشرة ومائة والف واستعماله من واحد الى اثنين على القياس اعني للمذكر بدون التاء وللمؤنث بالتاء تقول في رجل واحد وفي رجلين اثنان وفي امرأة واحدة وفي امرأتين اثنتان وثنتان ومن ثلثة الى عشرة على خلاف القياس اعني للمذكر بالتاء تقول ثلثة رجال الى عشرة رجال وللمؤنث بدونها تقول ثلث نسوة الى عشر نسوة وبعد العشرة تقول احد عشر رجلا واثنا عشر رجلا وثلثة عشر رجلا الى تسعة عشر رجلا واحدى عشرة امرأة واثنتا عشرة امرأة

ثان ١٢ — اے متعدد افراد یا اى المعدودات فيدخل فى الحد الواحد والاثنان ١٢ درایہ — واحد من الكلمات عشرة لا دخل منها ١٢ — زیرا کہ قیاس تذکیر مذکر و تانیث مؤنث است ١٢ حمیۃ النحو — بدون التاء ١٢ — بالتاء ١٢ — والاصل ١٢ — بتانيث الجزء الاول ١٢ — بتذكير الجزء الثاني ١٢

؁ قوله المضاف فى قوة المضاف اليه یعنی مضاف در مراتب تعریف در قوت مضاف الیہ است زیرا کہ مضاف از مضاف الیہ اکتساب تعریف می کند پس در مرتبۂ او خواہد بود این مذہب سیبویہ است و نزد مبرد تعریف مضاف از مضاف الیہ انقص می باشد چرا کہ او تعریف از مضاف الیہ حاصل می نماید و بہمیں جہت مضاف بجانب مضمر موصوف می آید و این ترتیب کہ مصنفؒ ذکر کردہ باعتبار رائے اکثر نحات ست ١٢ منہل ؁ قوله على القياس اے مبنی علی ما یقتضیہ القیاس فی الافراد والترکیب والعطف ١٢ ؁ قوله للمذكر بالتاء زیرا کہ ثلثہ تا دال بجماعت باشد پس مؤنث خواہد بود و الحاق تا لازم خواہد شد و چون در مذکر لاحق شد برائے فرق در مؤنث لاحق نخواہند نمود و ہرگاہ عشر در آیۂ کریمہ من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اکتساب تانیث مضاف الیہ نمودہ لہذا ایرادے وارد نخواہد شد ١٢ درایہ ؁ قوله احد عشر رجلا بتغير الواحد والواحدة اے احد و احدے بسبب للتخفيف ١٢ درایہ ؁ ثلثة عشر رجلا باسقاط التاء عن الجزء الثاني واثباتها فى الاول فى المذكر وبالعكس فى المؤنث لرجوع العشرة بعد التركيب فى الاصل فيهما دون الجزء الاول تعليلا بخلاف الاصل ١٢ درایہ شرح ہدایۃ النحو

؁ قوله والنكرة۔ قبول کردن حرف تعریف خواہ در آمدن رُبّ یا کم خبریہ بر وی یا بودن حال خواہ تمیز یا اسم لا بمعنی لیس از علامات نکرہ است ١٢ اش ؁ چون اسماء عدد اکثر بنکرہ تفسیر کردہ می شوند لہذا ذکر آنہا پس نکرہ مناسب شد ١٢ درایہ

وَثَلٰثُ عَشْرَةَ امْرَأَةً اِلٰى تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً وَبَعْدَ ذٰلِكَ تَقُوْلُ

بتانيث الجزء الثاني ١٢

عِشْرُوْنَ رَجُلًا وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً بِلَا فَرْقٍ بَيْنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ

اِلٰى تِسْعِيْنَ[ل] رَجُلًا وَامْرَأَةً وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاحِدٰى

وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً وَاثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ

امْرَأَةً وَثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَثَلٰثٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً اِلٰى تِسْعَةٍ

وَتِسْعِيْنَ رَجُلًا وَتِسْعٍ وَتِسْعِيْنَ امْرَأَةً ثُمَّ تَقُوْلُ مِائَةُ رَجُلٍ وَ

مِائَةُ امْرَأَةٍ وَاَلْفُ رَجُلٍ وَاَلْفُ امْرَأَةٍ وَمِائَتَا رَجُلٍ وَمِائَتَا امْرَأَةٍ

وَاَلْفَا رَجُلٍ وَاَلْفَا امْرَأَةٍ بِلَا فَرْقٍ بَيْنَ الْمُذَكَّرِ وَالْمُؤَنَّثِ فَاِذَا

زَادَ عَلَى الْمِائَةِ وَالْاَلْفِ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى قِيَاسِ[٥٣] مَا عَرَفْتَ وَيُقَدَّمُ الْاَلْفُ

اسم العدد ١٢

عَلَى الْمِائَةِ وَالْمِائَةُ عَلَى الْاٰحَادِ وَالْاٰحَادُ عَلَى الْعَشَرَاتِ تَقُوْلُ عِنْدِيْ

اَلْفٌ وَمِائَةٌ وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاَلْفَانِ وَمِائَتَانِ وَاثْنَانِ

ل ۵ قوله الى تسعين رجلا آه یعنی عقود هشت گانه که عشرون و ثلثون و اربعون و خمسون و ستون و سبعون و ثمانون و تسعون باشد قیاس در یں عقود چناں بود که عشران رجلا بلفظ مثنی و ثلث عشرات رجلا تا تسع عشرات رجلا گفته شود زیرا که مضاف مع مضاف الیه بجهت دلالت آنها بر عدد معین مانند عشرة و مائة و الف یک کلمه شده مثل کلمه گردید که مؤنث او بتا آمده هرگاه بقصد تخفیف مضاف الیه را حذف کردند مثل کلمه محذوفة اللام که ثبة و قلة وغیره باشد گردیده لیکن ثلثة بسبب مشابهت او با مائة که از آحاد ست بمعنی ثلث عشرات مستعمل نمی شود چنانکه ثبة باوصف حذف لام بمعنی خود استعمال می یابد واز وضع الفاظ اعداد بیان کیست معینه مقصود ست و آں حاصل نشد واز ینجا است که در الفاظ عدد لفظ مشترک را نخواهی دید و جمع اسم مؤنث بتا که لام او محذوف باشد بواو و نون بسیار آمده مثل قلون و ثبون و مائون لهذا بسبب مشابهت آنها عشرون و ثلثون گفته شد و از ابتدائی تغیراز عشران مثنی بجانب لفظ عشرون که صیغه مجموع معنوی ست غرض آن ست که برائے جمع غیر قیاسی وا خوات او مثل ثلثون وغیره که پس او ست ایں تغیر محل توطیه و تمهید باشد و لفظ واحد یعنی عشرة در عشرون فقط بکسر عین تغیر یافته زیرا که در اخوات او بجهت امکان معنی جمع تغیر جائز نیست چنانکه ثلثون را مثلا اگر جمع ثلثة گویند بعید نباشد زیرا که در ثلثون ثلثة ده بار ست و همچنیں ست حال اربعون تا آخر کذا فی الرضی ١٢ ۵۲ قوله تسعة و تسعین آه وجه مرکب نشدن آحاد با عقود چناں که با عشرات مرکب شده اند آنکه واو و یا در عشرون وغیره علامت اعراب ست و ترکیب موجب بنا پس بجا شدن هر دو ممنوع باشد ١٢ درایه ۵۳ قوله علی قیاس ما عرفت یعنی هرگاه تجاوز کنی از مائة آنچه زیاده بر مائة است استعمال کنی بر طریقے که از واحد تا تسعة و تسعین شناختی و عطف سازی بر مائة و گوئی مائة و خمسة رجال و مائة و خمس نسوة همچنیں تا مائة و تسعة و تسعین استعمال کنی و اما میکه بمائتین رسی و بر همیں طریق ست تا ما دون الف و چوں بر الف زیاده شود استعمال او مثل استعمال زائد بر مائة خواهد بود پس خواهی گفت عندی الف و مائة و احد و عشرون رجلا و الف و مائة و احدی و عشرون امرأة و عکس عطف نیز درهمه جائز ست پس خواهی گفت واحدة و مائة آه کذا فی الشرح ١٢

سلہ قولہ لان لفظ المميز یعنی چیزے کہ صلاحیت تمیز شدن دارد وآں بمادہ وجوہر خود دلالت بر جنس خواہد کرد وبہیأت وصیغۂ خود بر وحدت. وثنینیت دال خواہد بود ۱۲ شرح سلہ قولہ تقول عندی رجل ورجلان وتخواہی گفت عندی واحد رجل واثنا رجلین زیرا کہ در صورت جمع تمیز ومميز ذکر عدد ضائع خواہد بود وایں وجہ ورد واحد رجال واثنا رجال واثنا رجل تمام نیست زیرا کہ ہر یک از مميز وتمیز مفید مستقل بفائدہ ایست کہ دیگرے ازاں مشعر نیست وقول شان رجل واحد ورجلان اثنان محمول بر تاکید تمیز ست ۱۲

وعشرون رجلا واربعة الاف وتسعمائة وخمس واربعون

امرأة وعليك بالقياس واعلم ان الواحد والاثنين لا مميز

وكذا الواحدة والاثنتان ۱۲ — اے الزم ۱۲

لهما لان لفظ المميز يغني عن ذكر العدد فيهما تقول عندي

رجل ورجلان واما سائر الاعداد فلا بد لها من مميز

باقی غیر الواحد والاثنین ۱۲

فتقول مميز الثلثة الى العشرة مخفوض مجموع تقول ثلثة

جہت اضافت وواو سوے مميزات خود ۱۲

رجال وثلث نسوة الا اذا كان المميز لفظ المائة فحينئذ

اے مميز ثلث تا عشرة ۱۲

يكون مخفوضا مفردا تقول ثلث مائة وتسع مائة و

القياس ثلث مئات او مئين ومميز احد عشر الى تسعة

برائے مونث — برائے مذکر

وتسعين منصوب مفرد تقول احد عشر رجلا واحدى

عشرة امرأة وتسعة وتسعون رجلا وتسع وتسعون

امرأة ومميز مائة والف وتثنيتهما وجمع الالف مخفوض مفرد

ودال آں الف مفرد ست ۱۲ — کہ الفان واثنان باشد ۱۲

سلہ قولہ مخفوض مجموع وجہ مخفوض بودن اینکہ تمیز اینہا در حقیقت موصوف ومقصود ست اصل ثلثة رجال رجال ثلثة باشد اگر منصوب باشد بصورت فضلات بود پس مخفوض شد تا بصورت فضلات نباشد ومجموع بودن بایں سبب کہ مدلول سہ وما فوق او جماعت ست پس بہتر آنکہ بجماعت بیان کردہ شود تا موافقت میان عدد ومعدود پیدا آید زیرا چہ عدد از روے معنی عبارت از معدود ست ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو سلہ قولہ مجموع یعنی مجموع از روے لفظ باشد خواہ از روے معنی وجمع از روے معنی یا اسم جنس باشد مثل تمر وعسل ویا اسم جمع مثل رہط وقوم ۱۲ کذا فی الرضی سلہ قولہ الا اذا کان المميز آہ یعنی مگر چوں تمیز ثلث تا عشرہ لفظ مائۃ باشد دریں ہنگام مفرد مجرور خواہد بود اگرچہ قیاس آں بود کہ ثلث مائۃ یا ثلث مئین آمدی چرا کہ در آوردن لفظ مأت یا مئین معنی تانیث مکرر می شود چہ جمع مونث می باشد معنی مائۃ نیز مونث ست ونہ لفظ مفرد کہ مائۃ باشد خفیف ست پس برائے تخفیف مفرد آوردند جز تمیز بجہت ایں کہ تا حکم ثلث کلی باطل نشود ۱۲ کذا فی المنہل مع زیادۃ سلہ قولہ وتسع مائۃ بجہت استغنا از لفظ الف عشر مائۃ مستعمل نشد ۱۲ درایہ سلہ قولہ مميز احد عشر الی تسعۃ وتسعین آہ یعنی تمیز از احد عشر تا تسعۃ وتسعین بسبب تعذر اضافت منصوب شد

زیرا کہ در احد عشر رجلا بر تقدیر اضافت بجانب تمیز سہ اسم را یک اسم گردانیدن لازم می آید وایں جائز نیست ودر عشرون واخوات او نیز اضافت غیر متصور چرا کہ یا با ثبات نون باشد ویا بغیر آں در اول اثبات نون کہ مشابہ نون جمع ست در حالت اضافت لازم می آید وثانی حذف نونے را مستلزم ست کہ در حقیقت برائے جمع نیست بلکہ اصلی ست کہ کلمہ براں موضوع ست لہذا نصب دادند وچوں منفرد بہ نسبت جمع خفیف واخصر ست وجمعیت از عدد متقدم مفہوم می شد بنا براں بر مفرد اختصار نمودند ۱۲ منہل سلہ وجہ آنکہ گفتند زیرا کہ جمع مائۃ متروک ست ۱۲

ك۱ قوله فصل چوں ذکر تذکیر و تانیث در فصل عدد در آمد لهذا ذکر آنها پس اسمائے عدد ضروری شده گفت فصل آه ۱۲ ك۲ قوله الاسم اما مذکر واما مؤنث تر دو چوں از روئے پیدائش و رتبه بر زن مقدم ست و بجهت عدمے بودن تعریف او مؤخر لهذا در تقسیم مقدم شده و در تعریف مؤخر تا اختصار بیان رعایت رتبه او رست نرد ده ۱۲ درایه ك۳ قوله لفظا حقیقة مثل امرأة وطلحة وحکما کعقرب لان الحرف الرابع فی حکم تاء التانیث ۱۲ ك۴ قوله وعلامة التانیث آه ویائے ذی وتی که نزد بعض از علامات تانیث ست مصنف ذکر نه کرد زیرا چه جائز است که تانیث در الفاظ مذکوره وضعی باشد مثل تانیث انت وهی یا ایں که کلام در مذکر ومؤنث ست که از اقسام معرب است ۱۲ جمی ۱۲ درایه ك۵ قوله التاء ذکر تا اشارت بمذهب کوفیاست که نزد ایشاں علامت تانیث است وتا از وتغیر یافته ۱۲ ر ك۶ قوله الالف المقصورة التی بعد ثلثة ولا یکون للالحاق ولا لمجرد الزیادة مثل فتی وارطی وقبعثری ۱۲ درایه ك۷ قوله حقیقی آه نزد صاحب صمدیه وشارح او آں صاحب فرج باشد خواه علامت در حقیقة بود مثل ضاربة وحبلی ولفسا یا حکما مثل زینب وآں دائما حیوان باشد ولفظی آنکه چناں نباشد اگرچه علامت ظاهری در و بود مثل ظلمة وصحرا یا مقدر چنانکه عین وایں گاہے حیوان ہم باشد مثل دجاجة بمعنی خروس وحمامة بمعنی کبوتر ۱۲ ك۸ قوله وعین مثال تانیث لفظی تقدیرا بدلیل عیینة که تصغیر اسما را باصل خود برد ۱۲ ك۹ قوله فلا نعیدها زیرا که اعاده تکرار را واجب می کند وآں زشت ست ولیکن اعاده تعریف مؤنث حقیقی بعد ذکر او در بحث فاعل موجب تکرار نیست چه سابق تعریف او استطرادا ذکر شده اینجا قصدا و بالذات ۱۲

تقول مائة رجل ومائة امرأة والف رجل والف امرأة ومائتا رجل ومائتا امرأة والفا رجل والفا امرأة وثلثة آلاف رجل وثلث آلاف امرأة وقس على هذا

فصل الاسم اما مذكر واما مؤنث فالمؤنث ما فيه علامة التانيث لفظا او تقديرا والمذكر ما بخلافه وعلامة التانيث ثلثة التاء كطلحة والالف المقصورة كحبلى والالف الممدودة كحمراء والمقدرة انما هو التاء فقط كارض ودار بدليل اريضة ودويرة ثم المؤنث على قسمين حقيقي وهو ما بازائه ذكر من الحيوان كامرأة وناقة ولفظي وهو ما بخلافه كظلمة وعين وقد عرفت احكام الفعل اذا اسند الى المؤنث فلا نعيدها

فصل المثنى اسم الحق باخره الف او ياء مفتوح ما قبلها

ك۱۰ قوله المثنى آه از انجا که در ضمن مذکر و بیان تمیز ذکر مذکر ومؤنث ومفرد ومثنی ومجموع بیان آمده مذکر ومؤنث بمنزله ذات بود ومفرد ومثنی ومجموع از صفات ومثنی از مفرد قریب ست ونیز عدد او بر عدد مجموع سبقت دارد لهذا بیان مثنی مقدم بر مجموع مناسب افتاد وبعد دریافت مثنی ومجموع حاجت بتعریف مفرد نماند که ماسوائے مثنی ومجموع مفرد ست وبس ۱۲ ك۱۱ قوله دویرة آه زیرا که تصغیر اسما را باصل خود برد ۱۲ درایه ك۱۲ قوله فلا نعیدها آه ظرف اے مر فی المرفوعات فی بحث الفاعل ۱۲

ﮯﻪ قوله ليدل على ان معه آخر مثله اشارت ست بایں کہ تثنیہ اسم مشترک باعتبار دو معنی مختلف درست نیست پس گفتہ نخواہد شد قران بمعنی طہر و حیض و لعمران و عمران دابوان منتقض نخواہد گشت زیرا کہ از باب اطلاق یک لفظ ست بر دیگرے تغلیبا ۱۲ درایہ ﮯﻪ قوله ہذا فی الصحیح این حکم در جاری مجری صحیح یعنی منقوص یائی نیز جاری ست پس قول مصنف ہذا فی الصحیح برائے حصر نباشد ۱۲ ﮯﻪ قوله اما المقصور. وجہ تسمیہ بمقصور ایں کہ قصر بمعنی حبس ست و چوں آخر ایں اسم از حرکات محبوس ست لہذا مقصور نام شد ۱۲ ﮯﻪ قوله عن واو. حقیقۃً کعصا او حکما بان کان مجہول الاصل ولم یمل کالمسمی بلدے ولدے ۱۲ ﮯﻪ قوله وکان ثلاثیا. لے مجرد او غیر ثلاثی مجرد مثل معلی و مصطفی رد باصل نمی شود زیرا کہ چوں ثلاثی مجرد سبک می باشد لہذا واو با او ثقیل نیست ۱۲ ﮯﻪ قوله رُدّ الی اصله. و بسبب اجتماع ساکنین محذوف نخواہد شد تا وقت حذف نون در حالت التباس بمفرد نرود ۱۲ ﮯﻪ قوله کرحیان آه رحیان مثال اسمی ست کہ الف او عوض یا آمدہ و ملہیان مثال اسمی ست کہ الف او عوض واو آمدہ و اسم زائد بر سہ حرف و حباریان مثال ست برائے اسمیکہ الف او از چیزے بدل نیست و حباری بالضم نام پرندہ ایست از جنس مرغابی و آں را سرخاب گویند و حبلیان مثال ست برائے اسم رباعی کہ الف او بدل از چیزے نیست ۱۲ ﮯﻪ قوله فی قرّاء بضم قاف و تشدید را جید القراءۃ ابو علی فارسی از بعض عرب حکایت کردہ کہ ہمزہ اش مثل نظائر او کہ حمراء و صحرا باشد بواو منقلب شود ۱۲ رضی ﮯﻪ تقلب واوا و ثابت نداشتہ شود زیرا کہ آمدن صورت علامت تانیث را در وسط زشت می پندارند لیکن تائے مسلمات کہ درمیان افتادہ بضرورت ایں کہ تثنیہ مؤنث بہ تثنیہ مذکر ملتبس نشود روا داشتند و ہمزہ مذکورہ بیا بدل نشد کہ در حالت نصب و جر دو یا یک جا مجتمع می شد در رضی گفتہ کہ گاہے صحیح ہم می پندارند و مرتضی

ﮯﻪ از اما بمعنی مشغول کردن و در دہن آسیا غلہ باز کردن ۱۲

ونونٌ مكسورةٌ ليدلَّ على أنَّ معهُ آخرَ مثلَه نحو رجلانِ و

رجلينِ هذا في الصحيحِ أمّا المقصورُ فإن كانت ألفُه منقلبةً

عن واوٍ وكان ثلاثيًّا رُدَّ إلى أصلِه كعصوانِ في عصًا و

إن كانت عن ياءٍ أو واوٍ وهو أكثرُ من الثلاثيِّ أو ليست

منقلبةً عن شيءٍ تقلب ياءً كرحيانِ في رحًى وملهيانِ في ملهًى

وحباريانِ في حبارى وحبليانِ في حبلى وأمّا الممدودُ فإن

كانت همزتُه أصليّةً تثبت كقرّاءانِ في قرّاءٍ وإن كانت للتأنيثِ

تقلب واوًا كحمراوانِ في حمراءَ وإن كانت بدلًا من أصلٍ

واوٍ أو ياءٍ جاز فيه الوجهانِ ككساوانِ وكساءانِ ويجبُ

حذفُ نونِه عند الإضافةِ تقول جاءني غلاما زيدٍ ومسلما

مصرٍ وكذلك تحذف تاءُ التأنيثِ في تثنيةِ الخصيةِ

مقصود از ما ثلث تشبیہ در حذف ست نہ چیزے ۱۲

ﮯﻪ علی غیر القیاس والشذوذ مع جواز اثباتها فیهما علی القیاس اتفاقا ۱۲

مازنی بنقل مبرد قلب ہمزہ بیا ۱۲ درایہ بزیادۃ ﮯﻪ قوله الوجهان قلب ہمزہ بواو بجہت مشابہت او بہمزۂ تانیث در اصلی نبودن و اثبات ہمزہ بجہت ایں کہ بجائے حرف اصلی آمدہ ۱۲ ﮯﻪ قوله ویجب حذف نونه و ہمچنیں حذف نون جمع نیز واجب ست باز آوردن ایں قاعدہ دریں جا با ایں کہ در مجرورات گزشت بجہت ایں کہ از احکام مثنی و مجموع ست ۱۲ درایہ ﮯﻪ قوله عن یا حقیقۃً مثل رحی یا حکما بایں طریق کہ مجہول یا عدیم الاصل باشد و او را امالہ کردہ باشند مثل مسمی بمتی و بلی ۱۲ درایہ ﮯﻪ از اما بمعنی مشغول کردن و در دہن آسیا غلہ باز کردن ۱۲

۵۱ قوله خاصة یعنی در غیر اینها از مثنی که دراں تائے تانیث باشد مثل شجرتان وثمرتان وغیرہ ۱۲ درایہ ۵۲ قوله لانهما آه ایں وجه بوجهیکه ابو علی ذکر کردہ قریب است واں ایں کہ یکے از دیگرے ہرگاه منفصل نمی شود لفظیکہ بر ہر دو دلالت می کند یعنی لفظ تثنیہ موضوع بوضع اول بمنزلہ مفرد باشد و در وسط مفرد تائے تانیث درنمی آید و خصیة والیة مفرد خصیان والیان نیست بلکہ مفرد ہر دو خصی والی در تقدیر ست ومثنی خصیة والیة خصیتان والیتان ست و بعضے گفتہ اند کہ خصیان والیان بجهت ضرورت شعر تثنیہ خصیة والیة آمدہ است و در غیر ضرورت تا محذوف نمی شود و بعضے گفتہ اند کہ خصی والی دو لغت ہستند کہ خصیة والیة مستعمل باستعمال قلیل می شوند ۱۲ رضی بزیادة ۵۳ قوله واعلم آه درین ایں فائدہ اگرچہ در بحث مجرورات مناسب بود مگر چونکہ ذکر وجوب حذف نون مثنی وقت اضافت درآمد وفائدہ مذکورہ از فوائد اضافت بود لہذا ذکرش در بحث مثنی چسپاں گشت ۱۲ درایہ ۵۴ قوله الجمع . اولیٰ لا وجوبا زیراکہ جمع بجهت بودن مثل او یا از جنس او بنسبت مفرد مناسبت بمثنی دارد لہذا تعبیر مثنی اول بلفظ جمع اولیٰ باشد ۱۲ درایہ ۵۵ قوله وذلک لکراهة اجتماع تثنیتین آه یعنی در اضافت لفظیہ بسبب اضافت اتصال لفظی ست وبجهت بودن مضاف جزو مضاف الیہ اتصال معنوی واز ترک تثنیہ التباس ہم لازم نمی آید باز بنیابت کہ ہیچ تثنیہ نزد کو نیست وچیزے جائز نیست وہمیں حق ست واضافت معنوی بر اضافت لفظی محمول ست ۱۲ کذا فی الرضی ۵۶ قوله بحروف مفردہ واں مفرد خواہ محقق باشد چنانکہ در رجال خواہ فرضا تقدیرا اکنوں عبادید یعنی گروہے از مردم وہ مدتہ بہر سو داخل اند سیبویہ گفت کہ برائے او مفرد نیست پس برائے او مفردے حسب قیاس مقدر نمودہ شد کہ اگر مفردش بودی برہمیں وزن بودی واں عبدد بضم عین یا عبداد بکسر عین باشد ۱۲ انہل وہمچنیں نسوة کہ برائے او مفرد یکہ مستعمل نشدہ

والالية خاصة تقول خصيان واليان لانهما متلازمان فكأنهما شيء واحد واعلم انه اذا اريد اضافة مثنى الى المثنى يعبر عن الاول بلفظ الجمع كقوله تعالى فقد صغت قلوبكما وفاقطعوا ايديهما وذلك لكراهة اجتماع تثنيتين فيما تأكد الاتصال بينهما لفظا ومعنى فصل المجموع اسم دل على آحاد مقصودة بحروف مفرده بتغير ما اما لفظي كرجال في رجل وتقديري كفلك على وزن اسد فان مفرده ايضا فلك لكنه على وزن قفل فقوم ورهط ونحوه وان دل على آحاد لكنه ليس بجمع اذ لا مفرد له ثم الجمع على قسمين مصحح وهو ما لم يتغير بناء واحده ومكسر وهو ما يتغير فيه بناء واحده والمصحح على قسمين مذكر

مقدر کردہ شود وآں نساء بالضم نون بر وزن غلام کہ فعلة از اوزان مشهور کہ جمع برائے مفردے ست کہ بر وزن فعال بالضم باشد ۱۲ درایہ ومجموع بر وزن فعل بفتح فا وسکون عین نمی آید مثل رکب وتمر زیراکہ دلالت بر جماعت از حروف راکب وتمر بفتح میم مقصود نیست ونیز تمر ورکب مصغر می شوند اگر جمع بودندے جمع کثرت بودندے وجمع کثرت بلفظ خود تصغیر نمی شود پس جمع نباشند ۱۲ ۵۷ قوله معنی آه لان معنی المضاف جزء المضاف الیہ ۱۲ ۵۸ المثنی المجموع اسم ال علی ازاد تقصد بحروف مفردة تثنیة غیرا اے تغیر کان اما لفظی آه ۱۲ ۵۹ قوله آحاد واحد جمع احد وهو الفرد ۱۲

۵۱ قوله ونون مفتوحة این نون بمیان دو شعر گاہے مکسور می آید شعر عرفنا جعفرا و بنی رباح و وانکرنا زعانف آخرین و زعانف بمعنی مجروحین محلہ و ذنون مفتوحہ جمع زعنفۃ بکسر کہ آن گروہے ست ترجمہ شناختیم جعفر و بنی رباح را و نشناختیم طائفہ دیگر را ۱۲ منتل پدانکہ بیان فتح این نون گیا درضمن بیان اصناف اعراب اسم گزشت و یک بار دریں جا و حذف نون سہ بار اول در مقام مذکور دوم در مجرورات سوم درینجا و ہر یک را محلے ست صحیح بیانش بجہت ضیق مقام و اعتماد ذہن متعلم فرو گذاشت شد ۱۲ ۵۲ قوله اکثر منه ولم یقل جمعا منظر الا لاخراج الاسم المشترک کما قال فی المثنی اعتمادا علی ذہن الطالب منتذکر ۱۲ ۵۳ یاؤه ای حذف لاجتماع الساکنین بعد النقل الاسکان للاستثقال ۱۲ ۵۴ قوله قاضون و داعون اصلش قاضیون و داعوون بود بسبب وقوع واو در طرف و مخالفت حرکت ماقبلش بیا بدل شود بعده در هر دو در قاضیون نیز ضمہ بر یا دشوار داشتہ نقل کردہ بما قبل دادند و باجتماع ساکنین یا را حذف کردند قاضون و داعون شد ۱۲ ۵۵ قوله ویختص باولی العلم و عالمین از باب تغلیب ست کہ عقلا را بر غیر آنها غلبہ دادہ جمع ساختہ اند و ساجدین در آیہ کریمہ انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر رأیتہم لی ساجدین از قبیل دادن حکم عقلا غیر ذی العقول را کہ این جا ستارگان باشند بسبب صدور فعل ذوی العقول کہ سجدہ باشد از ایشان ۱۲ ۵۶ قوله واما قولہم مفرد یکہ اراده جمعش بایں جمع داشتہ باشند یا اسم محض بود دراں سہ چیز شرط است علمیت عقل تذکیر و ہر گاہ تمثیل سنون وغیرہ ایں قاعدہ منتقض می شد جواب داد بقوله واما قولہم آه و یا صفت مثل ششش شرط است یکے وجود دی دوم آنکہ برائے مذکر عاقل بود و پنج عدمی یکے دراں تا نباشد مثل علامة و سوائے چار باقی مصنف بقول و یجب آه اشاره فرموده ۵۷ قوله قلون بکسر قاف و ضم آں جمع قلة کر مثل ثبة است بمعنی نوک چوب ہندی گلی ڈنڈا ۱۲

وهو ما لحق بآخره واو مضموم ما قبلها ونون مفتوحة كمسلمون أو ياء مكسور ما قبلها ونون كذلك ليدل على أن معه أكثر منه نحو مسلمين وهذا في الصحيح أما المنقوص فتحذف ياؤه مثل قاضون وداعون والمقصور يحذف الفه ويبقى ما قبلها مفتوحا ليدل على الألف المحذوفة مثل مصطفون ويختص بأولي العلم وأما قولهم سنون وأرضون وثبون وقلون فشاذ ويجب أن لا يكون أفعل مؤنثه فعلاء كأحمر وحمراء ولا فعلان مؤنثه فعلى كسكران وسكرى ولا فعيلا بمعنى مفعول كجريح بمعنى مجروح ولا فعولا بمعنى فاعل كصبور بمعنى صابر ويجب حذف نونه بالإضافة نحو مسلمو مصر ومؤنث وهو

۵۸ قوله ویجب ان لا یکون آه وجه وجوب این کہ افعل فعلاء را کہ اسم تفضیل ست بواو و نون جمع کردہ افضلون گفتند و عکس آن نشود چرا کہ اسم تفضیل بجہت بودن معنی زیادت در وا شرف ست بخلاف افعل فعلاء کہ اکثر برائے عیوب می باشد و ہمچنیں فعلان فعلی زیرا کہ فعلان کہ مؤنث او فعلانة آید بواو و نون مجموع شدہ مثل ندمان و ندمانة و بالعکس نشد زیرا کہ باب ندمان بجہت دخول تا در مؤنث او اصل ست و بر ہمیں قیاس ست جریح و صبور کہ ہر دو صفت مذکر و مؤنث می آیند چوں در حالت افراد میان ہر دو موافقت دیدند در حالت جمع ہم موافقت ورزیدند گفتند جمع م

وپیونشده مشترک ست مثل علامه ومطارة نیز بیروں شد کنانی الرضی وجمع خضر با وجود آنکه صفتی ست که مذکر او اخضر بواو ونون مجموع نشد بجہت غلبۂ اسمیت ودر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولیس فی الخضروات صدقۃ که بالف وتا آمده پس از باب صفت بیروں گردیده باسما ملحق شده مثل ۵۲ قوله کالحائض والحامل زیرا که اگر جمع اینہا بالف وتا آمدی حائضات وحاملات که جمع حائضة وحاملة است ملتبس گردیدی چه حائضه زنیکه حیض داشته باشد ہمچنیں حامله زن بار دار واگویند وحائض بدون تا زنیکه بحد حیض رسیده باشد وہمچنیں حامل زنیکه بحد حمل رسیده باشد وبالعکس نشد زیرا که ایں جمع برائے مؤنث باشد ورعایت تانیث دراسمیکه در وتائے ظاہره است اظہر ست ۱۲ عبدالرحمن ۵۳ قوله وان کان اسما الخ یعنی اسم غیر صفت که در وعلامت تانیث ملفوظ باشد اگر چه علم مذکر بود مثل طلحة وخواه مؤنث معنی بود مثل زینب بغیر تائے مذکور جمع او بالف وتا آید مثل طلحات وزینبات وہندات مگر اسمائے که تانیث آنہا بتائے مقدره باشد مثل قدر بالکسر دیگ ونار وشمس ودلو وغیره وبعض دیگرے از اسماء که تانیث آنہا حقیقی نیست ورانہا ایں جمع یعنی جمع بالف وتا مطرد نباشد بلکه تعلق بسماع دارد مثل سموات وکائنات وشناقات ونیز جمع مذکر لا یعقل بالف وتا می آید مثل سجلات جمع سجل بکسر سین مہملہ وفتح بائے موحده وسکون حائے مہملہ پس اولام بمعنی شتر فربه وحمامات جمع حمام وسرادقات جمع سرادق ۱۲ منه قوله فی التعریف چوں لفظ تعریف علم علم مرفن گشته لہذا بتقدیر مضاف که علم باشد حاجت نیست وبسبب اینکه در لفظ تعریف بنسبت لفظ صرف مبالغه است لفظ تعریف اولی تر شد زیرا که علم تعریف علمیست شریف که بنا تصریفات کثیر افتاده است ۱۲ درایه ۵۵ قوله علی ما فوق العشرة پس برائے یازده وما فوق او خواہد بود وسوال فقہا

عالحق باخره الف وتاء نحو مسلمات وشرطه ان کان صفة و
له مذکر ان یکون مذکره قد جمع بالواو والنون نحو مسلمون
وان لم یکن له مذکر فشرطه ان لا یکون مؤنثا مجردا عن التاء
کالحائض والحامل وان کان اسما غیر صفة جمع بالالف و
التاء بلا شرط کهندات والمکسر صیغته فی الثلاثی کثیرة
تعرف بالسماع کرجال وافراس وفلوس وفی غیر الثلاثی علی
وزن فعالل وفعالیل قیاسا کما عرفت فی التصریف ثم الجمع
ایضا علی قسمین جمع قلة وهو ما یطلق علی العشرة فما دونها
وابنیته افعل وافعال وافعلة وفعلة وجمعا الصحیح بدون
اللام کزیدون ومسلمات وجمع کثرة وهو ما یطلق علی ما فوق

۵۱ قوله وله مذکر ان یکون قد جمع بالواو والنون از یں قید فعلاء افعل وفعلی فعلان ودیگر اخوات که در مذکر ومؤنث برابر بدون فرق مستعمل می شوند مثل جریح وصبور خارج شده وثیبات شاذ ست ونیز صفت دوالتاء که در مذکر م

اتفاق کرده اند بنا برینکه ہرگاه کسے اقرار دراہم کند وتفسیر او بسه درم نماید قول او مقبول شود بہم جمع کثرت ست داخل او بالاتفاق نحات یازده اند پس وجه موافقت فیما بین ہردو کلام نحات وفقہا چیست جواب مولانا سعد الدین تفتازانی در توضیح توضیح فرموده که جمع قلت وکثرت ہردو باعتبار مبدا متفق وباعتبار منتہی مختلف لیس مبدا ہر یک سه باشد ومنتہائے جمع قلت ده وبرائے جمع کثرت نہایتے نیست وگفت که ایں وجه فرق باستعمال کثیر ست اگر چه برخلاف آں بسیاری از ثقات تعرض کرده اند که اتی بشمال ۵۷ جمعا شمس ست استشہاد جمع... اضافت

العشرة وابنيته ما عدا هذه الابنية **فصل** المصدر اسم يدل على الحدث فقط ويشتق منه الافعال كالضرب والنصر مثلا وابنيته من الثلاثي المجرد غير مضبوطة تعرف بالسماع ومن غيره قياسية كالافعال والانفعال والاستفعال والفعللة والتفعلل مثلا فالمصدر ان لم يكن مفعولا مطلقا يعمل عمل فعله اعني يرفع الفاعل ان كان لازما نحو اعجبني قيام زيد وينصب مفعولا ايضا ان كان متعديا نحو اعجبني ضرب زيد عمروا ولا يجوز تقديم معمول المصدر عليه فلا يقال اعجبني زيد ضرب عمروا او اعمروا ضرب زيد ويجوز اضافته الى الفاعل نحو كرهت ضرب زيد عمروا والى المفعول نحو كرهت ضرب عمرو زيد واما ان كان مفعولا مطلقا

۱ے قولہ علی الحدث۔ حدث معنی ست کہ قائم بغیر خود باشد خواہ از غیر خود صادر بود مثل ضرب وسلمی یا نہ مثل طول وقصر ۱۲ ۲ے قولہ فقط احترازا عما دل المصدر علی الحدث فانہ مع ان تجعلہ دالا علی غیرہ من الزمان والنسبۃ الی فاعل ما ۱۲ ۳ے قولہ یشتق منہ الخ اشتقاق در لغت گرفتن کلمہ از کلمہ دیگر و در اصطلاح مناسب بودن دو لفظ در لفظ و معنی و آں یا مناسبت بیان و لفظا درحروف و ترتیب ہردو باشد مثل ضرب مشتق از ضرب آں صغیر باشد و یا در حروف فقط مثل جبذ از جذب آں کبیر بود و یا در مخرج فقط نہ در حروف و نہ در ترتیب مثل نعق مشتق از نہق و آں اکبر ست و اینجا مراد اول ست ۱۲ ۴ے قولہ مثلا اے مثلنا امثلا لما ان الابنیۃ من غیر الثلاثی المجرد کثیرۃ الی غیر ذلک مما عرفت فی علم التصریف ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵ے قولہ اعجبنی قیام زید۔ خواندن قیام برفع و تنوین بدون اضافت جائز ست مناد ریں ہنگام زید مرفوع خواہد بود و ہمچنیں در اعجبنی ضرب زید ۱۲ عبدالرحمن ۶ے قولہ ان کان متعدیا۔ در شرح تسہیل مذکور ست کہ تعدی در لغت بمعنی تجاوز و در اصطلاح بمعنی تجاوز کردن فعل از فاعل خود بجانب مفعول بہ بغیر واسطۂ حرف جر پس فعل بہ تجاوز خود از فاعل بجانب غیر مفعول بہ مثل مصدر و ظرف وغیرہ بمتعدی موسوم نخواہد شد انتہی و اسم فاعل و اسم مفعول و مصدر باعتبار فعل خود بوصف تعدی موصوف خواہد شد چنانکہ مصنف گفتہ ویعمل عمل فعلہ کذا فی تکملۂ عبدالحکیم و لزوم در لغت بمعنی لازم بودن و در اصطلاح بمعنی لازم بودن فعل مر فاعل را پس اتصاف مصدر و اسم فاعل بوصف لزوم نیز باعتبار فعل خود باشد و طریق شناخت متعدی از لازم باسہل طرق ایں کہ اگر در ترجمۂ تلفظ فعلیکہ مبتدا بفعل ماضی معروف باشد بزبان ہندی در آخر فاعل لفظ نے برآید اکثر متعدی باشد مثل ضرب زید بمعنی مارا زید نے ورنہ لازم ست مثل کرم زید بمعنی بزرگ ہوا زید مگر در بعض افعالے کہ از لازم خواہ بحرف جر خواہ بہ تضعیف عین خواہ بہمزہ متعدی شدہ اند ایں طریق مسدود ست مثل اذہب زید عمرا بمعنی لیگیا زید عمرو کو یاد کن ایں فائدہ راکہ از فوائد مختصرا ایں حواشی ست ۱۲ ۷ے قولہ ولا یجوز الخ۔ زیرا کہ مصدر ہنگام عمل تقدیرا فعل ست با حرف مصدری و حرف مصدری حرف موصول ست۔ و معمول مصدر در حقیقت معمول فعلے ست کہ صلہ حرف ست۔ و معمول صلہ بر موصول مقدم نمی باشد مگر در ظرف بوصف تاخر تجویز نماید زیرا کہ در وے راکحہ از فعل کافی بود ۱۲ منہل

سلہ قولہ من فعل آہ . گفت من فعل ونگفت من مصدر برائے اشارت جریان اصطلاح قول بس کہ اشتقاق صفات از مصدر بواسطہ فعل بوَد۱۲ علیہ
سلہ قولہ بمعنی الحدوث ازیں قول احتراز ست از صفت مشبہ زیرا کہ مراد از حدوث تجدد وجود حدث برائے ذات وقیام آں حدث بآں ذات
مقید بیکے از ازمنہ سہ گانہ است یعنی ضرب مثلاً درزمانے قائم بذات زید بود و در وقت دیگر منفک گردید من بعد بسبیل تجدد باز قائم
شد بخلاف صفت مشبہ کہ دراں قیام فعل بذات بمعنی ثبوت بود پس معنی زید حسن وکریم آں کہ برائے زید خوبی و بزرگی
ثابت ست و چناں نیست کہ وقتے باشد و وقتے نباشد و در خالق و رازق دفاعست ثبوت وصفے نیست بلکہ بسبب استعمال عارض شدہ و در خالق و رازق و دیگر صفات باری ثبوت صیغی نیست بلکہ باعتبار موصوف قدیم منزہ از تغیر و حدوث واقع ست ۱۲ درایہ

سلہ قولہ بمعنی الحدوث سوال نحویاں گویند کہ اسم فاعل بر حدوث دلالت می کند علمائے بیان گویند کہ فائدہ ثبوت می بخشد وجہ توفیق چیست جواب مراد نحات ایں کہ بر حسب وضع دلالت بر حدوث نمی کند بلکہ باعتبار قرینہ زیرا کہ عمل او مشروط بحال یا استقبال است وایں ارادہ منافی علمائے بیان نیست و مراد از افادت او معنی ثبوت را ایں کہ بحسب وضع مفید ثبوت می باشد مثل عالم کہ دلالت بر علم دارد برائے کسی کہ محکوم علیہ بعلم ست و از اقتران علم بزمانی و حدوث دراں تعرض نیست و دریں امر نحات را خلافے نیست ۱۲

سلہ قولہ وکسر ما قبل الآخر وایں کثیر ست ومشہور زیرا کہ گاہے بر وزن فاعل می آید چوں وارس ویافع و وادق از ایراس بمعنی زرد شدن برگ والیفاع بالیدن کودک وایداق گشتن خواہ شدن مادیاں و بر وزن مفعل بفتح عین نیز مانند مسہب ومحصن از اسہاب بمعنی زیادہ گوئی کردن و احصان زن خواستن و بر وزن مفعول مثل منتوج از

فالعمل للفعل الذي قبله نحو ضربتُ ضرباً عمراً وافعمر ومنصوبٌ بضربتُ فصل اسم الفاعل اسمٌ مشتقٌّ من فعلٍ ليدلَّ على من قام به الفعل بمعنى الحدوث وصيغته من الثلاثي المجرد على وزن فاعلٍ كضاربٍ وناصرٍ ومن غيره على صيغة المضارع من ذلك الفعل بميمٍ مضمومةٍ مكان حرف المضارعة وكسر ما قبل الآخر كمُدخِلٍ ومستخرِجٍ وهو يعمل عمل فعله المعروف ان كان بمعنى الحال او الاستقبال ومعتمداً على المبتدأ نحو زيدٌ قائمٌ ابوه او ذي الحال نحو جاءني زيدٌ ضارباً ابوه عمراً او موصولٍ نحو مررتُ بالضارب ابوه عمراً او موصوفٍ نحو عندي رجلٌ ضاربٌ ابوه عمراً او همزة الاستفهام نحو أقائمٌ زيدٌ او حرف النفي نحو ما قائمٌ زيدٌ فان كان بمعنى الماضي وجبت الاضافة

سابع ۱۲ — ازیں قید اینجا آیندہ ہم مراد خارج شدہ ۱۲

احتراز ست از اسم مفعول کہ بر کسے واقع علیہ الفعل دلالت می نماید ۱۲ درایہ

خواہ ثلاثی مزید باشد خواہ رباعی مجرد و مزید فیہ ۱۲ منہ

اگرچہ حرف مضارع مضموم نباشد مثل یستخرج ۱۲ درایہ — یعنی یاء تین ۱۲

اگر صیغہ ما قبل تو مضارع کسرہ نباشد مثل یتقبل و یتناول ۱۲

۳ و درنہ فعال ، فعول ، مفعل ، وغیرہ نیز از صیغہائے اسم فاعل ست ۱۲

نتاج بمعنی حمل سپیدن ناقہ آشکار شدن نہ منتج چنانکہ مشہور ست ۱۲ سلہ قولہ کمدخل ومستخرج دو مثال آورد یکے مخالف صیغہ مضارع میم فقط دوم بحرکت میم نیز چوں ہر دو را تتبع نمایند مثال ثالث پیدا می شود مثل متفاعل لہذا تعرض بداں ننمود ۱۲ سلہ قولہ بمعنی الحال آہ یعنی حال استقبال خواہ تحقیقاً باشد یا بر سبیل حکایت تا اشکال وارد نشود بکریمہ وکلبہم باسط ذراعیہ بالوصید زیرا کہ باسط اگرچہ درینجا ماضی ست لیکن مراد حکایت حال ست ۱۲ سلہ زیرا کہ عمل او بمشابہت مضارع ست پس باید کہ در زمانہ ہم مخالف نباشد ۱۲ سلہ قولہ صیغتہ صیغہ مشہور کثیر الاستعمال ۱۲

۵۱ قوله بنا بر اعمال اسم فاعل بشرط معنی الحال او الاستقبال ۱۲ ۵۲ قوله باللام الخ بدان که لام موصوله زیرا که لام تعریف از شرائط عمل بی نیاز می کند حتی ۵۳ چرا که اسم فاعل در حقیقت فعل است بجهت زشت داشتن خان دخول لام را بر فعل سوی صیغه اسم فاعل برآمده ۱۲ رضی ۵۴ نامده آوردن لفظ فعل نه مصدر در اسم فاعل گذشت ۱۲ ۵۵ ازین قید اسم فاعل و صفت مشبه و اسم تفضیل که برائے مفعول باشد خارج شد مثل اشهر و اعذر ۱۲ هدایه ۵۶ قوله علی وزن آه یعنی بر وزن مفعول اکثر باشد حالا از مثل قتیل و جریح احتراز شد ۱۲ منه ۵۷ قوله مفعول قیاس اسم مفعول از ثلاثی مجرد بر وزن مفعل بر صیغه مضارع مجهول بود لیکن برائے رفع التباس رباعی واو زیاده نمودند و ما قبل او را بجهت مناسبت ضمه دادند و میم فتحه تا ثقل واو را معادل شود ۱۲ هدایه ۵۸ قوله بفتح ما قبل الآخر اے غالبا زیرا که گاہے بر وزن فاعل و مفعول نیز آید چون سالم و مجنون و محبوب و مزکوم و محزون از باب افعال ۱۲ ۵۹ قوله بالشرائط المذکورة فی اسم الفاعل باید دانست که برائے عمل اسم مفعول شرط حال و استقبال در کلام قدما یافته نشد لیکن ابوعلی و پیشیان او از متاخرین مثل اسم فاعل شرط ساخته اند ۱۲ هدایه شرح هدایة النحو ۶۰ قوله من فعل لازم الخ لازم خواه بالاصالة باشد خواه بنقل سوی لازم زیرا که گاہے فعل متعدی را لازم می گردانند سوی فعل بضم عین نقل نمایند و از و صفت مشبه می سازند مثل رب و سید و رحیم و علیم وغیره ۱۲ هدایه ۶۱ قوله بمعنی الثبوت آه یعنی دال بر صفت ثابته باشد نه حادث پس معنی زید کریم برائے زید کرم ثابت است و برائے او کرم نو پیدا شده معنی او نیست در دلالت صفت مشبه بر معنی ثبوت رضی راضی نه شد بلکه رضائے کلام او این که صفت مشبه بر معنی حدوث دلالت نمی کند نه اینکه بر عدم حدوث یا بر استمرار و دوام دلالت می کند پس معنی حسن بحسب وضع صاحب حسن بود مامست ازین که در بعض ازمنه باشد یا جمیع ازمنه در حقیقت دلالت او بر قدر مشترک است میان هر دو که حدوث و ثبوت است و آن اتصاف بحسن است کذا فی المنخل ۱۲ و از دلالت بر دانکه بافعل قائم است بمعنی ثبوت بحسب اصل وضع یعنی ثبوت ما دام است پس بر منار بعضا و معجمه بمعنی شخصیکه لاغر است یعنی لاغری ثابت ست او را و طالق بمعنی زنے که در نکاح نیست و طلاق است او را و تعریف صفت مشبه صادق نخواهد شد زیرا که این هر دو با اعتبار اصل وضع برائے حدوث باشند و ثبوت عارضی است که از استعمال عارض شده زیرا که طالق زنے را گویند که اول در نکاح بود و من بعد مطلقه گردیده و همین تقریر یا او تعریف اسم فاعل همین دو لفظ مذکور مسند فتح خلیه شد عبید الرحمن

معنى نحو زيدٌ ضاربُ عمروٍ أمسِ هذا اذا كان منكّراً اما اذا كان معرّفاً باللام يستوي فيه جميعُ الازمنة نحو زيدٌ الضاربُ ابوه عمرواً الآنَ او غداً او امسِ

فصل اسم المفعول اسمٌ مشتقٌّ من فعلٍ متعدٍّ ليدلَّ على من وقع عليه الفعلُ وصيغتُه من مجرّد الثلاثي على وزن مفعولٍ لفظاً كمضروبٍ او تقديراً كمقولٍ ومرميٍّ ومن غيره كاسم الفاعل بفتح ما قبل الآخر كمُدخَلٍ ومُستخرَجٍ ويعمل عملَ فعله المجهول بالشرائط المذكورة في اسم الفاعل نحو زيدٌ مضروبٌ غلامُه الآنَ او غداً او امسِ

فصل الصفة المشبهة اسمٌ مشتقٌّ من فعلٍ لازمٍ ليدلَّ على من قام به الفعلُ بمعنى الثبوت وصيغتُها

احتراز است از اسم فاعل و مفعول و تفضیل که از متعدی مشتق باشد ۱۲

ه تا ئید آورده شعر من صدیق او اخی ثقة + او عدو شاخص داناه من صدیق تعلق بانقیل دارد ترجمه از یار یا صاحب اعتماد یا دشمن ... از روئے نیاوگفته کر شاخص با الاتفاق صفت مشبه است و همچنین طاہر العرض یعنی پاک عرض و مائل العین و ساہم الوجہ یعنی متغیر رنگ و متغیر روئے نیز با الاتفاق صفت مشبه است

ه منهل سئله قوله انما تعرف آه خبر بعد خبر و خبر ثانی مشعر وجه خبر اول ست یعنی صیغه صفت مشبه بر خلاف صیغه اسم فاعل و مفعول ست زیرا که صیغه صفت سماعی ست و صیغهائے آنها قیاسی ه

درایه سئله قوله بشرط الاعتماد آه سوائے اقتران بحال و استقبال زیرا که بر حدوث دلالت نمی کند چیزیکه بر حدوث دال نباشد تعلق بزمانه نخواهد داشت و همچنین اعتماد بر موصول هم بسبب عدم امکان خرو نیست ه سئله قوله لان الصفة آه در مثال صفت معرف باللام معمول مضاف یا مرفوع ست یا منصوب یا مجرور و همچنین در معمول محلی باللام نیز رفع یا نصب یا جر خواهد بود همین طریق در معمول مجرد از لام و اضافت بمثال سه صیغه از است پس مجموع نشد ه شه قوله الحسن وجهه آه مثال صفت مجرد از لام و معمول مضاف با اعراب سه گانه و در معمول معرف باللام نیز اعراب سه گانه و در معمول مجرد از هر دو نیز اعراب سه گانه ... شده ه ...

سئله قوله منها ممتنع آه اول یعنی صفت معرف باللام با معمول مجرد و مجرد از لام و اضافت بجهت تعریف مضاف و تنکیر مضاف الیه و ثانی یعنی صفت معرف باللام با معمول مضاف مجرور بسبب عدم تخفیف که از اضافت لفظیه مطلوب است زیرا که تخفیف یا بحذف تنوین باشد

على خلاف صيغة اسم الفاعل والمفعول وانما تعرف

بالسماع كحسن وصعب وظريف وهي تعمل عمل

فعلها مطلقا بشرط الاعتماد المذكور ومسائلها ثمانية عشر

لان الصفة اما باللام او مجردة عنها ومعمول كل واحد

منهما اما مضاف او باللام او مجرد عنهما فهذه ستة و

معمول كل منها اما مرفوع او منصوب او مجرور

فتلك ثمانية عشر وتفصيلها نحو جاءني زيد

الحسن وجهه ثلثة اوجه وكذلك الحسن الوجه و

الحسن وجه وحسن وجهه وحسن الوجه وحسن

وجه وهي على خمسة اقسام منها ممتنع الحسن وجهه

سئله قوله على خلاف آه این تعریف کرده جماعت ست و ابن مالک مخالفت نموده و گفته که اوزان صفت مشبهه وزن اسم فاعل قلیل اند نه این که معدوم اند و شعر عدی ابن زید تمیمی که در بحر ... است ه

یا بسقوط نون تثنیه و جمع و در مضاف یا بحذف ضمیر از مضاف الیه و در این مثال هیچکدام ازینها یافته نشد ه متوسط ... ه یعنی که عمل صفت مشبه بنسبت فعل ... یعنی صفت مشبه معمول را نصب کند فعل ... ه و درایه ... و در معرف بنابر تشبیه بمفعولیت و در نکره بنابر تمیز ه سه ... و اصل حسن وجهه بالستة فی التراکیب الکی ... منصوب و مجرور ه للعه سه مسائل الصفة المشبهة باعتبار الحسنة و الحسن و القبح و الامتناع و الاختلاف ه

سلہ قولہ مختلف فیہ حسن وجہہ یعنی در صفت بجر وجہ از لام و اضافت ہر دو جانب معمول مضاف اختلاف ست نزد ایں باشاذ ممنوع ست بتوہم ایں کہ ایں از باب اضافۃ الشئ الی نفسہ است زیرا کہ مصداق وجہ وحسن یک ست وبعضے گفتہ اند کہ صحیح ست چوں حسن از وجہ عام ست اضافۃ الشئ الی نفسہ لازم نمی آید پس سیبویہ وجمیع بصریہ در ضرورت شعر بقبح جائز دارند وجہ استقباح اینکہ اضافت برائے تخفیف ست پس بایستی کہ در کلمہ بر قدر کہ تخفیف عند الاضافۃ ممکن بود تخفیف نمایند وچوں اینجا بوصف اسکان حذف ضمیر کہ اقصی غایت تخفیف است بر حذف تنوین کہ اہون تخفیف است کفایت نمودند قبیح باشد کہ فیہ بدون کیع بنظر تخفیف فی الجملۃ یعنی حذف تنوین در نثر نیز جائز داشتہ اند ۱۲ سلہ قولہ ان کان فیہ آہ خواہ در صفت باشد خواہ در معمول او اول بصفت قسم باشد الحسن الوجہ بنصب معمول وجاہ والحسن وجہہ معمول وجراو والحسن وجہہ حسن وجہہ حسن وجہہ بجر معمول وثانی در دوم قسم بود الحسن وجہہ وحسن وجہہ برفع معمول ۱۲ سلہ قولہ ان کان فیہ ضمیران یکے در صفت ودیگرے در معمول وایں در دو قسم بود مثل حسن وجہہ والحسن وجہہ بنصب معمول ۱۲ سلہ قولہ وقبیح ان لم یکن آہ وایں در چہار قسم باشد الحسن الوجہ وحسن الوجہ وحسن وجہ والحسن وجہ برفع معمول ۱۲ سلہ قولہ لیدل علی الموصوف ونگفت علی من قام بہ یا وقع علیہ تا تعریف ہر دو قسم اسم التفضیل را کہ برائے فاعل ومفعول باشد مثل اضرب واشہر شامل ماند واسمائے زمان ومکان وآلہ خارج شدند واز قول او بزیادۃ علے غیرہ مراد از زیادت بر غیر در ہماں فعل مشتق منہ مراد ست پس بمثل زائد وکامل ایرادے نخواہد شد زیرا کہ زیادت وکمال بر غیر در مشتق منہ از ہنہا مراد نیست بلکہ در امر دیگر ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو سلہ زیرا کہ افعل کہ از لون وعیب می آید صفت مشبہ باشد مثل اسود وابیض واحمق ۱۲ درایہ سلہ قولہ افعل ومثل فلس مشتق از ثلاثی غیر مجرد اسے زائد افلاس واحمق مشتق از عیوب شاذ ست ۱۲ منہل سلہ بسبب یافتہ شدن محتاج الیہ وعدم حسینت بجہت یافتہ شدن زائد از محتاج الیہ ۱۲ متوسط

والحسن وجهٍ ومختلف فيه حسن وجهه والبواقي حسن
إن كان فيه ضمير واحد وحسن إن كان فيه ضميران و
قبيح إن لم يكن فيه ضمير والضابطة أنك متى رفعت بها
معمولها فلا ضمير في الصفة ومتى نصبت أو جررت ففيها
ضمير الموصوف نحو زيد حسن وجهه فصل اسم التفضيل
اسم مشتق من فعل ليدل على الموصوف بزيادة على
غيره وصيغته أفعل فلا يبنى إلا من الثلاثي المجرد
الذي ليس بلون ولا عيب نحو زيد أفضل الناس فإن
كان زائدًا على الثلاثي أو كان لونًا أو عيبًا يجب أن يبنى
أفعل من ثلاثي مجرد ليدل على مبالغة وشدة وكثرة
ثم يذكر بعده مصدر ذلك الفعل منصوبًا على التمييز

سلہ قولہ الفاعل زیرا کہ تفضیل بر چیزے راست کہ اورا تاثیر در فعل بزیادت و نقصان باشد و آں فاعل بود و نیز اگر از بر دیدنا کردہ شود التباس لازم آید
و اگر مفعول ترجیح مادہ شود و اکثر افعال بدون تفضیل باقی ماندچنانکہ اکثر گاہ تفضیل از فعل لازم باشد و نیز مبالغہ در فاعل احسن باشد از انکہ در مفعول بود و نیز
فاعل اکثر ست بہ نسبت مفعول چہ متوسط و درایہ سلہ قولہ استعمالہ علی ثلثۃ اوجہ باید دانست کہ استعمال افعل تفضیل بایکے ازیں وجوہ سہ گانہ
مذکورہ باشد پس خالی از ہر سہ و مجتمع باد و نخواہد بود مگر کم و وجہ عدم خلو ایں کہ وضع او برائے تفضیل سی ست بر غیر خود و بامن و
اضافت مفضل علیہ ظاہرا مذکور می شود و باللام
در حکم مذکور ظاہرا باشد زیرا کہ لام اشارت
بجانب شئ معین باشد کہ سابق لفظا
خواہ حکما مذکور شدہ اگر خالی از ذکر یکے
از وجوہ ثلثہ باشد خالی از ذکر مفضل علیہ
خواہد بود پس مقصود یکہ از وضع او مقصود
ست مفہوم نخواہد شد چوں مفضل علیہ
معلوم باشد و افعل خبر واقع شود حذف
مفضل علیہ اکثر جائز ست چنانکہ انا اسن
اے منک گفتہ می شود در جواب کسے کہ
گوید انت اسن ام انا و ازیں قبیل ست
اللہ اکبر اے اکبر من کل شئ و قول فرزدق
در بحر کامل شعر ان الذی سمک السماء
بنی لنا + بیتا دعائمہ اعز و اطول سلہ
من دعائم بیوت اخری ترجمہ بدرستیکہ
آنکس کہ برداشت سقف آسماں را بنا
کرد و تعمیر ساخت برائے ما خانہ یعنی کعبہ
کہ ستونہائے ایش گرامی تر و دراز تر از ستونہائے
دیگر خانہا ست و عدم اجتماع دو وجہ
ازیں وجوہ سہ گانہ بسبب ایں کہ غرض
ہر یک واحد ست لہذا چوں یکے مذکور
گردد دیگرے لغو شود لیکن قول اعشی
میمون در بحر رجز شعر و لست بالاکثر
منہم حصی + و انما العزۃ للکاثر کہ الف
و لام و من مجتمع شدہ پس بنا بر آں ست
کہ دریں شعر من تفضیلیہ نیست بلکہ برائے
تبعیض ست تقدیر اول ست من بینہم
و مثل نحر منہ کہ در شعر درشت ملبلا و انخر
منہ + نہ ہیر انہم ذخیا الذاخر بیناہ
واقع ست و لام و من مجتمع ست قلیل

كما تقول هو أشد استخراجا وأقوى حمرة وأقبح عوجا
وقياسه أن يكون للفاعل كما مر وقد جاء للمفعول
قليلا نحو أعذر وأشغل وأشهر واستعماله على ثلثة أوجه إما
مضاف كزيد أفضل القوم أو معرف باللام نحو زيد الأفضل
أو بمن نحو زيد أفضل من عمرو ويجوز في الأول الإفراد و
مطابقة اسم التفضيل للموصوف نحو زيد أفضل القوم والزيدان
أفضل القوم وأفضلا القوم والزيدون أفضل القوم
وأفضلوا القوم وفي الثاني يجب المطابقة نحو زيد الأفضل
والزيدان الأفضلان والزيدون الأفضلون وفي الثالث
يجب كونه مفردا مذكرا أبدا نحو زيد وهند والزيدان والهندان
والزيدون والهندات أفضل من عمرو وعلى الأوجه الثلثة يضمر

مذکور گردد مفضل علیہ و در باب و مطابقت بجہت اضافت دریں قسم و نبود نش در افعل من ۱۲ متوسط سلہ بفتحتین
ست زیرا کہ من تبعیضیہ نیست تا بمثل سابق جواب دادہ شود ۱۲ کذا فی الرضی و المنہل فائدہ بدانکہ استعمال فعل بدون لام و اضافت و من نیز جائز
ست و ایں وقتی ست کہ از معنی تفضیلی مجرد باشد موزون باسم فاعل و صفت مشبہ شود و ایں نزد مبرد قیاسی ست و نزد غیر او سماعی ست و ہمیں
اصح ست شعر قبحتم یا آل زید نفرا + الام قوم اصغرا و اکبرا + اے صغیرا و کبیرا ترجمہ زشت شدید اے آل زید از روے گروہ بسبب ملامت کردن
شما قوم را کہ صغیر باشد و کبیر و ازیں قبیل است در آیۃ کریمہ و ہو اہون علیہ ۱۲ سلہ قولہ زادہ مطابقۃ اسم التفضیل در افراد بجہت مشابہت با فعل من ۱۲

فيه الفاعل وهو يعمل في ذلك المضمر ولا يعمل في المظهر

اصلاً الا في مثل قولهم ما رأيت رجلاً احسن في عينه

الكحل منه في عين زيد فان الكحل فاعل احسن

وههنا بحث القسم الثاني في الفعل وقد سبق تعريفه

واقسامه ثلثة ماض ومضارع وامر الاول الماضي وهو

فعل دل على زمان قبل زمانك وهو مبني على الفتح

ان لم يكن معه ضمير مرفوع متحرك ولا واو كضرب ومع

الضمير المرفوع المتحرك على السكون كضربت وعلى الضم مع

الواو كضربوا الثاني المضارع وهو فعل يشبه الاسم

باحدى حروف اتين في اوله لفظا في اتفاق الحركات و

السكنات نحو يضرب ويستخرج كضارب ومستخرج وفي

نمی گردد و در استقبال بدون قرینہ مستعمل نمی شود و بعضے گفتند حقیقۃ برائے استقبال ست و مجاز برائے حال بسبب خفائے حال و بسبب ہمیں خفاء در حال اختلاف کردند حکما گفتند کہ حال زمانہ موجود نیست بلکہ آں میان دو زمانہ فصل ست و حال نزد نحات سوائے آنے نیست کہ در زمانہ بودن او اختلاف واقع ست بلکہ آں زمانہ مع آن ست کہ دریں آں بر جبۂ من ست عام ست آن آن از یں کہ زمانہ باشد یا قدر مشترک میان دو زمانہ بود ۱۲ رضی ۵۲ قولہ بین الحال والاستقبال و در آمدن صفت نکرہ مثل اسم فاعل چنانکہ مررت برجل یضرب بجائے ضارب و در عموم و خصوص مانند اسم جنس یعنی چنانکہ اسم جنس بلام عہد خاص شود ہمچنیں مضارع بسین و سوف خاص برائے استقبال گردد و در اصل مشترک مثل نقطعین ۱۲ درایہ ۵۳ قولہ بالحال سوال اگر لام فعل مضارع را خاص برائے حال می ساخت بجہت منافات با سوف جمع نمی شد و حال آنکہ در آیت کریمہ ولسوف یعطیک ربک ولسوف اخرج حیا لام با سوف فراہم آمد پس معلوم شد کہ برائے تخصیص حال نیست جواب لام برائے تاکید و حال ہر دو باشد و در ہر دو کریمہ برائے تاکید ست فقط ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ مضمومۃ فی الرباعی آہ افعال باعتبار اصل بر دو نوع ست ثلاثی و رباعی۔ وجہ مفتوح بودن حرف مضارع در ثلاثی ایں کہ فتحہ بسبب خفت خود اصل ست پس برائے ثلاثی اصل اولے شد و رباعی چونکہ اثقل ست لہذا متحمل ثقل ضمہ باشد خواہ بود و کسرہ را ترک کردند زیرا کہ بر یا کہ از حروف مضارعت ست کسرہ ثقیل می دارند و کسر حروف مضارع سوائے یا از مضارع ماضی مکسور العین لغت جائز ست و یا را نیز کسرہ می دہند ہرگاہ پس او یائے دیگر آید و چوں در رباعی اصل ضمہ دادند رباعی مزید فیہ را بر و عمل نمودند مثل یتفاعل و یتفعل و یتفعلل وغیرہ رباعی بر اصل فتحہ بر خفت خود باقی ماند لیکن اہراق

دُخُولُ لَامِ التَّاكِيدِ فِي اَوَّلِهِمَا تَقُولُ اِنَّ زَيْدًا لَيَقُومُ كَمَا تَقُولُ اِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ وَفِي تَسَاوِيهِمَا فِي عَدَدِ الْحُرُوفِ وَمَعْنًى فِي اَنَّهُ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ الْحَالِ وَالْاِسْتِقْبَالِ كَاسْمِ الْفَاعِلِ وَلِذٰلِكَ سَمَّوْهُ مُضَارِعًا وَالسِّيْنُ وَسَوْفَ تُخَصِّصُهُ بِالْاِسْتِقْبَالِ نَحْوُ سَيَضْرِبُ وَسَوْفَ يَضْرِبُ وَاللَّامُ الْمَفْتُوحَةُ بِالْحَالِ نَحْوُ لَيَضْرِبُ وَحُرُوفُ الْمُضَارَعَةِ مَضْمُومَةٌ فِي الرُّبَاعِي نَحْوُ يُدَحْرِجُ وَيُخْرِجُ لِاَنَّ اَصْلَهُ يُؤَخْرِجُ وَمَفْتُوحَةٌ فِي مَا عَدَاهُ كَيَضْرِبُ وَيَسْتَخْرِجُ وَاِنَّمَا اَعْرَبُوهُ مَعَ اَنَّ اَصْلَ الْفِعْلِ الْبِنَاءُ لِمُضَارَعَتِهِ اَيْ لِمُشَابَهَتِهِ الْاِسْمَ فِي مَا عَرَفْتَ وَاَصْلُ الْاِسْمِ الْاِعْرَابُ وَذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَتَّصِلْ

(حواشی بین السطور: ولام ابتدا نام دارد ۱۲ — لہ اصل المشابہۃ المذکورۃ ۱۲ — زیرا کہ از مضارعت مشتق ست و آں مشابہت باشد ۱۲ — لہ المضارع ۱۲ — من وجوہ المشابہۃ باسم الفاعل ۱۲ — بنون المضارع بہ ہر یا ۱۲)

۵۱ قولہ مشترک بین الحال آہ یعنی حال و استقبال ہر دو معنی حقیقی وے ست و بعضے گفتند کہ معنی حقیقی او حال ست و مجازی استقبال و ہمیں اقوی ست زیرا کہ مضارع ہرگاہ مجرد از قرائن بود بجز بر حال محمول نمی شود ... و اگر نقیض نون را معرب گرداند ہر آئینہ مشابہ تنوین اعراب جاری کردہ باشند و آں جائز نیست و نون تاکید سکون

یہریق و اسطاع یسطیع رباعی ست کہ دریں ہر دو حرف بر خلاف قیاس زیادہ شدہ اند چنانکہ در تعریف خواہد آمد ۱۲ رضی ۵۵ قولہ یاخرج برائے اطراد باب ہمزہ محذوف شد بجہت اجتماع دو ہمزہ بروقت اجتماع دو ہمزہ بروقت در آمدن ہمزۂ استفہام در اخرج متکلم ۱۲ درایہ ۵۶ قولہ ان اصل الفعل البناء زیرا کہ در فعل فاعلیت و مفعولیت و اضافت کہ خواہندہ اعراب باشند یافتہ نشد و خارج کنندہ آں اصل یعنی مشابہت نامہ نزمتفقہ ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ اذا لم یتصل آہ زیرا کہ اگر ما قبل نون تاکید اعراب دہند معلوم نشود کہ ایں فعل مسند سوئے واحد ست یا فراد مثل ہل یضربن

به نون تاكيد ولا نون جمع المؤنث واعرابه ثلثة انواع رفع ونصب وجزم نحو هو يضرب ولن يضرب ولم يضرب

فصل في اصناف اعراب الفعل وهي اربعة الاول ان يكون الرفع بالضمة والنصب بالفتحة والجزم بالسكون مختص بالمفرد الصحيح غير المخاطبة تقول هو يضرب ولن تضرب ولم يضرب والثاني ان يكون الرفع بثبوت النون والنصب والجزم بحذفها ويختص بالتثنية وجمع المذكر والمفردة المخاطبة صحيحا كان او غيره تقول هما يفعلان وهم يفعلون وانت تفعلين ولن يفعلا ولن يفعلوا ولن تفعلي ولم تفعلا ولم تفعلوا ولم تفعلي والثالث ان يكون الرفع بتقدير الضمة والنصب بالفتحة لفظا والجزم بحذف

(حاشیہ بین السطور: کہ درین ہرد و اعراب اسم نیز شریک ست ۱۲ — الصنف الاول ۱۲ — علی حسب سوائل ۱۲ — احتراز ست از تثنیہ و جمع ۱۲ درایہ — فی الرفع ۱۲ — فی النصب ۱۲ — فی الجزم ۱۲ — الصنف ۱۲ — ذکرا کان او مونثا — فی الرفع ۱۲ — فی النصب — فی الجزم — الصنف ۱۲ — بسبب ثقل ضمہ بر واو و یا ۱۲)

سلہ قولہ واعرابہ ثلثۃ انواع بخلاف اعراب اسم تا زیادتی اعراب فعل بر اعراب اسم لازم نیاید ۱۲ درایہ سکہ قولہ الصحیح ای الفعل المضارع الذی لا یکون فی آخرہ الف ولا یا ولا واو ۱۲ ام متوسط و از یں قید احتراز است از ناقص مثل یدعو و یرمی ۱۲ بجشتی سکہ قولہ والثانی ان یکون آہ وجہ اعراب ایں قسم بنون اینکہ ہرگاہ محل اعراب کہ لام باشد بحرکات مناسب حرف علت مشغول شد و حرف علت ساکن ماند و ہاں اعراب ممکن نبود و برائے بنا وجہی نداشت لہذا نون را بدل رفع گردانیدند زیرا کہ نون با واو در غنہ مشابہت داشت و سبب خصوص ایں بدل با فعالیکہ در آخر او الف یا واو باشد اینکہ تا بعض بان وبعض بون بصورت ضاربان و ضاربون شود و یائے تثنیہ بر ہر دو برادر خود کہ الف و واو باشد در لحوق نون محمول شد و توقع علامت رفع فعل بعد ضمیر فاعل کہ الف و واو و نون باشد بجہت بودن او مثل جزو کلمہ است و سقوط نون در حالت جزم ظاہر ست زیرا کہ علامت رفع بود و ہمچنیں در نصب زیرا کہ علامت رفع در حالت نصب باقی نمی ماند مگر اینکہ وجہ احد بسبب ناصب و جازم رفع زائل شد و فتح و جزم بدل بجائے او آمد و دریں اختلاف محض رفع زائل شد و بدل نیامد ۱۲ کذا فی المنہل سوا انتقال المارضی بہ الرضی سکہ قولہ بحذفہا وجہ حذف نون در نصب ایں کہ جزم در افعال بمنزلہ جر در اختصاص باسماست پس چنانکہ نصب تابع جر در اسم بود ہمچنیں نصب تابع جزم در فعل باشد ۱۲ درایہ دگاہے نون با جازم ثابت ماند۔ شعر لولا فوارس من ذہل واسرتہم + یوم الصلیفاء لم یوفون بالجار شاہد لم یوفون باثبات نون ۱۲ منہل ھہ قولہ بتقدیر الضمۃ دگاہے ایں ضمہ در ضرورت ظاہر شود مثل شعر فعوضنی عنہا غناہی ولم یکن + تساوی عنزی غیر خمس دراہم + اذ قلت محل القلب یسلو قیضت + ہواجس لا تنفک تغریہ بالوجد + شاہد تساوی یسلو بضم یا و واو ۱۲ سکہ قولہ بالنصب بالفتحۃ بسبب خفیف بودن فتحہ و بعضرورت ساکن ہم می شود شعر ما اقدر اللہ ان یدنی علی شحط + من دارہ الحزن ممن دارہ صول + فما سوتنی عامر عن وراثۃ + ابی اللہ ان اسمو بام ولا اب + شاہد ان یدنی وان اسمو بسکون یا و واو ۱۲ سکہ قولہ والجزم بحذف اللام زیرا کہ جازم ہرگاہ حرکت را نیافت حرف را محذوف ساخت و گاہے در ضرورت ثابت می ماند شعر ہجوت زبان ثم جئت معتذرا + من ہجو زبان لم تہجو ولم تدع + الم یاتیک والانباء تنمی + بما لاقت لبون بنی زیاد + شاہد لم تہجو ولم یاتیک باقای واو و یا با جازم ۱۲ عہ فاعلا کان او مخاطبا ۱۲

لیکن نزد بصریہ عامل رافع فعل مضارع آمدن او بجائے اسم است چنانکہ در زید یضرب ای ضارب و رأیت رجلا یضرب اے ضاربا و مررت برجل یضرب اے ضارب چوں فعل مضارع مشابہ اسم شد لہذا مستحق اعراب اسم دانستہ او کہ رفع باشد باو دادند و دریں ہر دو مذہب عامل فعل مضارع معنوی است سوال در در آمدن بجائے اسم فعل ماضی نیز بر مضارع شریک است جواب ماضی مبنی بالاصل است عامل در وے اثرے نخواہد کرد ۱۲ ۵۳ قولہ ان و آں بسبب مشابہت او بان مخفف از مثقلہ از روئے معنی و لفظ بجہت

اللام ویختص بالناقص الیائی والواوی غیر تثنیۃ وجمع ومخاطبۃ تقول هو یرمی ویغزو ولن یرمی ویغزو ولم یرم ویغز والرابع ان یکون الرفع بتقدیر الضمۃ والنصب بتقدیر الفتحۃ والجزم بحذف اللام ویختص بالناقص الالفی غیر تثنیۃ وجمع ومخاطبۃ نحو هو یسعٰی ولن یسعٰی ولم یسع

فصل المرفوع عاملہ معنوی وهو تجردہ عن الناصب والجازم نحو هو یضرب ویغزو ویرمی ویسعٰی

فصل المنصوب عاملہ خمسۃ احرف ان ولن وکی واذن وان المقدرۃ نحو ارید ان تحسن الیّ وانا لن اضربک واسلمت کی ادخل الجنۃ واذن یغفر اللہ لک وتقدر ان فی سبعۃ

(فی الرفع ۱۲ — فی النصب ۱۲ — فی الجزم — الفتح — اے عن کل ناصب وجازم — دراں وقت خواہد بخشید ترا خدائے تعالیٰ ۱۲ — اے قیاسا ۱۲)

این کہ ہر دو مصدری ہستند اصل دریں باب است و باقی بجہت این کہ ہمہ برائے استقبال ہستند محمول براں نمودہ شدند و آں فعل مضارع را نصب کند ہرگاہ پیش او فعل یا ظن نباشد و گاہے جزم کند شعر اذا ما غدونا قال ولدان اہلنا تعالوا الی ان یاتنا الصید نحتطب + بحذف یائے یاتی حکایت کردہ است آں را ابو عبیدہ لحیانی ۱۲ و درایہ ۵۴ قولہ لن معنی او نفی مستقبل باشد بنفی مؤکد سیبویہ گفتہ حرف براسہ است برائے او اصلی نیست کہ از و تغیر نمودہ باشند و فراء گفتہ کہ اصل او لا است الف از نون بدل گردید و خلیل گفتہ کہ اصل او لا ان باشد بحذف الف و ہمزہ بجہت کثرت استعمال تغیر نمودند مثل ایش در ای شئ و علماء در علی الماء ۱۲ ۵۵ قولہ و کے معنی او سببیت ما قبل او ست برائے ما بعد او و بعضے گفتہ اند کہ کے جارہ است ناصب بتقدیر ان باشد ۱۲ ۵۶ قولہ اذن و قتیکہ ما بعد او بر ما قبل او اعتماد نکند و فعل مستقبل باشد فعل مضارع را نصب کند و ان جواب و جزا باشد نزد سیبویہ حرف براسہ و نزد بعضے از ظرفیہ است مضاف الیہ محذوف شد تنوین عوض او در آمد فتحہ ذال برائے این کہ بر صورت ظرف منصوب باشد ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ ان یدا و گاہے بسبب محمول بودن او بر مائے مصدریہ مہمل می شود یعنی نصب نمی کند شعر اذا کان امر الناس عند عجوزہم + فلا بد ان یلقون کل ثبور + شاہد آں یلقون باثبات نون با ان ناصبہ ۱۲ منہل ۵۰ قولہ الالفی احتراز عن الناقص الالفی و حکمہ یجئی ۱۲

۵۱ قولہ والجزم بحذف اللام بعلت فقدان حرکت و گاہے ایں الف ثابت می ماند شعر اذا العجوز غضبت فطلق + ولا ترضاہا ولا تملق + شاہد لا ترضاہا ببقائے الف ۱۲ ۵۲ قولہ المرفوع عاملہ معنوی تا ہ ایں نزد کوفیہ است ۱۲

م بمعنی الا در حکم او معنی ان نیست در یکیس او بودن مفرد لازم ست و بعد واو و فائے عاطفہ واقعہ در جواب انشاءات بجہت اینکہ چوں عطف خبر بر انشاء ممنوع است لہٰذا انشاء را تاویل بہ ترکیبی نمودند کہ بر اسم مشتمل بود و خبر را باضمار ان مفرد گردانیدند تا از قبیل عطف مفرد بر مفرد باشد چناں کہ در مثل زرنی فاکرمک اے لیکن منک زیارۃ فاکرام منی و نفی اگرچہ انشاء نیست لیکن بر نہی بجہت دلالت ہر دو بر عدم محمول ست ۱۲ درایہ

۵۲ قولہ ولام الجحد۔ جحد منکر شدن باعلم و جحد بضم و بفتحتین مثلہ ۱۲ صراح ولام جحد اے ست کہ مؤکد نفی کان باشد چوں ایں لام طازم نفی باشد لہٰذا لام جحد نام شد و میان ایں لام و لام کے باعتبار لفظ و معنی ہر دو فرق ست فرق لفظی اینکہ ایں لام دائما بعد نفی آید بخلاف لام کے و فرق معنوی اینکہ لام کے برائے تعلیل باشد و از سقوط او معنی مختل می شود بخلاف لام جحد ۱۲ منہل و پس لام زائدہ کہ بعد مشتقات امر و ارادہ آید نیز ان مقدر می باشد مثل امرت لاعدل بینکم و انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ۱۲ ۵۳ قولہ والفاء الواقعۃ یعنی تقدیر ان بعد فا بدو شرط مشروط ست یکے سببیت ماقبل برائے مابعد دوم قبل ایں فا یکی از یں اشیائے شش گانہ بود و چوں در ینجا سببیت مقصود ست لہٰذا از رفع بجانب نصب عدول نمودند تا تغیر لفظ بر تغیر معنی دلالت کند ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ و بعد الواو آہ وجہ نصب بتقدیر ان بعد واو اینکہ گو واو در ینجا برائے جمعیت است لیکن چونکہ از روئے اصل برائے عطف است در ینجا عطف جملہ خبریہ بر انشائیہ متوہم می شد چوں منصوب بتقدیر ان گردید بتاویل مفرد گشتہ بر مصدر کہ از جملہ انشائیہ مفہوم میشود معطوف گردید و ایں جائز ست فائدہ در یں واو صرف ہم داخل ست و آں واوی ست کہ مدخولش صلاحیت اعادہ چیزے کہ بر معطوف علیہ بود نداشتہ باشد چنانکہ لا تاکل السمک و تشرب اللبن کہ تشرب اللبن صلاحیت آمدن لائے نہی بسبب اختلال معنی مقصود بر خود نمیدارد زیرا کہ

مواضع بعد حتّٰی نحو اسلمت حتّٰی ادخل الجنّۃ ولام کی

نحو قام زید لیذہب ولام الجحد نحو ما کان اللہ لیعذّبہم

والفاء الواقعۃ فی جواب الامر والنہی والاستفہام والنفی

والتمنّی والعرض نحو اسلم فتسلم ولا تعص فتعذّب

وہل تعلم فتنجو وما تزورنا فنکرمک ولیت لی مالا فانفقہ

آیا می آموزی تا نجات یابی ۱۲

والا تنزل بنا فتصیب خیرا وبعد الواو الواقعۃ فی جواب

چرا فرود نمی آئی بما تا برسی خیر و نکوئی را ۱۲

ہٰذہ المواضع کذٰلک نحو اسلم وتسلم الی اٰخرہ وبعد او

اے مثل الفاء الواقعۃ فی جواب تلک المواضع ۱۲

بمعنی الٰی ان او الّا ان نحو لاحبسنّک او تعطینی حقّی

نزد جمہور نحات ۱۲ — نزد سیبویہ ۱۲

وواو العطف اذا کان المعطوف علیہ اسما صریحا نحو

اے حروف العطف اذا کان آہ ۱۲

اعجبنی قیامک وتخرج ویجوز اظہار ان مع لام کی نحو

۵۱ قولہ بعد حتّٰی آہ وجہ تقدیر ان بعد حتّٰی و لام کے و لام جحد اینکہ ہر سہ حروف جارہ ہستند و در آمدن حروف جارہ بر فعل ممنوع ست مگر اینکہ او را بتقدیر ان مصدر گردانند و او بمعنی الیٰ حرف جار حکم جار گرفتہ داد م

م. جحود و بالعکس منشد زیرا کہ لام جحود زائدہ است و لام کے غیر زائدہ ۱۲ متوسط

دریں ہنگام عدم اکل یا عدم شرب جمع خواہد شد و مقصود تائل اجتماع عدم اکل با شرب ست و از ینجا وجہ تسمیہ او واو صرف نیز مستفاد شد چہ صرف در لغت بمعنی باز داشتن چوں ایں واو صدر معطوف علیہ را از آمدن بر معطوف باز میدارد لہٰذا او بواو صرف موسوم شد ۱۲ ۵۵ قولہ الیٰ آخرہ اے الیٰ آخر ماذکرنا من الامثلۃ فی الفاء یا بدل لفظ فا بالواو ۱۲ ۵۶ قولہ لاحبسنک آہ ہر آئینہ قید خواہم کرد ترا تا اینکہ یا مگر اینکہ بدہی حق مرا ۱۲ ۵۷ قولہ وتخرج وسبب تقدیر ان دریں مقام اینکہ تا عطف جملہ بر مفرد لازم نیاید بلکہ عطف مفرد بر مفرد باشد ۱۲ ۵۸ قولہ مع لام کے برائے فرق میان لام کے و لام

أسلمت لأن أدخل الجنة ومع واو العطف نحو أعجبني
قيامك وأن تخرج ويجب إظهار أن في لام كي إذا اتصلت بلا
النافية نحو لئلا يعلم واعلم أن أن الواقعة بعد العلم
ليست هي الناصبة للفعل المضارع وإنما هي المخففة
من المثقلة نحو علمت أن سيقوم قال الله تعالى علم
أن سيكون منكم مرضى وأن الواقعة بعد الظن جاز
فيه الوجهان النصب بها وأن تجعلها كالواقعة بعد العلم
نحو ظننت أن سيقوم فصل الجزوم عامله لم ولما و
لام الأمر ولا في النهي وكلم المجازات وهي إن ومهما و
إذما وحيثما وأين ومتى وما ومن وأي وأنى وإن
المقدرة نحو لم يضرب ولما يضرب وليضرب ولا تضرب

بالرفع صفت ان ١٢

سـ٥١ قوله إذا اتصلت یعنی وقتیکه لام کے قبل ... برائے اجتناب اجتماع دو لام ولام کے چوں صدارت را می خواہد لہذا بالائے لا آید ١٢ غایة التحقیق سـ٥٢ قوله بعد العلم یعنی پس لفظیکه بر یقین دلالت کند خواه لفظ علم باشد خواه غیر او مثل رأیت و وجدان و یقین و تبیین و تحقیق و انکشاف و ظهور و شهادت وغیره ١٢ مد سـ٥٣ قوله من المثقلة المناسبة للعلم و ما بمعناه في التحقيق خلافا للفراء وابن الانباري ١٢ ويجب فصل ان عن الفعل حينئذ اما بالسين او سوف ١٢ سـ٥٤ ترجمه دانست خدا اینکه زود از شما بیماران خواهند شد ١٢ سـ٥٥ قوله بعد الظن الخ پس رجا و طمع و خشیت و خوف و شک و وهم و امثال این ... اگر آید مصدریه باشد یا مخففه از مثقله مثل رجوت ان تقول و طمعت ان تقعد و خشیت ان ترجع و علی هذا القیاس ١٢ سـ٥٦ قوله ولام الامر اجتناب اللام لانها نکرة صالحة للاضافة سـ٥٧ قوله ولا في النهي احتراز است از ان که معنی نفی مستعمل شود مانند آنکه در چیزی مستعمل شود مثل لا اقسم ١٢ سـ٥٨ این چهار یک فعل را جزم دهند بواسطه عطف مجزوم را متعدد باشد ١٢ سـ٥٩ قوله کلم المجازاة این کلمات یکه دلالت کنند که جملہ ثانیه جزا و مسبب جملہ اولی باشد و چون بعضے از ینها اسما باشند و بعضے حروف لہذا لفظ کلم آورد تا هر دو را شامل باشد ١٢ درایه سـ٦٠ بجهت زشت داشتن نحویان عطف فعل بر اسم ١٢ متوسط سـ٦١ بخلاف الناصبة فانها الرجاء والطمع فلا يناسب العلم ١٢ شرح جامی

۳ ضرب تغیر ست وآں وقوع مضارع بعد لو وثانی نظیرے ندارد ۱۲ سے ۵ قولہ ولما کذلک آہ بدانکہ لما در اصل لم است بازیادہ ما شد چنانکہ در اینما شرطیہ بسبب ایں زیادت بچند چیز خاص شد یکے آنکہ در و معنی توقع ست چنانکہ در قد وما یجاب بماضی یعنی در لما توقع ثبوت منفی ست بعد زمان تکلم مثل لما یذوقوا عذاب یعنی آنکہ ایشاں تا ایندم عذاب من نچشیدہ اند لیکن توقع چشیدن دارند دوم آنکہ در و معنی دوام ست یعنی دوام نفی کمل زمان تکلم پس لما مختص باستغراق ست یعنی دوام استمرار نفی تا زمان حال و مثالش ہماں کریمہ لما یذوقوا آہ باشد یعنی

در جمیع از منہ ماضیہ تا حال عذاب من نچشیدند و در بعضے نسخ توقعا لما بعدہ و دواما لما قبلہ بنظر آمد ظاہر انسب قلم ناسخ باشد سوم حذف فعل بعد لما نہ بعد لم و گاہے در غیر متوقع ہم مستعمل می شود و مثالش ندم زید ولما آہ باشد چہارم نیامدن ادوات شرط بر و پس گفتہ نخواہد شد ان لما یضرب و من لما یضرب بخلاف لم ۱۲ یوسفیہ در ایہ فائدہ بدانکہ لما میان اسمیت و حرفیت مشترک ست و تحقیکہ حرف بود خاص بمضارع باشد چنانکہ اسم باشد بمعنی ظرف بود و دریں ہنگام پس او ماضی خواہد بود لفظا یا معنی و جواب او نیز ہمچنیں باشد خواہ جملہ اسمیہ مقرون باذا فجائیہ مثل قولہ تعالیٰ فلما کتب علیہم القتال اذا فریق منہم یا فا گاہے ماضی مقرون بقد بود و گاہے مضارع ۱۲ سے ۵ قولہ توقعا بعدہ اے بعد نفیہا فعل مترقب متوقع غالبا نحو قام آہ وقد تستعمل فی غیر المتوقع ایضا نحو ندم زید آہ ۱۲ در ایہ سے ۵ قولہ ولما آہ مگر بشرط تفسیر روا ست کہ بعد لم ہم حذف کنند دریں صورت لم متصل باسمیکہ معمول فعل محذوف ست خواہد بود مثل قول شاعر شعر ظننت فقیرا ذا غنی ثم نلتہ ٭ فلم ذا رجاء القہ غیر خائب ٭ اے فلم الق ۱۲ سے ۵ قولہ واما کلم المجازات آہ چوں ان اصل کلمات شرط ست باقی فرع لہذا در شعر شرط و جزاء پس او محذوف میشود ہرگاہ قرینہ قائم باشد و در نثر بعض شرط ہرگاہ منفی بلا باشد والا باقی بود و مثل ائتنی الا امرک اے وان لا تاتنی امرک

وان تضرب اضرب اہ واعلم ان لم تقلب المضارع

ماضیا منفیا ولما کذلک الا ان فیہا توقعا بعدہ و

دواما قبلہ نحو قام الامیر لما یرکب وایضا یجوز حذف

الفعل بعد لما خاصۃ تقول ندم زید ولما ای ولما

ینفعہ الندم ولا تقول ندم زید ولم واما کلم المجازات

حرفا کانت او اسما فہی تدخل علی الجملتین لتدل علی

ان الاولی سبب للثانیۃ وتسمی الاولی شرطا والثانیۃ

جزاء ثم ان کان الشرط والجزاء مضارعین یجب الجزم

فیہما لفظا نحو ان تکرمنی اکرمک وان کانا ماضیین

لم تعمل فیہما لفظا نحو ان ضربت ضربت وان کان

سلہ قولہ لم تقلب آہ یعنی لم مضارع را ماضی میگرداند باعتبار زمان ایں مذہب جمہور ست و مذہب قومے کہ بعضے از انہا جزولی ست اینکہ لم و ہمچنیں لما لفظ مستقبل را ماضی می گرداند و اول صحیح ست کہ برائے عدول در کلام ۲ است قائم مقام فعل باشد ۱۲

وہمچنیں بجز و شرط پس اما شرطیہ وقت باقی ماندن لا نیز محذوف می شود و ایں وقتے ست کہ چیزے کہ بر حسب معنی جواب بودن او ممکن باشد مقدم بود مثل افعل کذا اما لا اے اما لا تفعل ذلک فافعل ہذا و نزد کوفیان بمعنی اذا می آید و در کریمہ وان کنتم فی ریب اذ کنتم فی ریب گفتہ زیرا کہ ان لافادت شک می بخشد و تعالیٰ منزہ از شک ست جواب ان برائے شک نیست بلکہ برائے عدم قطع ست و در اشیائے کہ وقوع و عدم آن جائز ست ۱۲ رضی سے ۵ دوام ثبوت منفیست قبل زمان تکلم یعنی استغراق ست ۱۲ سے ۵ قولہ لما خاصۃ اے دون لم زیرا چہ اصل لما لم ما کہ در و تا ندم

الجزاء وحده ماضيا يجب الجزم في الشرط نحو ان تضربني ضربتك وان كان الشرط وحده ماضيا جاز في الجزاء الوجهان نحو ان جئتني اكرمك واعلم انه اذا كان الجزاء ماضيا بغير قد لم يجز الفاء فيه نحو ان اكرمتني اكرمتك قال الله تعالى ومن دخله كان امنا وان كان مضارعا مثبتا او منفيا بلا جاز فيه الوجهان نحو ان تضربني اضربك او فاضربك وان شتمتني لا اضربك او فلا اضربك وان لم يكن الجزاء احد القسمين المذكورين فيجب الفاء فيه وذلك في اربع صور الاولى ان يكون الجزاء ماضيا مع قد كقوله تعالى ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل والثانية ان يكون مضارعا منفيا بغير لا كقوله تعالى

ومن قرأ ان كان قميصه قد من قبل فصدقت اے فقد صدقت ۱۲

---

۵۱ قوله جاز في الجزاء الوجهان رفع بسبب آنکہ ہرگاہ در شرط کہ اقرب او ست بجہت بودن او ماضی عمل نہ کرد در جزا کہ بعید ازوست بتابعت شرط ہیچگونہ عمل خواہد کرد ۱۲ متوسط ۵۲ قوله واعلم آہ یعنی ہرگاہ جزا ماضی فعل متصرف ملفوظ باشد یا مقدر بغیر اس وقت آوردن فا بروجائز نباشد زیراکہ بسبب تاثیر حرف شرط در معنی یعنی گردانید ماضی را بمعنی مستقبل احتیاج بجانب فاے رابطہ نیست ۱۲ ۵۳ قوله منفيا بلا الخ احتراز ست از منفی بلم کہ آں در ماضی معنی مندرج ست دان مضارع بلن نیز کہ حکمش می آید ۱۲ ۵۴ قوله جاز فيه الوجهان آوردن فا و ترک او زیراکہ حرف شرط در تغیر معنی تاثیر قوی نکردہ چنانکہ در ماضی نمودہ بود پس فا آوردہ خواہد شد وچوں در معنی اثر فی الجملہ نمودہ کہ مضارع را خاص بمعنی مستقبل گردانیدہ اگرچہ تاثیر قوی نیست پس حاجت فا نخواہد افتاد ودرایہ ۵۵ قوله فيجب الفاء فيه آہ زیراکہ حرف شرط را نہ تاثیر لفظی ست یعنی جزم نکردہ ونہ معنوی اے بمعنی مستقبل نگردانید ضابطہ این کہ حرف شرط اگر در جزا مؤثر خواہد بود در آمدن فا جائز نخواہد شد واگر تاثیرے قطعاً نخواہد بخشید آوردن فا واجب باشد واگر تاثیر وعدم تاثیر ہر دو محتمل باشد دراں ہر دو وجہ جائز خواہد بود ۱۲ درایہ ۵۶ قوله وذلك في اربع صور آہ اے في المشهور ورنہ دریں چہار انحصار نیست چنانکہ از کلام مصنف مستفاد میشود زیراکہ چوں جزا فعل مضارع مثبت مصدر بحرف تنفیس باشد آوردن فا واجب شود مثل ان جاء زيد فساكرمه يا فسوف اكرمه وہمچنیں ہرگاہ جزا فعل ماضی بغیر قد ملفوظ ومقدر باشد ومفعول او بروے مقدم آید فا برمفعول واجب گردد چنانکہ در آیہ کریمہ فمن ابصر فلنفسه ومن اساء فعليها صاحب کشاف تفسیر کردہ کہ فمن ابصر الحق وآمن فلنفسه ابصر وايا ها نفع ومن عمي فعلى نفسه عمي وايا ها ضر بالعمى ودر قول عبدالرحمن بن حسان شعر من يفعل الحسنات الله يشكرها + والشر بالشر عند الله مثلان + الله يشكرها جملہ اسمیہ باوجود آنکہ جزا واقع ست بسبب ضرورت شعری فا نیامد ۱۲ منہ ۵۷ بسبب قریب بودن عامل وقابل بودن مضارع ۱۲ منہ ۵۸ لفظا وتقديرا مثل ان قمت لم اقم ۱۲

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَالثَّالِثَةُ

هر کہ طلب کند ورائے اسلام دینے دیگر را پس ہرگز قبول کردہ نخواہد شد ازو ۱۲ ترجمہ

اَنْ يَّكُوْنَ جُمْلَةً اِسْمِيَّةً[۵۱] كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ

ہر کہ آورد نیکی پس او راست ۱۲

عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَالرَّابِعَةُ[۵۲] اَنْ يَّكُوْنَ جُمْلَةً اِنْشَائِيَّةً اِمَّا اَمْرًا كَقَوْلِهٖ

دہ چندان ۱۲

تَعَالٰى قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَاِمَّا نَهْيًا[۵۳] كَقَوْلِهٖ

بگو اے محمد اگر دوست میدارید خدا را پس متابعت من نمائید ۱۲

تَعَالٰى فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى

پس اگر مسلمان دانید ایشان را پس باز نفرستید ایشان را بسوئے کافران ۱۲

الْكُفَّارِ وَقَدْ يَقَعُ[۵۴] اِذَا مَعَ الْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ مَوْضِعَ الْفَاءِ

كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ

و اگر رسد بدیشان سختی بسبب آنکہ پیش فرستادہ است دستہائے ایشان

اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ وَاِنَّمَا تُقَدَّرُ[۵۵] اِنْ بَعْدَ الْاَفْعَالِ

ناگہان ایشان نومید می شوند ۱۲

الْخَمْسَةِ الَّتِيْ هِيَ[۵۶] الْاَمْرُ نَحْوُ تَعَلَّمْ تَنْجُ وَالنَّهْيُ نَحْوُ لَا تَكْذِبْ

يَكُنْ خَيْرًا لَّكَ وَالْاِسْتِفْهَامُ نَحْوُ هَلْ تَزُوْرُنَا نُكْرِمْكَ

وَالتَّمَنِّيْ نَحْوُ لَيْتَكَ عِنْدِيْ اَخْدِمْكَ وَالْعَرْضُ نَحْوُ اَلَا تَنْزِلُ[۵۷]

---

۵۱ قولہ جملۂ اسمیہ آہ لیکن عطف بر وے بجزم درست نیست مثل قولہ تعالیٰ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَيَذَرُهُمْ بعضے قرأت جزم و بعضے مرفوع خواندہ اند بنا بر حمل بر ظاہر جملہ ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ والرابعۃ ان یکون جملۃ انشائیۃ اما امرا و اما نہیا و ہمچنیں ہرگاہ دعا و استفہام و تمنی و عرض و افعال مدح و ذم جزا آید آوردن فا واجب گردد و ہمیں ست حال لیس زیرا کہ سوائے انشا زمانہ نیست تا باستقبال بدل شود پس دریں مواضع مذکورہ حرف شرط را در شرط و جزا تاثیرے نیست لہذا بجانب نمائے رابطہ احتیاج خواہدافتاد کذا فی المنہل ۱۲

۵۳ قولہ واما نہیا آہ واما استفہاما مثل ان ترکتنا فمن یرحمنا واما دعا نحو ان اکرمتنا فیرحمک اللہ ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ وقد یقع اذا یعنی گاہے اذا فجائیہ بجائے فا آید چرا کہ او ہم مثل فا بر تعقیب ما بعد برائے ما قبل بغیر مہلت و تراخی دلالت می کند و مانند فا ابتدا باو نیز ممتنع ہست بلکہ از ضروریات ست کہ بر و چیزے مقدم آید تا ما بعد را باو مثل فا ربط دہد و شرط است کہ جزا جملہ اسمیہ باشد چرا کہ اذا شرطیہ اختصاص بجملۂ فعلیہ دارد پس ایں اذا برائے فرق بر جملۂ اسمیہ خاص شد و آں جملۂ اسمیہ باید کہ طلبیہ نباشد زیرا کہ اذا فجائیہ برائے مفاجات امر محکوم علیہ بحکمی موضوع ست و ایں در جملۂ خبریہ باشد نہ در غیر او و از آوردن قد مفید تقلیل اشارت ست بایں کہ آمدن فا اکثر ست و وقوع اذا کمتر و از لفظ موضع الفاء اشعار ست بدیں کہ اذا با فا جمع نشود ۱۲ منہل و درایہ ۵۵ قولہ انما تقدر آہ مذہب خلیل ایں کہ جزا بایں اشیاء مجزوم می شود نہ بان مقدر و مذہب غیر او ایں کہ اینجا ان مع شرط مقدر ست و ایں اشیا بشرط مقدر مذکور دلالت دارند مصنف بنا بر مذہب غیر خلیل گفتہ کہ ان ای ان مع شرط بعد اشیاء پنجگانہ مقدر می باشد مثل تعلم تنج تقدیرہ تعلم ان تتعلم تنج ۱۲ رضی ۵۶ قولہ ہی الامر تحقیقا نحو تعلم تنج او قوۃ نحو حسبک ینم الناس اے اکتف ینم الناس فان حسبک نزل منزلۃ اکتف کا قال اکتف ینم الناس ۱۲ ۵۷ قولہ الا تنزل بنا الخ اے ان تنزل بنا تصب خیرا زیرا کہ کلمۂ عرض کہ ہمزۂ استفہام باشد ہرگاہ بر حرف نفی در آمدہ فائدۂ اثبات بخشیدہ لہذا شرط مثبت مقدر نمودہ شد یا اینکہ نفی ست بر اثبات دلالت نمی کند ۱۲

بنا تصب خيرا او بعد النفي في بعض المواضع نحو الا تفعل
شرا يكن خيرا لك وذلك اذا قصد ان الاول سبب
للثاني كما رأيت في الامثلة فان معنى قولنا تعلم تنج هو
ان تتعلم تنج وكذلك البواقي فلذلك امتنع قولك
لا تكفر تدخل النار لامتناع السببية اذ لا يصح ان يقال
ان لا تكفر تدخل النار والثالث الامر وهو صيغة يطلب
بها الفعل من الفاعل المخاطب بان تحذف من المضارع
حرف المضارعة ثم تنظر فان كان ما بعد حرف المضارعة
ساكنا زدت همزة الوصل مضمومة ان انضم ثالثه نحو
انصر ومكسورة ان انفتح او انكسر كاعلم واضرب واستخرج
وان كان متحركا فلا حاجة الى الهمزة نحو عد وحاسب

سه بل اسكن آخره واجعل باقيه امرا ١٢

سلہ قولہ وبعد النفی فی بعض المواضع۔ بدانکہ دریں عبارت خبط محض ست زیراکہ اگر از بعض مواضع بعضے مراد ست کہ در نفی فعل سبب مضارع باشد پس حال تقدیریان بعد نہی ہمچنیں خواہد بود بریں تقدیر تخصیص نفی ببعض مواضع وراے نہی دعوے بلا دلیل و ترجیح بلا مرجح ست واگر از بعض مواضع غیر ایں موضع مذکور مراد ست پس چرا بیان نکردہ علاوہ ازاں ایں کہ شارح وانی تصریح کردہ کہ ان بعد نفی مقدر نمی باشد زیراکہ او خبر محض ست و درو طلب نیست وہمیں جہت صاحب وانی ذکر نکردہ ١٢ کشف سلہ قولہ وذلک الخ ہرگاہ سببیت مقصود نباشد پس مضارعیکہ بعد ایں اشیائے مذکورہ آید واجب الرفع خواہد بود وبنا برانکہ حال واقع می شود مثل ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون یعنے ذرہم فی حالۃ کونہم علی ہذہ الصفۃ یا نعت آید اگر صلاحیت وصفیت داشتہ باشد مثل فہب لی من لدنک ولیا یرثنی بر قرات رفع اے ولیا وارثا یا استئناف آید مثل لا تذہب یتغلب علیک بجز رفع بنا بر استئناف است نہ بنا بر حالیت ونعتیت زیراکہ ہرگاہ برائے مخاطب از ذہاب نفی کردہ شدہ گویا مخاطب سببش پرسید پس در جواب او گفتہ شد یتغلب علیک ١٢ سلہ قولہ الامر لفظ امر در اصطلاح نحویاں اطلاق کردہ می شود بر مطلق امر حاضر باشد یا غائب معروف باشد یا مجہول لیکن امر حاضر معلوم را امر بصیغہ گویند وباقی را امر بحرف کہ لام باشد واز لفظ امر حاضر معلوم متبادر میشود وایں تعریف امر حاضر معروف راست ١٢ ترجمہ شرح بغیہ سلہ قولہ بان تحذف آہ ازیں قول فبذلک فلتفرحوا در قرات شاذہ واما تضرب زیدا احتراز شد زیراکہ در ینہا حرف مضارع محذوف نشد واسمائے افعال مثل صہ ومہ ورويد ونزال وغیرہ از مقسم کہ فعل باشد خود خارج ہستند حاجت باخراج اینہا نیست ورنہ اخراج خارج لازم آید ١٢ سلہ قولہ زدت ہمزۃ الوصل۔ یعنے در اول امر بعد حذف حرف مضارع تا ابتدا بساکن لازم نیاید وتعیین ہمزہ برائے ابتدا بمناسبت ایں کہ ہمزہ خاص با بتدائے مخارج ست ١٢ درایہ سلہ قولہ مضمومۃ برائے اتباع وموافقت ونیز تا التباس بمضارع متکلم بر تقدیر فتح ہمزہ وخروج از کسرہ بسوئے ضمہ بر تقدیر کسرۂ ہمزہ لازم نیاید ١٢ درایہ سلہ قولہ مکسورۃ زیراکہ کسرہ در ہمزۂ وصل اصل ست ونیز تا التباس لازم نیاید بمتکلم مجہول مضارع مفتوح العین بر تقدیر ضم ہمزہ وبماضی معروف اکرم بر تقدیر فتح ہمزہ در حالت وقف وبام اکرم در مضارع مکسور العین بر تقدیر فتح ہمزہ وبماضی مجہول اکرم در حالت وقف بتقدیر ضم ہمزہ ١٢ درایہ سلہ چراکہ عدم کفر سبب دخول نار نیست بلکہ کفر سبب دست ١٢ لمعہ سلہ از دنی خارج شدہ ١٢

ملہ قولہ وہو۔ اے امر نزد یک بصریہ وقت حذف زیادت مبنی ست زیراکہ مضارع بسبب ہمیں زیادت مشابہ اسم بودہ کہ سبب اعراب دست ہرگاہ ایں سبب مفقود شد طلب ہم کہ سبب باشد منتفی خواہد شد و کوفیہ و اخفش گفتند کہ امر مبنی نیست بلکہ مجزوم بلام طلب ست چراکہ اصل قم و اقعد لتقم و لتقعد باشد لام برائے تخفیف و حرف مضارع بسبب متابعت لام محذوف شد و ابن ہشام ہم او را اختیار ساختہ ۱۲ ملہ قولہ علی علامۃ الجزم و ہو سکون الآخر فی المفرد الصحیح ۱۲ ملہ قولہ حذف فاعلہ ایں تعریف مطرد ست نزد سیبویہ و بر مذہب کسائی مطرد نیست زیراکہ بر نزدیک

وہ مثل ضربنی و ضربت زیدا در باب تنازع بر تقدیر حذف فاعل فعل اول صادق می آید ابو علی از اخفش در کتاب شعر حکایت کردہ کہ ابو الحسن حذف فاعل جائز دارد خلاف ست سیبویہ را و ازیں جاست کہ چوں تعریف صاحب کافیہ حاجب مدعا بود لہذا مصنف لفظ اقیم المفعول مقامہ افزود ۱۲ ملہ قولہ واقیم المفعول مقامہ سوال مفعول مالم یسم فاعلہ از روئے معنی مفعول ست باید کہ بجائے فاعل نباید در رفع قبول نکند جواب برائے فعل دو طرف ست طرف صدور و آں فاعل ست و طرف وقوع و آں مفعول ست بسبب مشابہت در طرفیت آمدن مفعول بجائے فاعل در رفع گرفتن او صحیح شد ۱۲ ملہ قولہ بالمتعدی زیراکہ اگر لازم برائے مفعول ساختہ شود و ذکر فاعل نسیا منسیا نمودہ آید مسند الیہ فعل باقی نماند و آں درست نیست ۱۲ ملہ قولہ وعلامتہ فی الماضی الخ برائے تمیز معروف از مجہول تغیر نمودہ شد و اختصاص مجہول بجہت ایں کہ مجہول فرع ست و معروف مادہ وجہ اختیار ایں تغیر یعنی ضم اول و کسر ماقبل آخر از تغیرات دیگر اینکہ چوں معنی فعل مالم یسم فاعلہ یعنی اسناد فعل بجانب مفعول بنادر بود زیراکہ اسناد فعل بجانب فاعل اصل ست لہذا برائے او از اوزان وزن نادر اختیار کردند تا غرابت لفظ بر غرابت معنی دلالت کند ہر چند وزنے کہ دراں خروج از کسرہ بسوئے ضمہ باشد از اوزان نادرہ و اثقل بنسبت وزنیکہ دراں

والامر من باب الافعال من القسم الثانی وھو مبنی علی علامۃ الجزم کاضرب واغز وارم واسع واضربا واضربوا واضربی

فصل فعل ما لم یسم فاعلہ ھو فعل حذف فاعلہ واقیم المفعول مقامہ ویختص بالمتعدی وعلامتہ فی الماضی ان یکون اولہ مضموما فقط وما قبل اخرہ مکسورا فی الابواب التی لیست فی اوائلھا ھمزۃ وصل ولا تاء زائدۃ نحو ضرب ودحرج واکرم وان یکون اولہ وثانیہ مضموما وما قبل اخرہ کذلک فیما فی اولہ تاء زائدۃ نحو تفضل وتضورب وان یکون اولہ وثالثہ مضموما وما قبل اخرہ کذلک فی ما فی اولہ ھمزۃ وصل نحو استخرج واقتدر والھمزۃ تتبع المضموم ان لو تدرج

خروج از ضمہ بسوئے کسرہ باشد و دال بر معنی غرابت ست لیکن چوں مقصود یعنی دلالت بر غرابت معنی از وزن اول حاصل شد ضرورتے تہ برائے اختیار وزن ثانی باقی نماند کذا فی العلوی مع زیادۃ ملہ قولہ وان یکون اولہ وثانیہ آہ چراکہ در افعالے کہ اول تائے زائدہ است اگر بر ضم اول و کسر ماقبل آخر اقتصار میکردند ثانی را معرض نمی ساختند ماضی مجہول باب تفعل با مضارع معروف باب تفعیل و ماضی مجہول باب تفاعل با مضارع معروف باب مفاعلت و ماضی مجہول باب تفعلل با مضارع معروف باب فعللۃ در حالت وقف اشتباہ می یافت مثل تکلم و تقاتل و تدحرج ۱۲ ملہ ستور امرت الملاء فی الناقص الواوی والیائی والالفی نحو اغزہ

وفي المضارع ان يكون حرف المضارعة مضموما وما قبل
آخره مفتوحا نحو يُضرَب ويُستخرَج الا في باب المفاعلة و
الافعال والتفعيل والفعللة وملحقاتها الثمانية فان العلامة
فيها فتح ما قبل الآخر نحو يُحاسَب ويُدحرَج وفي الاجوف
ماضيه قيل وبيع وبالاشمام قيل وبيع وبالواو قُول وبُوع و
كذلك باب اُختير وانقيد دون استُخير واُقيم لفقد فُعل
فيهما وفي مضارعه تقلب العين الفا نحو يُقال ويُباع
كما عرفت في التصريف مستقصى فصل الفعل اما متعد
وهو ما يتوقف فهم معناه على متعلق غير الفاعل كضرب
واما لازم وهو ما بخلافه كقعد وقام والمتعدي قد يكون
الى مفعول واحد كضرب زيد عمرا والى مفعولين

عـــہ زیرا کہ ضمہ حرف مضارعت مشترک ست میان معروف و مجہول ۱۲ ۵۱ قولہ وفی المضارع بسبب گرانی معنی اضعف شد چوں مضارع بہ نسبت ماضی بسبب زیادتی حرف اول ثقیل بود لہٰذا ماقبل آخرا و مفتوح گردید تا ثقل مضارع کہ بجہت ضمہ زیادتی در اول عارض شدہ است بسبب خفت فتح ماقبل آخر متعادل پذیرد ۱۲ ومنی ۵۲ قولہ الثمانیۃ بجائے ثمانیۃ لفظ سبعۃ واجب بود زیرا کہ ملحقات فعللۃ ہفت ہستند و آں جلبب و قلنس و جہور و شمول ذمیل و فریف و قلسی باشد نہ ہشت مگر شاید زیادتی قلم ناسخ باشد ۱۲ ۵۳ قولہ وفی الاجوف یعنی اجوفے کہ عین او بالف بدل شدہ باشد پس بود و صید لفظے دلالت بحرکہ شد مثل عین واجوف ازاں گویند کہ درمیان از حرف صحیح خالی ست ۱۲ ۵۴ قولہ قیل وبیع۔ اصل ہر دو قول و بیع کسرہ واو و یا بعد حذف حرکت بفاء او ممدود قول واو را بیا بدل کردند قیل و بیع شد ۱۲ ۵۵ قولہ بالاشمام۔ اشمام عبارت است از برآمیدن حرف را کسرہ یا ضمہ بوجہے کہ شنیدہ نشود و در ینجا مراد است از قصد کردن ضمہ از کسرہ فائے فعل یا برگردانیدن کسرہ فائے فعل بجانب ضمہ پس یائے ساکنہ کہ بعد است بجانب واو میل خواہد کرد زیرا کہ یائے مذکور تابع حرکت ماقبل خود ست و در ایں مواضع از اشمام حرکات قرار ہمیں معنی مراد گیرند و غرض از اشمام آگاہ کردن ست از اول امر کہ در اوائل ایں حروف ضمہ اصلی ست ۱۲ ومنی ۵۶ قولہ دون استخیر واقیم۔ یعنی در باب افعل و استفعل در معتل العین بجز کسرہ خالص ضمہ و اشمام نمی آید زیرا کہ سبب ضمہ و اشمام در ثلاثی مجرد و اختیر و انقید ضمہ ماقبل حرف علت بود و در ینجا فعل یعنی ہمزہ ماقبل ما مفتوح ست پس در ینجا ضرور ست کہ حرکت عین نقل کردہ بفاء دہند چنانکہ در غیر ایں مقام ست مثل یقول و یبیع و یخاف ۱۲ ۵۷ قولہ تقلب یعنی بسبب متحرک بودن ماقبل عین در ہر دو در اصل چنانکہ اصل استخیر و اقوم بیاء و واو مکسور تین بودہ است ۱۲ ۵۸ قولہ کما عرفت فی التصریف آہ اشارت ست بانکہ بیان کیفیت مجہول اندکی از علم تعریف ست نہ علم نحو و ایں جا کہ بیان شد استطرادا و ضمنا ۱۲ درایہ ۵۹ قولہ کضرب کہ معنی آں بدون مضروب تمام نمی شود و ہمچنیں احرم ضمہ و ضرب لیکہ احرام ضمہ زخیت بدون معرض ضمہ و مرغوب الیہ معلوم نمی گردد و ایں ہر دو متعدی بوسائط ہستند ۱۲ ہدایہ ۶۰ قولہ والمتعدی آہ اسباب تعدیہ ہفت ست ہمزہ مثل اذہبت زیدا تضعیف عین نحو فرحت زیدا الف مفاعلہ مثل ماشیتہ سین استفعال مثل استخرجتہ صیرۃ خارجا ساختن بر مد نصر نیز برائے افادت غلبہ مثل کرمت زیدا

بای کتاب ام بایۃ مسئلۃ + تری جہم عادا علی وتحسب ماے تحسبہ ماذا علی ۱۲ ۵۳ قولہ والی ثلثۃ آہ یعنی فعل کا ہے متعدی بجانب سہ مفعول می شود کہ اول اینہا مغایر دو اخیرہ بود زیراکہ حمل اول بر دو اخیرہ ہو ہو جائز نیست زیراکہ ہرگاہ اعلمت زیدا منطلقا گوئی خبر دادن از زید بعمرو بسبب مباینت ہر دو صحیح نخواہد بود و ہمچنیں خبر دادن از زید منطلقا نیز صحیح نیست زیراکہ دریجا خبر دادن از عمرو بمنطلقا مقصود ست پس خبر از غیر اوکہ زید باشد چگونہ خواہد بود کہ او دریں ترکیب خلاف مقصود ست ۱۲ منہل ۵۳ قولہ ومنہ اری آہ اے از قسم اعلم اری است یعنی چیزے از ینہا بالوضع مثل اعلم نیست

کاعطی زیدٌ عمرًا درهمًا ویجوز فیه الاقتصار علی احدِ

مفعولیه کاعطیت زیدًا او اعطیت درهمًا بخلاف باب

علمت والی ثلثة مفاعیل نحو اعلم الله زیدًا عمرًا

فاضلًا ومنه اری وانبأ ونبّأ واخبر وخبّر وحدّث و

هذه السبعة مفعولها الاول مع الاخیرین کمفعولی

اعطیت فی جواز الاقتصار علی احدهما تقول اعلم الله زیدًا

والثانی مع الثالث کمفعولی علمت فی عدم جواز الاقتصار علی

احدهما فلا تقول اعلمت زیدًا خیر الناس بل تقول

اعلمت زیدًا عمرًا خیر الناس فصل افعال القلوب

علمت وظننت وحسبت وخلت ورأیت ووجدت

لیکن بسبب استلزام اینہا معنی اعلم راشل اعلم گردانیدند پس اینہا از افعالی نیستند کہ قبل ہمزۂ تضعیف متعدی بدو مفعول بوند بعد تضعیف وہمزۂ متعدی بسہ مفعول شدند و دریں قسم کلام ست از سیبویہ الحاق نبا با علم مروی است وغیر او انبا وخبر وحدث زیادہ نمودہ آ ابن مالک در شرح تسہیل عدم الحاق چیزے از ینہا باعلم اختیار نمودہ ودلیل آوردہ کہ آمدن انبا بجائے اعلم ثابت نشدہ مگر درجائیکہ احتمال حرف جر بود ولیکن اخوات انبا پس استعمال آنہا بصورت افعالیکہ بسہ مفعول متعدی می شوند نادرست ۱۲ منہل وجہ بودن اینہا بمعنی اعلم اینکہ انبار در تنبئی و تحدیث واخبار بمعنی اعلام ست لیکن بجانب یک مفعول متعدی بنفسہ می شوند وبجانب مفعول دیگر بواسطہ حرف جر مثل انبئہم باسمائہم ونبئونی بعلم ۱۲ تکملہ ۵۴ قولہ فلا تقول الخ بالاقتصار علی الثالث بدون ذکر الثانی وکذا اعلمت زیدا عمرا و بالاقتصار علی الثانی بدون ذکر الثالث ۱۲ غایۃ التحقیق ۵۵ قولہ افعال القلوب اے سبعۃ یعنی افعال قلوب بحصر استقرائی عقلی ہفت ست ورنہ عرفت واعتقدت واردت نیز از افعال قلوب ہستند ومتعدی بدو مفعول مستقل و احکام افعال قلوب دریںہا جاری نمی شوند ووجہ تسمیہ بافعال قلوب اینکہ اینہا در صدور خود احتیاج بجوارح واعضای ظاہری نیستند بلکہ قوائے باطنی کفایت میکنند زیراکہ بعضے از اینہا برائے شک ہستند وبعضے برائے

سلہ قولہ بخلاف باب علمت کہ چوں دراں ثانی عین اول ست بسبب صدق او براں لہذا اقتصار بریک جائز نیست مگر حذف ہر دو معادست ودرواست مثل قول کمیت از قصیدہ کہ دراں مدح اہل بیت می نماید شعر

یقین وہر دو از افعال قلوب باشند واز ینجاست کہ اینہا افعال شک ویقین نیز نام دارند وشک در لغت بمعنی خلاف یقین ست وآنکہ گفتہ کہ گویا از شک ظن ارادہ کردند ورنہ کدامی فعل از ینہا برائے شک کہ تساوی طرفین عبارت از دست نیست لغت را باصطلاح اہل میزان خلط نمودہ ۱۲ ۵۶ قولہ علمت آہ غرض از تعبیر ایں افعال بصیغۂ ماضی اخبار بہ لفظ ماضی خاص نیست بلکہ اخبار مطلق بفعل خواہ مضارع باشد خواہ امر ونکتہ در تعبیر ایں افعال بصیغہ ہائے متکلم سوائے دیگر افعال اینکہ شخص بافعال قلب خود زیادہ اعرف می باشد از افعال قلب غیر خود ۱۲

وزعمت وهي افعال تدخل على المبتدأ والخبر فتنصبهما على المفعولية نحو علمت زيدًا عالمًا واعلم ان لهذه الافعال خواص منها ان لا تقتصر على احد مفعوليها بخلاف باب اعطيت فلا تقول علمت زيدًا ومنها جواز الالغاء اذا توسطت نحو زيد ظننت قائم او تأخرت نحو زيد قائم ظننت ومنها انها تعلق اذا وقعت قبل الاستفهام نحو علمت ازيد عندك ام عمرو وقبل النفي نحو علمت ما زيد في الدار وقبل لام الابتداء نحو علمت لزيد منطلق ومنها انها يجوز ان يكون فاعلها ومفعولها ضميرين لشيء واحد نحو علمتني منطلقًا وظننتك فاضلًا واعلم انه قد يكون ظننت بمعنى اتهمت

ا ایں اجتماع با ینہا خاص بود مثل ادامک علمت ۱۲ ہدایہ

ﻪ قولہ منہا ان لا تقتصر۔ بدانکہ حذف بلا دلیل را اختصار گویند وحذف با دلیل را اقتصار پس معنی عبارت چنیں باشد کہ تا وقتیکہ دلیل قائم نشود حذف یک مفعول ممنوع باشد وایں مسئلہ مختلف فیہا است زمخشری در مفصل منع کردہ وابن حاجب پیروی او نمودہ ومصنف ہم متابعت ایشاں کردہ وآنکہ در کشاف از مواضعیکہ دراں بجواز حذف مفعول اول بقرینہ حکم نمودہ آیہ کریمہ الست کہ در سورۂ آل عمران واقع است ولا یحسبن الذین یبخلون بما اتٰہم اللہ من فضلہ ہو خیرا لہم در صورتیکہ یحسبن بیائے غیبت خواندہ شود فاعلش الذین یبخلون است بخلہم ہو خیرا لہم درینجا قرینہ حذف بخلہم دلالت یبخلون بروی موجود است ۱۲ منہل ٥٢ قولہ تعلق ایں افعال در ابطال عمل لفظی را اعمال معنوی بزن معلقہ یعنی مفقودۃ الزوج مشابہت دادہ شدہ دریں کہ چناں کہ زن مذکورہ نہ صاحب شوہر ست ونہ فارغ از وہمچنیں ایں افعال نہ عامل کلیہ ہستند ونہ مہمل ۱۲ درایہ ٥٣ قولہ قبل الاستفہام خواہ استفہام بحرف بود کہ ہمزہ باشد مثل مثال مذکور در متن خواہ استفہام باسم بود کہ متضمن ہمزہ استفہام ست مثل لنعلم ای الحزبین احصٰی وعلمت این زید جالس ومتی عمرو خارج وامثال ذالک سکرۃ تعلیق اینہا قبل ہل آیند نزد بعض نحاۃ طلفی نمی شوند ایں مشہور نیست ۱۲ کذا فی المنہل ٥٤ قولہ وقبل لام الخ وجہ تعلیق دریں صور ثلٰثہ آنست کہ ہر سہ صدارت کلام میخواہد ووقت عمل لفظی ایں افعال صدارت کلام ہر سہ چیز فوت خواہد شد پس ایں افعال از روئے لفظ مہمل خواہند شد واز روئے معنی عامل خواہند بود معنی مثال اول علمت احدہما بعینہ ومثال ثانی علمت زیدا لیس فی الدار ومثال ثالث علمت زیدا منطلقا ہر دو جز دریں امثلہ در محل نصب ہستند کہ در حقیقت برآنہا عامل واقع شدہ است ۱۲ متوسط ٥٥ قولہ یجوز ان یکون الخ زیرا کہ مفعول ایں باب در حقیقت مفعول دوم ست اول توطیہ وتمہید ثانی ست چنانکہ تاثیر اینہا در ثانی باشد نہ اول پس دریں باب اتحاد فاعل ومفعول لازم نیاید بخلاف افعال دیگر کہ ضربتنی وشتمتنی گفتہ نخواہد شد بلکہ ضربت وشتمت نفسی گفتہ می شود وبعد تنی وفقدتنی بایں کہ از افعال قلوب نیستند لیکن بر وجدتنی کہ نقیض ہر دو ست واز افعال قلوب ست محمول ست مثل حمل نقیض بر نقیض ۱۲ درایہ ٥٦ قولہ قد یکون ظننت الخ از دست آیہ کریمہ وما ہو علی الغیب بظنین بر قرأتے دو در عبارت ست کہ اتہام گردانیدن چیزے مقام گمان ہمہ ایں معنی ظن کہ از افعال قلوب ست قریب ست ۱۲ عبد الحکیم ٥ جمع خاصہ بمعنی امریکہ مختص باں شئے باشد ودر دیگرے یافتہ نشود ٥ از تعلیق معنی ترک عمل لفظی وجوبا بسبب مانعی نہ محلا ۱۲ منہل ٥ اے مفعولین زیرا کہ اگر یکے ازاں ہر دو منفصل باشد ۱۲

ملہ قولہ بمعنی عرفت آہ عرب معرفت را بادراک نفس معنے خاص کردہ اند بغیر حکم چیزے بر وبہمیں جہت مفعول واحد را نصب میدہد وعلم را در علم بنفس چیزے وبودن آں چیز بر صفتے یعنی باحکم چیزے دیگر بر و استعمال نمودہ اند لہٰذا مفعول واحد و دو مفعول را نصب می دہد ۱۲ ملہ قولہ بمعنی ابصرت یعنی ابصرت اگرچہ بمعنی استعمال بصر کہ از افعال جوارح ست مستعمل می شود مگر از علمت بالبصر نزدیک است و باید دانست کہ ایں افعال نکرہ راسوائے معانی مزبورہ معانی دیگر ہم است چوں آں معانی از معانی علم وظن قریب نبود مثل حسبت بمعنی صرت ذا حسب وظلت بمعنی صرت ذا خال وزعمت بمعنی کفلت لہٰذا مصنف ازاں تعرض نمود ۱۲ عبد الحکیم ملہ قولہ الافعال الناقصۃ وجہ تسمیہ ایں افعال بناقصہ اینکہ اینہا بہ نسبت دیگر افعال ناقص ہستند زیرا کہ بر زمانہ و بر حدوث دلالت نمی نمایند یا بر مرفوع تمام نمی شوند و در افادت فائدہ تامہ احتیاج بمنصوب میدارند یا بہ نسبت افعالے کہ فقط بر مرفوع تمام می شوند شمار اینہا ناقص ست یعنی اینہا معدودی چند ہستند بخلاف افعال تامہ کہ در شمار نہایتے ندارند و آں زجاج و تابعین او حرفیت اینہا مروی ست چرا کہ بدیں معنی کہ در غیر او باشد دلالت می نمایند یعنی برائے تقریر خبر مبتدا را بر صفتے می آیند ۱۲ درایہ ملہ قولہ غیر صفۃ مصدرہا ازیں قید از سائر افعال احتراز حاصل شد زیرا کہ برائے ثابت گردانیدن مر فاعل صفت مصدر می آیند چنانکہ ضرب بر تقریر فاعل بر ضرب و فتح بر تقریر فاعل بر فتح دلالت می نماید ۱۲ درایہ ملہ قولہ کان وصار آہ سیبویہ سوائے کان وصار و مادام ولیس ذکر نکردہ وجہ اینکہ گفتہ کہ چیزے کہ مثل ایں چہار باشد و زینکہ از خبر استغنا نداشتہ باشد ظاہر ہمیں ست کہ نزد جمہور نہ و مرادفات صار مثل آل و رجع و حال و آض و جاء و ارتد و استحال و تحول و مرادفات مافتئ مثل فتئ ۱ اشارہ بآخر ہمزہ و ما انفک مادی و مارام از رام یریم نیز از افعال ناقصہ باشد ۱۲ عبد الحکیم ملہ قولہ حکم معناہا اے معانی ایں افعال چنانکہ بمعنی ثبوت در کان

وعلمت بمعنى عرفت ورأيت بمعنى ابصرت ووجدت بمعنى اصبت الضالة فتنصب مفعولا واحدا فقط فلا تكون حينئذ من افعال القلوب

فصل الافعال الناقصة هي افعال وضعت لتقرير الفاعل على صفة غير صفة مصدرها وهي كان وصار وظل وبات الى آخرها تدخل على الجملة الاسمية لافادة نسبتها حكم معناها فترفع الاول وتنصب الثاني فتقول كان زيد قائما وكان على ثلثة اقسام ناقصة وهي تدل على ثبوت خبرها لفاعلها في الماضي اما دائما نحو كان الله عليما حكيما او منقطعا نحو كان زيد شابا وتامة بمعنى ثبت وحصل نحو كان القتال اي حصل القتال وزائدة لا يتغير

وانتقال در صار و مرادفات او و مادام در مازال و ما انفک و ما فتئ و ما برح و توقیت در مادام و نفی در لیس پس معنی کان زید قائما زید ایستادہ است در زمان گزشتہ و معنی صار زید غنیا زید از فقر سوئے تونگرے انتقال نمود و بر ہمیں قیاس ست باقی افعال ۱۲ غایۃ ملہ قولہ زائدۃ لے در لفظ و معنی ہر دو و گاہے در لفظ فقط مثل زید کان قائم کان دریں مثال دلالت می کند بدیں کہ قیام زید در زمان ماضی بودہ و تامہ و زائدہ اگرچہ ناقصہ نیست لیکن برائے استیفائے جمیع استعمالات مذکور شد و ایں زیادت خاص ست بلفظ کان نہ مشتقات او بخلاف ہر دو قسم اول کہ در تمامی مشتقات او نیز جاری

باسقاطها معنى الجملة كقول الشاعر شعر

جِيَادُ ابنِي ابي بكرٍ تَسامَى	على كانَ المُسوَّمةِ العِرابِ

اى على المسومة وصار للانتقال نحو صار زيدٌ غنيًّا و
اصبح وامسى واضحى تدلّ على اقتران مضمون الجملة بتلك
الاوقات نحو اصبح زيدٌ ذاكرًا اى كان ذاكرًا في وقت الصبح
وبمعنى صار نحو اصبح زيدٌ غنيًّا وتامّة بمعنى دخل في الصباح
والضحى والمساء وظلّ وبات يدلّان على اقتران مضمون
الجملة بوقتيهما نحو ظلّ زيدٌ كاتبًا وبمعنى صار ومازال و
ما فتئ وما برح وما انفكّ تدلّ على استمرار ثبوت خبرها لفاعلها
مذ قبله نحو مازال زيدٌ اميرًا ويلزمها حرف النفي وما دام يدلّ
على توقيت امرٍ بمدّة ثبوت خبرها لفاعلها نحو اقوم ما دام

---

۵۱ قولہ جیاد ابنی آہ جیاد جمع جید بمعنی اسپ نیکو رو و سریع السیر تسامی بمعنی ترفع و تعلو و سہتا یہاں کہ بر وعلامت گذارند و عراب بکسر تازی و جیاد مبتدا مضاف ابنی مضاف الیہ وابی بکر بدل از و و تسامی خبر او و علی کان المسومۃ متعلق بتسامی والعراب صفۃ المسومۃ ترجمہ اسپان نیکو رو و سریع السیر پسرمن کر ابی بکر ست بلند و مرتفع اند بر اسپان تازی کہ بر وعلامت و نشان تیزروی و نیک روی گذاشتہ اند ۱۲ شرح ۵۲ قولہ انتقال از حالے بحالے کما سے انتقال از مکانے بمکانے و از ذاتے بذاتے می آید در ین ہنگام متعدی بالی باشد مثل صار زید من قریۃ الی قریۃ و من خالد الی بکر ۱۲ درایہ ۵۳ قولہ الاوقات ای الاوقات التی تدل ہذہ الافعال علیہا وہی الصباح والمساء والضحی ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ فی وقت الصبح و قس علیہ اسمی واضحی ۱۲ و ۵۵ قولہ بمعنی صار اگرچہ ایں ہر دو فعل در دلالت بر اقتران مضمون جملہ باوقات خود و بودن بمعنی صار با ہر سہ فعل سابق اشتراک دارند اما چون تامہ بر سبیل قلت می آیند مثل ظلمات بر مکان لطیف و بت مبیتا طیبا لہذا اینہا را جدا گانہ ذکر ساختہ ۱۲ درایہ ۵۶ قولہ مذ قبلہ مذ از ظروف زمان است بمعنی ابتدائے مدت باشد و قبل فعل ماضی معروف از سمع مصدر ش قبول بالفتح بمعنی پیش آمدن و پذیرفتن و زمانہ کہ بسوئے فعل مضاف ست محذوف و آں خبر مذ بود پس بنا بر معنی اول حاصل کلام این کہ ابتدائے مدت استمرار ثبوت خبر برائے فاعل زمان پیش آمدن اسم ست بر خبر و بنا بر معنی ثانی اینکہ ابتدائے مدت استمرار زمان پذیرفتن اسم ست مر خبر را شرح الشرح ما نہ حاصل ۱۲ ۵۷ قولہ مذ قبلہ اے مذ قبل الفاعل ذلک الخبر یعنی ان ذلک الخبر ثابت للفاعل علے وجہ الاستمرار مذ کان ذلک الفاعل قابلا لذلک وصالحا لہ فی المعتاد ۱۲ درایہ ۵۸ قولہ و یلزمہا حرف النفی پس استمرار خبر برائے فاعل خود دلالت خواہند نمود زیرا کہ معانی این افعال نفی ست وازو درآمدن نفی افادت اثبات خواہند نمود کہ نفی نفی اثبات باشد گاہے ازین افعال حرف نفی در قسم لفظا محذوف باشد لیکن معنی مراد بود مثل تاللہ تفتؤ تذکر یوسف اے لا تفتؤ ۱۲ درایہ ۵۹ و من حیثیۃ اے بالخبر نحو صار الطین خزفا ۱۲ ۶۰ اے حصل کتابۃ فی الانہار ۱۲ ۶۱ از ین مثال بودن زید امیر وقت خرد سالی بودن او فہمیدہ نمی شود بلکہ امیر بودنش وقت صلاحیت او برائے امارت بفہم می آید ۱۲

ملہ قولہ وقیل مطلقا. قائل ایں قول سیبویہ است وابن سراج تابع او شدہ چنانکہ لیس خلق اللہ مثلہ در ماضی والا یوم یاتیہم لیس مصروفا عنہم در مستقبل جمہور نحات برآنند کہ لیس برائے نفی حال ست واندلسی گفتہ بیقین میدانم کہ فیما بین ہر دو قول تناقض نیست زیراکہ خبر لیس ہرگاہ مقید بکدام زمانہ نباشد محمول بر حال خواہد بود چنانکہ ایجاب بروہ محمول می شد وہرگاہ مقید بیکے از ازمنہ ثلاثہ بود بر ہماں مقید محمول می شد ۱۲ کذا فی الرضی. واصل لیس لیس بکسر یا برائے تخفیف کسرہ یا افگندند چنانکہ در نعم بکسر العین نعم بکسر فا وسکون عین گویند یا الف بدل نشد بہ عدم تصرف ومفارقت او از برادران خود دلالت کند و دلیل بر فعلیت او لحوق تائے تانیث ساکنہ وضمائر متصلہ بارزہ وغیرہ ست وکوفیہ گفتند کہ حرف ست وعدم تصرف مؤید اوست وبعضے گفتند اصل او لا ایس بمعنی لا موجود پس تخفیف کردہ شد ومستقل باستعمال لائے تبرئہ گردیدہ ۱۲ عبد الحکیم

ملہ قولہ بقیۃ احکامہا از جواز تقدیم اخبار بر اسما در ہمہ او بر نفس افعال در اول وناجائز بودن وازانجملہ مصدر نیستند وخلاف در لیس ۱۲

ملہ قولہ الاول للرجاء آہ بدانکہ ابن مالک در تسہیل گفتہ کہ بعضے از افعال مقاربہ برائے شروع ست مثل طفق وجعل واخذ وعلق وانشاء وہب وقام وبعضے برائے مقاربت اسم با خبر مثل کاد وکرب واوشک واولی وبعضے برائے رجا مثل عسی وحری واخلولق وشارح تسہیل گفتہ کہ چوں بعضے ازینہا برائے مقاربت ست لہذا مجموع را از قبیل تسمیۃ الکل باسم الجزء نام نمودند ۱۲ عبد الحکیم

ملہ قولہ فعل جامد اے غیر متصرف زیراکہ ازو مستقبل مجہول ومضارع وامر ونہی وغیرہ نمی آید وعدم تصرف او ایں کہ عسی بسبب تضمن وانشائے طمع ورجا مثل لعل ولیت ست وانشاءات اکثر از معانی حروف می باشند وحروف دائما غیر متصرف آیند ۱۲

ملہ قولہ عسی زید رفع زید بنا بر اسمیت عسی وان یقوم در محل نصب بنا بر خبریت بر مذہب اکثر نحویاں ونزد کوفیہ ان یقوم در محل بدل از زید بدل اشتمال کہ در وے اجمال وتفصیل ست واشتراط آں در خبر عسی برائے ثابت کردن معنی ترجی ست زیراکہ ترجی جز در مستقبل نمی باشد ۱۲

ملہ قولہ وقد یحذف الخ ومانند قول شاعر عسی الکرب الذی امسیت فیہ + یکون وراءہ فرج قریب + ۱۲ درایہ

ملہ قولہ وھو کاد وسائر متصرفات او در یں حکم شریک ہستند لیکن چوں حرف نفی بر باب کاد در آید دراں سہ مذہب ست یکے حرف نفی افادت نفی کند چنانکہ در افعال دیگر ماضی باشد چوں وما کادوا یفعلون مضارع چوں اذا اخرج یدہ لم یکد یراہا اے لم یقارب رویتہا وایں صحیح ست دوم حرف نفی مفید معنی اثبات شود در ماضی باشد ۱۲

الامير جالسا وليس يدل على نفي معنى الجملة حالا وقيل مطلقا وقد عرفت بقية احكامها في القسم الاول فلا نعيدها

فصل افعال المقاربة هي افعال وضعت للدلالة على دنو الخبر لفاعلها وهي ثلثة اقسام الاول للرجاء وهو عسى وهو فعل جامد لا يستعمل منه غير الماضي وهو في العمل مثل كاد الا ان خبره فعل مضارع مع ان نحو عسى زيد ان يقوم ويجوز تقديم الخبر على اسمه نحو عسى ان يقوم زيد وقد يحذف ان نحو عسى زيد يقوم والثاني للحصول وهو كاد وخبره مضارع دون ان نحو كاد زيد يقوم وقد تدخل ان نحو كاد زيد ان يقوم والثالث للاخذ والشروع في الفعل وهو طفق وجعل

بواسطہ نحو نعم غلام صاحب فرس او بوساطۃ نحو نعم وجہ فرس غلام الرجل ۱۲ و درایہ ۵۵ قولہ فاعلہ مضمرا برائے اختصار زیرا کہ نعم رجلا از نعم الرجل مختصر ست یا اضمار ست بر شرط تفسیر و دریں مبالغہ در مدح باشد ۱۲ ۵۶ قولہ نعم رجلا زید و گاہے ایں تمیز را با وجود اظہار فاعل ہم آرند و دریں ہنگام تمیز مذکور برائے تاکید باشد نہ برائے رفع ابہام چنانکہ در قول شاعر شعر تزود مثل زاد ابیک فینا • فنعم الزاد زاد ابیک زادا • ایں ست آنکہ مبرد و ابن سراج و فارسی بآں اجازت دادہ اند و ابن مالک او را اختیار نمودہ و لیکن سیبویہ او را منع می نماید ۱۲ م ۵۷ قولہ او بما

یعنی واجب ست تمیز فاعل مضمر بلفظ ما بمعنے شے کہ منصوب المحل بنا بر تمیز ست مثل فنعما ہی و ابو علی و فراء گفتہ کہ ما موصولہ است بمعنی الذی فاعل نعم و صلہ تمام و کمال محذوف ست چہ ہی مخصوص بالمدح ست تقدیرش نعم الذی افعلہ ہی اے از صدقات و سیبویہ و کسائی گفتہ کہ معرفہ تامہ است بمعنی الشئ پس معنی فنعما ہی نعم الشئ ہی پس ما فاعل ست بمعنی ذی اللام و ہی مخصوص بالمدح ۱۲ شرح جامی ۵۸ قولہ و یسمی المخصوص بالمدح گاہے مخصوص را چوں معلوم باشد حذف کنند جوازا مثل ثنائہ فنعم الماہدون اے نحن و انا وجدناہ صابرا نعم العبد اے ہو ۱۲ مسالک ۵۹ قولہ و فاعلہ ذا برائے غرض ابہام از معنی اشارت مجرد کردند پس حبذا شد بمعنی حب الشئ و نزد مبرد و ابن سراج اینکہ ترکیب حب با ذا فعلیت حب را زائل کرد زیرا کہ اسم اقوی ست پس حبذا مبتدا ست و مخصوص خبر او اے المحبوب زید و بعضے گفتند کہ ترکیب اسمیت ذا را زائل کردہ زیرا کہ فعل مقدم ست پس غلبہ برائے اوست و فاعل مثل بعض حروف فعل گردید پس حبذا فعل ست و مخصوص فاعل اوست و ہر گاہ لا بر حبذا در آید بر حسب معنی موافق بئس گردد و اولی اینکہ در اعراب مخصوص حبذا گفتہ شود کہ او مثل اعراب مخصوص نعم ست یعنی یا مبتدا ست یا خبر ست مر مبتدا را کہ ظاہر نمی شود و بعضے گفتند کہ مخصوص بعد حبذا عطف بیان برائے ذا ست و اگر در مخصوص نعم و بئس

نحو ما احسن الیوم زیدا فصل افعال المدح والذم

ما وضع لانشاء مدح او ذم اما المدح فله فعلان نعم و

فاعله اسم معرف باللام نحو نعم الرجل زید او مضاف

الی المعرف باللام نحو نعم غلام الرجل زید وقد یکون فاعله

مضمرا ویجب تمییزه بنکرة منصوبة نحو نعم رجلا زید

او بما نحو قوله تعالی فنعما هی ای نعم شیئا هی زید ویسمی

المخصوص بالمدح وحبذا نحو حبذا زید حب فعل المدح

وفاعله ذا والمخصوص بالمدح زید ویجوز ان یقع قبل

المخصوص او بعده تمییز نحو حبذا رجلا زید وحبذا زید رجلا

۵۱ قولہ ما وضع الخ از یں قول از مثل کرم زید و شرف عمرو و قبح بکر و عور خالد و مدحت و ذممت احتراز شد زیرا کہ اینہا برائے مدح و ذم موضوع نیستند ۱۲ ۵۲ قولہ لے ما بین الخصوصیۃ فیہا فانک اذا قلت نعم الرجل زید فقد مدحت مطلقا من غیر تعیین خصلۃ بجہۃ المدح وکذا بئس ۱۲ منہل ۵۳ قولہ معرف باللام از لام لام ذہنی مراد ست زیرا کہ معہود و غیر معین باشد ابتدا پس ازاں بذکر مخصوص معین گردد و کلام بر اجمال و تفصیل شامل می شود کہ وقعت او در نفس زیادہ تر باشد ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ او مضاف الی المعرف باللام

[illegible]

ہمیں او ما کردہ شود مزا دارست مگر دخول نواسخ منع میکنند و زملی گفتہ کہ ذا زائدہ ست چنانکہ در ماذا صنعت و مخصوص فاعل ۱۲ کذا فی الرضی ۵۱۰ قولہ و یجوز ان یقع آہ وجہ جواز تقدم تمیز در ینجا نہ در نعم و بئس از مخصوص اینکہ در ینجا تمیز از اسم ظاہر کہ ذا باشد آمدہ است از اسم بخلاف نعم و بئس کہ در ینجا تمیز از مستکن می آید و نیز تمیز از ضمیر واجب باشد و از ذا جائز برائے اظہار فضل ظاہر بر ضمیر و بعضے گفتند کہ اگر تمیز در نعم و بئس نبودی در بعض مواضع مخصوص بفاعل ملتبس گردیدی مثل نعم السلطان بخلاف حبذا کہ فاعلیت ذا در وے ظاہر ست و گاہے مخصوص در ینجا محذوف می شود چنانکہ در نعم و گاہے حب از ذا منفرد می آید دریں م

او حالٌ نحو حبّذا راكبًا زيدٌ وحبّذا زيدٌ راكبًا وامّا الذمّ فله

فعلان ايضًا بئس نحو بئس الرجل عمرو وبئس غلام الرجل

عمرو وبئس رجلًا عمرو وساء نحو ساء الرجل زيدٌ وساء

غلام الرجل زيدٌ وساء رجلًا زيدٌ وساء مثل بئس في سائر

الاقسام القسم الثالث في الحروف وقد مضى تعريفه واقسامه

سبعة عشر حروف الجر والحروف المشبهة بالفعل وحروف العطف

وحروف التنبيه وحروف النداء وحروف الايجاب وحروف الزيادة

وحرفا التفسير وحروف المصدر وحروف التحضيض وحرف

التوقع وحرفا الاستفهام وحروف الشرط وحرف الردع و

تاء التانيث الساكنة والتنوين ونونا التاكيد فصل حروف الجر

حروف وضعت لافضاء الفعل او شبهه او معنى الفعل الى ما يليه

---

۵۱ اے فاعل اسم معرف بلام ومضاف بمعرف بلام ومضمر مميز بنکرہ منصوبہ ۱۲ وراجع ۵۲ قولہ حروف الجر آہ وایں حروف چوں جری کنند لہذا بحروف جر نام شد وگفتہ اند بسبب جر او یعنی کشیدن در رسانیدن او معنی فعل یا شبہ او را بجانب اسم نام ایشاں حرف جر شد چنانکہ از قول مصنف کہ لافضاء الفعل آہ باشد ظاہر است واصل این ست کہ افعالے کہ از رسیدن تا اسماء قاصر بودند بسبب ایں حروف اعانت یافتند و ازیں جاست کہ زائدہ آں حروف با چیزے متعلق نمیشود زیراکہ او برائے تقویت وتاکید آمدہ است ونیز جار کہ از عمل باز داشتہ شد با چیزے متعلق نخواہد بود زیراکہ حرف جر باقی نماند پس عاملے برائے او نخواہد بود چنانکہ برائے او معمولے نیست ۱۲ منہ وبجہت اعانت اینہا افعال را کہ در عمل اصل اند بنسبت اسماء وحروف وکثرت اینہا بنسبت سائر حروف ایں حروف بر جمیع حروف مقدم شدند ۱۲ ۵۳ قولہ او معنی الفعل مصنف از معنی فعل آنچہ از معنی فعل استنباط کنند واز ترکیب فعل نباشد مثل ظرف وجار ومجرور وحروف ندا وحروف تنبیہ واسمائے اشارات واسمائے افعال وتمنی وترجی وتشبیہ وغیرہ کہ بر معنی فعل دلالت نماید ارادہ نمودہ واز شبہ فعل چیزیکہ عمل فعل نماید واز ترکیب او باشد مثل اسم فاعل واسم مفعول ومصدر وصفت مشبہ وافعل التفضیل اینہا آوردن لفظ مشبہ فعل ضرور افتاد واگر ایں لفظ نمی بود لفظ معنی الفعل چنانکہ در بحث حال کفایت کردہ بسند می نمود ۱۲ ۵۴ قولہ الی ما یلیہ الی نزدیک شدن کذا فی الصحاح یعنی حروف جر حروف اند کہ موضوع ہستند برائے رسانیدن فعل یا معنے فعل بجانب چیزے کہ نزدیک شدہ است آں چیز را حرف جر یعنی حروف جر بر وے داخل شدہ است وآں چیز خواہ اسم صریح بود چنانکہ در مررت بزید وانا مار بزید خواہ در تاویل اسم مثل وضاقت علیہم الارض بما رحبت اے برحبہا ۱۲ ۵۵ عامل در حال حب وذا ذو الحال نہ زید کہ مخصوص بالمدح ست ۱۲

مہ بسافت واجب می کنند کہ استعمال او در زمان مجازاً باشد و ایں خلاف تصریح کوفیہ و اخفش و مبرد و ابن درستویہ است کہ گفتہ اند فی الزمان ایضاً گفت
ابن مالک کہ ہمیں صحیح ست بدلیل من اول یوم و در حدیث وارد است مُطرنا من الجمعۃ الی الجمعۃ و شواہد برو بسیار است لہٰذا احسن آنکہ گویند مراد از غایۃ
نہایت باشد یعنی من برائے ابتدائے چیزے باشد کہ برائے او نہایت ست نہ برائے ابتدائے امور بدیہ و استعمال من برائے ابتدائے
غایت غالب ست تا ایں کہ توہّے او عا نمودہ کہ سائر معانی او راجع بسوئے ابتدائے غایت ہستند ۱۲ ؎۵۲ قولہ فی مقابلتہ الانتہاء آہ
در سائر نسخ موجودہ ہمیں عبارت واقع ست
مگر در نسخہ فی مقابلتہ الی الانتہاء دیدہ شد
و ایں بہ نسبت اول نہایت مناسب و
عبارات کتب ایں فن نیز مؤید ثانی یعنی
نشان من ابتدائیہ آں کہ ایراد الی کہ برائے
انتہاست یا چیزیکہ فائدہ الی بخشد در مقابلہ
او صحیح باشد اول از قول سرت آہ ظاہر و ثانی
از مثل اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم باہر
زیرا کہ دریں جا معنی الی را مفید ست
چہ معنی اعوذ بالتجی الیہ باشد و در صراح
ست لجاء بفتحتین پناہ گرفتن یقال لجأت
والتجات الیہ و عذت بہ لجأت الیہ و نکتہ
در تقدیم الی بر من دریں مثال آنکہ پناہ
بجانب حافظ حقیقی از شیطان دشمن مبین
انسان بعجلت باید بود ۱۲ درایہ ؎۵۳ قولہ
ولا تزاد من آہ و بمعنی فی آید مثل اذا نودی
للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ و بمعنی با مثل ینظرون
من طرف خفی و بمعنی بدل مثل ارضیتم
بالحیوٰۃ الدنیا من الآخرۃ و بمعنی استغراق
مثل ما جاءنی من رجل و بمعنی علی نحو نصرنا
من القوم و برائے فصل آید وقتے کہ بر ثانی
متضادین در آید مثل واللہ یعلم المفسد من
المصلح ۱۲ درایہ ؎۵۴ قولہ وشبہہ یعنی چیزیکہ
متوہم شود از زیادتی من در کلام موجب
مثل آیت کریمہ یغفر لکم من ذنوبکم بدلیل قولہ
تعالیٰ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً و جواب
آنکہ در آیت اولیٰ کہ خطاب ست با امت
حضرت نوح علیہ السلام من برائے تبعیض
باشد و آیت ثانیہ خطاب با امت محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ست و از آمرزش تمامی گناہ امت
محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ عفو جملہ معاصی امت حضرت نوح علیہ السلام لازم نیست ۱۲ درایہ ؎۵۵ قولہ فمتاول یعنی تاویل کردہ شدہ است بایں کہ
برائے تبعیض ست یا برائے تبیین ای قد کان بعض مطر او شئ من مطر یا آنکہ وارد ست بر حکایت گویا سائلے می گفت ہل کان من مطر مجیب جواب
داد قد کان من مطر ۱۲ ؎۵۶ قولہ و بمعنی مع قلیلاً آہ و بمعنی ظرفیت مثل لیجمعنکم الی یوم القیٰمۃ و بمعنی عند مثل شعر ام لا سبیل الی الشباب وذکرہ + اشہی الی من
الرحیق السلسل ای اشہی عندی ۱۲ سالک بہیہ ؎۵۷ قولہ قلیلاً ای حال کونہ قلیلاً او مجیئاً قلیلاً او زماناً قلیلاً ۱۲ ؎۵۸ ای کون من لابتداء الغایۃ ۱۲

نحو مررت بزيد وانا مار بزيد وهذا في الدار ابوك اي اشير اليه بها
وهي تسعة عشر حرفا من وهي لابتداء الغاية وعلامته ان يصح
في مقابلته الانتهاء كما تقول سرت من البصرة الى الكوفة
وللتبيين وعلامته ان يصح وضع لفظ الذي مكانه كقوله تعالى
فاجتنبوا الرجس من الاوثان وللتبعيض وعلامته ان يصح
لفظ بعض مكانه نحو اخذت من الدراهم وزائدة وعلامته
ان لا يختل المعنى باسقاطها نحو ما جاءني من احد ولا تزاد من
في الكلام الموجب خلافا للكوفيين واما قولهم قد كان من مطر
وشبهه فمتأول والى وهي لانتهاء الغاية كما مر وبمعنى مع
قليلا كقوله تعالى فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق

ــه اوس من زمان کما تقول صمت من یوم الجمعۃ الی یوم الخمیس ــ الی مکان کما مر او فی زمان کقولہ تعالیٰ ثم اتموا الصیام الی اللیل ۱۲

؎۱ قولہ لابتداء الغایۃ ـ نہایت پایاں ہر چیز از زمان و مکان کذا فی الصراح و مسافت و دوری و در قاموس ست
کہ الغایۃ البعد و آں مختص بمکان نیست چنانکہ بعضے وہم کردہ اند دریں وارد می شود ایں کہ تفسیر غایت ۱۲

لہ قولہ خلافا للمبرد متمسکا بقول الشاعر الذی نقلہ المصنف فی الکتاب والجمہور حملوا انہ نادر شاذ ولما کان قول الجمہور مختار عند المصنف حکم علیہ بالشذوذ وقال قول آہ ۱۲ سلہ قولہ فلا والشر لفظ لا زائدست چنانکہ در لا اقسم و اناس لغت ست در ناس یعنی مردم و فتیٰ بمعنی جوان و ناصل یبقی ست ہا ساقط محذوف یا بدل ست از و بر حال معنی آں سوگند بخدا کہ مردم بر زمین باقی و موجود نخواہند ماند و جوان یا جوان بغیر حرف عطف تا ایں کہ تو اے پسر ابی زیاد کہ بر جوانی خود مغرور و متکبر ہستی و پنداری کہ ہمیں منوال مدام خرم و خوش حال خواہم بود ۱۲ سلہ قولہ بمعنی علی آہ ضابطہ ایں کہ ہر جا کہ معنی استقرار باشد آں موضع فی است و ہر جا کہ در وے معنی استعلا ست آں مقام علی است و ہر جا کہ در وے معنی ہر دو باشد آں جائے ہر دو ست مثل جلست علی الارض و فی الارض و فی بمعنی مع آید مثل ادخلوا فی امم اے مع امم و برائے تعلیل نیز مثل لمسکم فی ما افضتم فیہ عذاب عظیم اے لما افضتم و برائے مقابلہ مثل انما متاع الحیوۃ الدنیا فی الآخرۃ الا قلیل و بمعنی الی مثل فردوا ایدیہم فی افواہہم اے الی افواہہم ۱۲ و بزیادۃ سلہ قولہ الباء آہ ضابطہ اگر مجرور یک حرفی باشد باسم خود تعبیری یابد چوں باو تاو کاف و لام و واو و اگر مجرور یک حرفی باشد باعیان خود مذکور می گردد چوں من و فی و الی و از ینجا وجہ قول نحاۃ ظاہر شد کہ در ضربت تا فاعل است گویند نہ ت و ہل حرف استفہام ست نہ ہ و لام ۱۲ سلہ قولہ للالصاق اے برائے افادت چسپیدن چیزے بمدخول خود و آں بر دو قسم بود حقیقی مثل امسکت بزید بگاہ ہیچ بگیری جسم او را و مجازی مثل مررت بزید ۱۲ سلہ قولہ للاستعانۃ فی التاج الاستعانۃ یاری بگر خواستن اے یاری گر خواستن فاعل از مجرور یا در صدور فعل ایں با بآلہ داخل می شود و ہمیں جہت باے آلہ نام او ست و باے ادات و صلہ فعل و تکملہ فعل نیز نام دارد و کاہے باے استعانت را در معنی باے سببیت داخل می سازند و آں را بتر وسبب میگرداند ۱۲ شرح الشیخ

وحتى وهي مثل الى نحو نمت البارحة حتى الصباح و
بمعنى مع كثيرا نحو قدم الحاج حتى المشاة ولا تدخل الا على
الظاهر فلا يقال حتاه خلافا للمبرد وقول الشاعر شعر

فلا والله لا يبقى اناس	فتى حتاك يا ابن ابي زياد

وفي وهي للظرفية نحو زيد في الدار والماء في الكوز و
بمعنى على قليلا نحو قوله تعالى ولأصلبنكم في جذوع النخل
والباء وهي للالصاق نحو مررت بزيد اي التصق مروري بموضع
يقرب منه زيد وللاستعانة نحو كتبت بالقلم وقد يكون
للتعليل كقوله تعالى انكم ظلمتم انفسكم باتخاذكم العجل
وللمصاحبة نحو خرج زيد بعشيرته وللمقابلة كبعت هذا بذاك و
للتعدية كذهبت بزيد وللظرفية كجلست بالمسجد

۱۲ و ایں مالک گفتہ کہ باے کہ بمعنی باشد یا ثمان داخل می شود و ہمیں جہت باے مقابلہ و باے بدل و باے ۔۔۔

سلہ قولہ وللمصاحبۃ آہ برائے بائے مصاحبت دو علامت است یکے آنکہ بجائے او لفظ مع صحیح وارد و دوم دیگر ایں کہ از دو از مصحوب او حال مستغنی ساز و مثل قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم اے مع الحق او محقا و وقت قیام فعل با فاعل مصحوب بار چسپیدگی با صاحب لازم نیست چنانکہ در مثال خرج زید بعشیرتہ مصاحبت قبیلہ و اشتراک او بزید در خروج ضروری ست لیکن وقت خروج چسپیدگی قبیلہ با زید ضروری نیست پس الصاق مستلزم مصاحبت ست و مصاحبت بالصاق استلزام ندارد ۱۲ سلہ قولہ للمقابلۃ یعنی برائے تفاوت آمدن مجرور او در مقابلہ شئے دیگر مثل ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون ۱۲

۵۲ قوله بمعنی عن آه وآں لامے ست کہ براسمے داخل می شود کہ آں اسم حقیقۃً یا حکماً از قائل قولے کہ آں لام تعلق بآں قول دارد غائب باشد مثل لام کہ بر الذین آمنوا داخل ست وآں از کفار کہ قائل قول لو کان خیرا آه اند غائب ست وآں لام تعلق بقال دارد وابن مالک وغیرہ گفتند کہ ایں لام تعلیل ست وبعضے گفتند کہ لام تبلیغ ست وآں لامے ست کہ اسم سامع قول را یا آنچہ در معنی قول باشد جری کند ۱۲ ۵۳ قوله قال الذین کفروا للذین آمنوا اے عن الذین آمنوا ودلیل بر بودن لام در ینجا بمعنی عن ایں کہ اگر ایں لام بمعنی عن نبود لازم آید کہ بجائے سبقونا سبقتمونا باشد زیرا کہ

وزائدة قياسًا في خبر النفي نحو ما زيدٌ بقائمٍ وفي الاستفهام نحو هل زيدٌ بقائمٍ وسماعًا في المرفوع نحو بحسبك زيدٌ أي حسبك زيدٌ وكفى بالله شهيدًا أي كفى الله وفي المنصوب نحو ألقى بيده أي ألقى يده واللام وهي للاختصاص نحو الجُلُّ للفرس والمالُ لزيدٍ وللتعليل كضربته للتاديب وزائدة كقوله تعالى ردف لكم أي ردفكم وبمعنى عن إذا استعمل مع القول كقوله تعالى قال الذين كفروا للذين آمنوا لو كان خيرًا ما سبقونا إليه وفيه نظر وبمعنى الواو في القسم للتعجب كقول الهذلي شعر

بمشمخرٍّ به الظيّان والآس	لله يبقى على الأيام ذو حيدٍ

وربَّ وهي للتقليل كما أنّ كم الخبرية للتكثير وتستحق صدر

چوں حال قول لام واقع شود قول یعنی خطاب نبود واز ینجاست کہ ہرگاہ قال لہ گویند معنیش خاطبہ گیرند چوں عن باشد کہ بمعنی عن باشد صلہ قول آید از قول معنی دلیت ارادہ کنند مثل قلت لہ او عنہ اسے روایت عنہ وہنگام بودن باو پیچ در معنیش باشد صلہ قول بمعنی حکم بود مثل قال بہ اسے حکم بہ چنین ست در عبد الرحمٰن ۱۲ ۵۴ قوله وفیہ نظر یعنی در استدلال بر یہ موصوفہ کہ لام بمعنی عن ست تامل ست زیرا کہ صاحب کشاف ودیگر مفسرین مثل صاحب مجمع البیان وغیرہ ذکر کردہ اند کہ ایں کلام کفار ست مخاطب مومنین گردیدہ گفتند کہ آنچہ محمد صلعم از حق جل وعلی آوردہ اند ومارا بآں دعوت می کنند اگر در واقع وفی نفس الامر فائدہ حال یا منفعت مآل بودی ایں گروہ مومنین در ایمان آوردن بآں بر ما سبقت کردن نمی توانستند بلکہ اولًا ما ایمان می آوردیم زیرا کہ ما بایں انا ایشاں در دانش اولیٰ واحق ہستیم وچوں احتمال دارد کہ کفار وقت تکلم بایں گفتار خطاب ببعض مومنین کردہ باشند مثل ابراہیم مثلًا واز ما سبقونا بعض دیگر کہ اسلام شاں شنیدند مثل ابن سلام ویاران او لہٰذا وارد نخواہد شد ایں کہ دریں ہنگام بر حسب قاعدہ مذکورہ سبقتمونا باید نہ سبقونا یعنی چوں صلہ قول لام واقع شود بمعنی خطاب بود چہ ہرگاہ قال لہ گویند معنیش خاطبہ گیرند لیکن دریں ہنگام اسم منقول عنہم محذوف باشد ۱۲ ۵۵ قوله للتعجب مراد از تعجب امر عظیم ست کہ استحقاق تعجب داشتہ باشد چنانکہ سالم و

۵۱ قوله القی بیدہ وبمعنی من آید مثل سأل سائل بعذاب وبمعنی من مثل ویوم تشقق السماء بالغمام وبمعنی علی مثل ومنہم من ان تأمنہ بقنطار یؤدہ الیک وگاہے برائے تجرید آید مثل رأیت زیدا بالعلم اے خالیا عن العلم ۱۲

باقی ماندن چیزے در دنیا از آفات زمانہ تا اینکہ بزکوہی کہ حامل شعر آیندہ است مقام حیرت وتعجب ست واز ینجاست کہ لہٰ لعدطار اللہ باب نخواہند گفت وایں لام بجز قسم مستعمل نمی شود ۱۲ ۵۶ قوله للہ یعنی اخر لام برائے قسم ویبقی بتقدیر حرف نفی یعنی لا یبقی وعلی الایام بحذف مضاف اے علی مرور الایام وحید بالفتح گرہ شاخ گوزن وبزکوہی ومشمخر بشین وخائے معجمتین ورائے مہملہ بر وزن مطمئن کوہ بلند وظیان بفتح خائے معجمہ وتشدید تحتانیہ یاسمین دشتی وآس درخت مورد وبائے بمشمخر بمعنی فی وجملہ صفت مشمخر یعنی آنکہ سوگند بخدا نخواہد ماند بر مرور ایام در دنیا کدامے صاحب شاخ گرہ دار کہ در کوہ بلند استقرار دارد کہ دراں ۱۲

٥١ قوله او مضمر مبهم یعنی از ضمیر مبهم قصد نمی کنند تا بجانب او رجوع نماید بلکه معهود ذهنی مراد گیرند و آن ضمیر دائما مفرد مذکر باشد اگرچه تمیز او مونث و مثنی و مجموع آید و این مذهب بصریه است ٥٢ قوله و عند الکوفیین آه و بنائے خلاف بریں کہ ایں ذہنی معہود است نہ برائے مذکور سابق تا مطابقت واجب باشد و نزد کوفیہ برائے مذکور سابق ٥٣ قوله قد تلحقها ما الکافة لے باز دارنده از عمل و ایں ما موصول نوشته شود بخلاف اقسام دیگر یعنی ما بمعنی شی و ما نافیه و تسهیل

ملت نیز لاحق می شود ٥٤ قوله من فعل ماض و اما قوله تعالی ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین فهو کالماضی لصدق الموعد به و تحققه فهو اذن بمنزلة الموجود المتحقق فیکون یود بمعنی ود و درایه ٥٥ قوله غالبا و گاهے فعل او مذکور هم می شود مثل رب رجل اکرمنی لقیته ١٢

٥٥ قوله غالبا لے حذفا غالبا او زمانا غالبا وفی الغالب ١٢ ٥٦ قوله و واو رب یعنی واو یکه پس او رب اکثر مقدر می باشد و ایں واو برائے فرقے از رب بر ضمیر نمی آید و عمل برائے رب مضمر باشد نه برائے واو و همیں صحیح است و واو مذکور برائے عطف باشد و نزد کوفیه و مبرد جر نفس واو باشد نه رب مضمر و در پس هنگام ایں واو برائے عطف نخواهد بود و افتتاح و ابتدائے قصائد بواو مذکور حجت ایشان ست و بصریه جواب داده اند که جائز ست که متکلم بایں واو و اول قصائد بر چیزے عطف کرده باشد که در نفس اوست و نیامدن واو عاطفه بریں واو عاطفه بودن ایں واو را واضح می سازد چه اگر عاطفه نبودے واو عطف بلکه سائر حروف عطف چناں که بر واو قسم می آیند بر وے هم می آمدے مثل والشر ثم والشر و اضمار رب بعد فا و بل کمتر ست ١٢

٥٦ قوله و واو رب و گفته اند واو رب فی حکم تا موثق نامے کا زم متهم نه شود ١٢

٥٧ قوله الکلام و لا تدخل الا علی نکرة موصوفة یحتاج الی فعل ماض و یحذف غالبا ٥٨ قوله کقول الشاعر الخ. رب پس واو مقدر و جار مجرور متعلق و طیت واقع بیت سابق یعافیر و احده یعفور یعنی آهو بچه نخست زاده یا نخست بیفتاده آمده یا آهوے ماده از بچگان

الکلام و لا تدخل الا علی نکرة موصوفة نحو رب رجل کریم لقیته	
او مضمر مبهم مفرد مذکر ابدا ممیز بنکرة منصوبة نحو ربه رجلا	
و ربه رجلین و ربه رجالا و ربه امرأة کذلك و عند الکوفیین	
یجب المطابقة نحو ربهما رجلین و ربهم رجالا و ربها امرأة و	
قد تلحقها ما الکافة فتدخل علی الجملتین نحو ربما قام زید و ربما	
زید قائم و لا بد لها من فعل ماض لان رب للتقلیل المحقق	
وهو لا یتحقق الا به و یحذف ذلك الفعل غالبا کقولك رب	
رجل اکرمنی فی جواب من قال هل لقیت من اکرمك ای رب	
رجل اکرمنی لقیته فاکرمنی صفة الرجل و لقیته فعلها وهو	
محذوف و واو رب وهی الواو التی تبتدأ بها فی اول الکلام کقول	
الشاعر شعر وبلدة لیس بها انیس الا الیعافیر والا العیس	

آمیخته یا بچه گاو وحشی یا آهوان چپل رو گله و عیس واحد اعیس شتران سفید موے تشا عر یعنی عامر بن حارث جلادت خود می گوید که اکثر مواضع طے کرده ام که در آں بجز یعافیر و عیس انیسے دیگر نبود ١٢ ٥٥ مثل رب رجلین و رب رجالا خواهی گفت رب امرأتین و رب نساء ١٢ و درایه ٥٩ لما فرغ من ان مجروره و ربما بعد من صفته ١٢

سلہ قولہ فلا یقال بجائے کم کردن در جاوازہ درجہ اصل کہ بائے قسمیہ باشد ۱۲ سلہ قولہ ... آید درجا وازہ درجہ دادکم باشد ۱۲ سلہ

وواو القسم وهي تختص بالظاهر نحو والله والرحمن لأضربن فلا يقال وك وتاء القسم وهي تختص بالله وحده فلا يقال تالرحمن وفي قولهم ترب الكعبة شاذ وباء القسم وهي تدخل على الظاهر والمضمر نحو بالله وبالرحمن وبك ولا بد للقسم من الجواب وهي جملة تسمى المقسم عليها فإن كانت موجبة يجب دخول اللام في الاسمية والفعلية نحو والله لزيد قائم ووالله لأفعلن كذا وإن في الاسمية نحو والله إن زيدا لقائم وإن كانت منفية وجب دخول ما ولا نحو والله ما زيد بقائم ووالله لا يقوم زيد واعلم أنه قد يحذف حرف النفي لزوال اللبس كقوله تعالى تالله تفتؤ تذكر يوسف أي لا تفتؤ ويحذف جواب القسم إن تقدم ما يدل عليه نحو زيد قائم والله أو توسط القسم نحو زيد والله قائم

قولہ وحدہ اے منفردا دون غیرہ من الاسماء الظاہرۃ والمضمرۃ ۱۲ سلہ قولہ باء القسم الٰے آخرہ یعنی با از حروف قسم در سائر احکام عام ست وگاہے در استعمال اکثر بائے قسم را محذوف سازند ونصب بجر در مقسم بہ گذارند مثل اللہ لافعلن کذا وگاہے جر را جائز باقی دارند وایں اختصاص باسم اللہ وارد مثل اللہ لافعلن کذا بجر اللہ ودر ترکیبی کہ ہائے تنبیہ والف استفہام وقطع ہمزۂ وصل نائب حرف قسم آمدہ باشد حرف قسم را محذوف سازند وجر را بر مقسم وجوبا باقی گزارند مثل ہا اللہ لاقومن کذا بوصل ہمزۂ اللہ با حرف تنبیہ ومثل اللہ لاقومن بہمزۂ استفہام ووصل ہمزۂ اللہ با ہمزۂ استفہام واللہ لاقومن بغیر حرف تنبیہ وہمزۂ استفہام لیکن ہمزۂ اللہ مقطوع ست وجر در ہمہ ایں امثلہ واجب ست ۱۲ سلہ ومنہ قولہ تعالٰی ان سعیکم لشتّٰی فی جواب واللیل اذا یغشٰی ۱۲ سلہ قولہ وجب دخول ما ولا چوں جملۂ اسمیہ وفعلیہ مقسم علیہا ہر یک مستقل ست کہ ہر یک از دیگرے مستغنی ست لہذا برائے ربط آوردن یکے از اشیائے چہارگانہ کہ لام وان وما ولا باشد بموضع خود واجب شد ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو سلہ قولہ لا تفتؤ زیرا کہ مضارع مثبت ضرور ست کہ مقرون بلام باشد وآں ایں جا منتفی ست پس معلوم شد کہ منفی ست وحرف نفی محذوف ست ۱۲ درایہ سلہ اے عند عدم التباس المنفی بالمثبت ۱۲

مثل ودیت حسنا الدین ۱۲ فوائد ضیائیه ۵۳ قوله وعلی للاستعلاء آه وبرائے مصاحبت آید مثل الحمد لله الذی وهب لی علی الکبر اسمٰعیل وبرائے تعلیل مثل ولتکبروا الله علی ما هدٰکم وبرائے ظرفیت مثل علی ملک سلیمٰن یعنی با مثل حقیق علی ان لا اقول علی الله الا الحق ۱۲ درایه ۵۳ قوله وقد یکون عن وعلی آه ودریں هنگام عن بمعنی جانب باشد وعلی بمعنی فوق وهردو اسمی خواهند بود زیرا که بر صورت حرف اند مناسبت با حرف دارند وعن لازم الاضافة باشد بخلاف علی ودریں تقدیر بغیر من مستعمل نخواهند شد گویا من علامت اسمیت عن وعلی است ۱۲ عبد الحکیم ۵۴ قوله للتشبیه وللتعلیل نحو واذکروه کما هدٰکم وقال الفراء قد یجئ بمعنی علی کقول بعض العرب کخیر فی جواب من قال کیف اصبحت ۱۲ درایه ۵۵ قوله زائدة کقوله تعالیٰ الخ اکثر نحاة گفته اند که اگر زائده نگیرند معنی آں لیس مثل مثله شیئ خواهد بود وایں مستلزم محال ست که اثبات مثل باشد وایں کاف برائے تاکید نفی مثل زیاده کرده شد زیرا که زیادت حرف بمنزلهٔ اعادهٔ جمله بار دیگر باشد ابن جنی بریں تصریح کرده وجماعتے بجانب عدم زیادت رفته اند ۱۲ عبد الحکیم ۵۶ قوله وقد یکون اسما یعنی بمعنی مثل اذا دخل علیها حرف الجر ونزد سیبویه ومحققون کاف اسم نمی آید مگر بضرورت چنانکه دریں مصرع یضحکن آه مصرع اول ایں بیت بیض ثلٰث کنعاج جم وبیض صفت نساء محذوف وآں جمع بیضاء است بمعنی زنان سفید رو ونعاج بر وزن کتاب جمع نعجه بفتح اول وآں ماده گاو دشتی وبسا است که در خوبی گردن وکلانی چشم زنان را بآں تشبیه دهند جم بفتح جیم جمع جماء بمعنی گوسپند بے شاخ وضحک دندان سپید کردن وکاف بمعنی مثل وموصوفش محذوف که آں اسنان باشد بمعنی دندان وبرد ژاله ومنهم بمعنی مشده ونا تمام گداخته شده ومعنی بیت اینکه زنان سپید روی که در لطافت وحسن گردن وکلانی چشم وچستی بدن مثل گاوان دشتی بے شاخ اندمی خندید با دندان که در لطافت آب مثل ژاله گداخته بود ۱۲ عبد الحکیم ۵۸ قوله للظرفیة مدهی گفته که اگر بدخول مذ ومنذ جاره ابتدائے زمان ماضی خواسته اراده کرده شود وبرائے ابتداء زمان ماضی باشند واگر زمان حال بدون تعرض ابتداء وانتها مراد گرفته شود هردو برائے ظرفیت بمعنی فی باشند ۱۲ درایه ۵۸ قوله حاشا للاستثناء یعنی ایں هر سه برائے استثنا باشند وهرگاه بایں هر سه مدخول هر سه را جر دهی حروف باشند ومصنف ازیں جهت از حروف جر شمرده وهرگاه نصب دهی افعال خواهند بود پس ایں هر سه گاهی حروف باشند وگاهے افعال وپنج سابق اینها یعنی عن وعلی وکاف ومذ ومنذ گاهے حروف باشند وگاهے اسم ویازده سابق پنج مذکور پیوسته حروف باشند ولیس ۱۲ ۵۹ قوله بالفعل یعنی تشبیه داده شده اند بفعل متعدی در اقتضائے دو اسم در انقسام بسوئے ثلاثی ورباعی مثل فعل م

وعن للمجاوزة نحو رميت السهم عن القوس الى الصيد

وعلى للاستعلاء نحو زيد على السطح وقد يكون عن وعلى

اسمين اذا دخل عليهما من كما تقول جلست من عن يمينه

ونزلت من على الفرس والكاف للتشبيه نحو زيد كعمرو وزائدة

كقوله تعالى ليس كمثله شيء وقد تكون اسما كقول الشاعر

ع يضحكن عن كالبرد المنهم ومذ ومنذ للزمان اما

للابتداء في الماضي كما تقول في شعبان ما رأيته مذ رجب

او للظرفية في الحاضر نحو ما رأيته مذ شهرنا ومنذ يومنا اي في

شهرنا وفي يومنا وخلا وعدا وحاشا للاستثناء نحو جاءني القوم

خلا زيد وحاشا عمرو وعدا بكر فصل الحروف المشبهة بالفعل ستة

۵۱ قوله وعن للمجاوزة یعنی برائے دوری چیزے از مجرور عن وآں یا بزوال از شئے ثانی ووصول بجانب ثالث باشد مثل مثال متن ویا بوصول بجانب ثالث بدون زوال از ثانی مثل اخذت عنه العلم ویا بزوال محض م

إنَّ وأنَّ وكأنَّ ولكنَّ وليتَ ولعلَّ هذه الحروف تدخل على الجملة الاسمية تنصب الاسم وترفع الخبر كما عرفت نحو إنَّ زيداً قائمٌ وقد يلحقها ما الكافة فتكفها عن العمل وحينئذ تدخل على الأفعال تقول إنما قام زيدٌ واعلم أنَّ إنَّ المكسورة الهمزة لا تغيّر معنى الجملة بل تؤكدها وأنَّ المفتوحة الهمزة مع ما بعدها من الاسم والخبر في حكم المفرد ولذلك يجب الكسر إذا كان في ابتداء الكلام نحو إنَّ زيداً قائمٌ وبعد القول كقوله تعالى يقول إنها بقرة وبعد الموصول نحو ما رأيت الذي إنه في المساجد وإذا كان في خبرها اللام نحو إنَّ زيداً لقائمٌ ويجب الفتح حيث يقع فاعلاً نحو بلغني أنَّ زيداً قائمٌ وحيث يقع مفعولاً نحو كرهت أنك قائمٌ وحيث يقع

ك قوله فتكفها زیرا کہ ما ے کافہ ایشاں را از مشابہت فعل کہ خواستن دو اسم باشد بیروں ساخت و نیز بجہت ضعف عمل از عامل بدون ما عامل در ہر دو اسم نخواہند شد ۱۲ ؎ قولہ تؤکدہا و تقررہا فانک اذا قلت ان زیدا قائم افدت بہ ما افدت بقولک زید قائم زیادۃ التوکید والمبالغۃ ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ؎ قولہ فی حکم المفرد حیث لا یشتمل علی اسناد تام یصح السکوت علیہ وظاہرہ یوہم جعل الجملۃ التی بعدہا فی حکم المفرد ان یجعل مصدرا لخبر مضافا الی الاسم ۱۲ درایہ ؎ قولہ فی ابتداء الکلام عام است از یں کہ اول کلام متکلم باشد مثل مثال مذکور در متن یا در وسط کلام متکلم آید لیکن بابتدائے کلام دیگر نماید مثل اکرم زیدا انہ فاضل کلام مستانف ست کہ تعلیل ما تقدم واقع ست ۱۲ منہل ؎ قولہ وبعد القول یعنی قولیکہ حکایت جملہ پس او واقع است بامقصود باشد و آں قول بمعنی ظن و تفوہ نباشد مثل القول ان زیدا قائم اے الظن برلغت سلیم و مثل قلت ان زیدا فاضل معنیت اے تفوہت ۱۲ ام ؎ قولہ وبعد الموصول یعنی بعد موصول در اول صلہ پس ایراد نخواہد شد مثل جاء الذین عندی انہ فاضل بایں کہ بعد موصول ان مفتوحہ است زیرا کہ در اول صلہ نیست بلکہ مع اسم و خبر مبتدا است و در جواب قسم نیز مکسور آید مثل واللہ ان زیدا قائم و بعد نما نیز مثل یا بنی ان اللہ اصطفی لکم الدین و چوں ایں قسم در ابتدا داخل ست لہذا مصنف ذکر ننمود و بعد حتی کہ برائے ابتدا باشد مثل مرض فلان حتی انہم لا یرجونہ و بعد واو حال مثل کما اخرجک ربک من بیتک بالحق و ان فریقا من المؤمنین لکارہون پس حروف افتتاح مثل الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون و بعد حروف تصدیق مثل نعم انہ فاضل در جواب کسے کہ گوید از زید فاضل یا بلے انہ عالم در جواب کسے کہ گوید ما زید بعالم و اگر تامل کردہ شود بعضے ازیں صور تماد در ابتدا داخل اند لہذا مصنف ذکر علیحدہ نہ کردہ ۱۲ ؎ لان ما الکافۃ تمنعہا عن العمل و عن وجوب دخولہا علی الاسم ۱۲ ملا ؎ تانیث ضمیر ہا بسبب عود او بسوئے جملہ یا بسوئے معنی باعتبار مضاف الیہ ۱۲ ؎ قولہ تعالی ان اللہ غفور رحیم وان الخ ۱۲ للعہ ؎ دمالشتق منہ زیرا کہ مقولہ قول غیر جملہ نباشد ۱۲ ؎ زیرا کہ صلہ موصول جملہ باشد نہ غیرہ ۱۲ ؎ زیرا کہ لام برائے تاکید معنی جملہ باشد ۱۲

۲؎ این که مفرد باشد پس در حیث اصل اعتبار نموده شد و بعضے گفتند که این موضع از مواضع کسر است که مضاف الیہ جملہ باید و آں بدون کسرہ صورت نہ بندد ولیکن چوں ان مضاف الیہ اذ و اذا آید بسبب عدم وجدان فعل صریح در تعیین فتح و کسر فتحہ و کسرہ مثل بعد اذا فجائیہ ہر دو جائز است ۱۲ عبد الحکیم ۵۲؎ قولہ وبعد لو زیرا کہ مدخول او بجہت بودن او حرف شرط فعل باشد لفظا یا تقدیرا پس مابعد و فاعل بود و فاعل مفرد باشد ۱۲ غیرہ ۱۲ درایہ ۵۳؎ قولہ وبعد لولا خواہ امتناعیہ باشد خواہ تحضیضیہ زیرا کہ مابعد لولا امتناعیہ مبتدا بود و مفرد بودن مبتدا واجب است و مابعد لولا تحضیضیہ مع اسم و خبر معمول فعل بود کہ آمدن لولا تحضیضیہ بر و واجب است مثل لولا انی معاذ لک زعمت لے لولا زعمت انی معاذ لک، و وجوب فتح دریں مواضع مذکورہ بجہت این کہ ہر یک از فاعل و مفعول و مبتدا و مضاف الیہ و مجرور جز مفرد نہ باشد فائدہ بدانکہ فتح بمواضع مذکورہ خاص نیست بلکہ جائیکہ خبر مبتدا واقع شود نیز مفتوح باشد مثل العجب ان الضرب ضرب عمرو و بعد حتی عاطفہ و جارہ و بعد مذ و منذ و بعد علم و اخوات او ہمچنیں ہرگاہ معطوف بر اسم ان مکسورہ باشد مثل ان لک ان لا تجوع فیہا ولا تعری، و انک لا تظمؤ فیہا ولا تضحی۔ یا بدل از اسم آید مثل واذ یعدکم اللہ احدی الطائفتین انہا لکم ۱۲ درایہ مع زیادۃ ۵۴؎ قولہ بالرفع آہ بشرط آں کہ خبر فعل قبل معطوف مذکور بود چہ اگر معطوف را قبل خبر ذکر کنند در خبر اجتماع دو عامل لازم آید یکے ان دوم ابتدا مثل ان زیدا و عمرو ذاہبان یعنی در ذاہبان بلحاظ ان عامل لفظی است و بلحاظ عمرو عامل معنوی است کہ ابتدا باشد و اجتماع دو عامل در یک معمول باطل است ۱۲ ۵۵؎ قولہ المحل، اے محل اسم ان زیرا کہ اسم منصوب ان مرفوع باعتبار محل است کہ در حقیقت مبتدا است ۱۲ ۵۶؎ قولہ اللام زیرا کہ لام ابتدا برائے تاکید جملہ در آید و مکسورہ مع اسم و خبر جملہ باشد بخلاف مفتوحہ کہ بمعنی مفرد باشد ۱۲ ۵۷؎ قولہ فیلزمہا اللام، یعنی خبر او را بعد تخفیف لام لازم بود عامل باشد یا نہ در صورت اہمال برائے فرق میان مخففہ و نافیہ در مثل ان زیدا لقائم و ان زید قائم بمعنی ما زید بقائم و در صورت اعمال برائے اطراد باب ۱۲ درایہ شرح ہدایۃ النحو ۵۸؎ قولہ وان کلا الخ مثال ان مکسورہ مخففہ بر قرأت ابن کثیر و نافع و ابوبکر کہ بر خبر او لام داخل است و تنوین کلا عوض مضاف الیہ و بر قرأت غیر ابن عامر و عاصم و حمزہ لما مخفف مرکب باشد از لام موطئہ قسم و ما کہ زیادہ نمودہ شدہ است برائے فرق میان لام ان و لام لیوفینہم کہ جواب قسم محذوف است برائے تاکید یعنی ان کلہم لے جمیع المختلفین فی الکتاب واللہ لیوفینہم ۱۲ درایہ ۵۹؎ آں اکثر است زیرا کہ مشابہت لفظیہ با فعل کہ بودن ثلاثی مفتوح الآخر باشد بسبب سکون آخر باطل شدہ

مُبتدأ نحو عِندي أنَّكَ قائِمٌ وَحيثُ يَقَعُ مُضافًا إليهِ نحو
عَجِبتُ مِن طولِ أنَّ بكرًا قائِمٌ وحيثُ يقعُ مجرورًا نحو
عَجِبتُ مِن أنَّ بكرًا قائِمٌ وبعدَ لو نحو لو أنَّكَ عِندنا لأكرمتُكَ
وبعدَ لولا نحو لولا أنَّه حاضِرٌ لغابَ زيدٌ ويجوزُ العطفُ على
اسمِ إنَّ المكسورةِ بالرفعِ والنصبِ باعتبارِ المحلِّ واللفظِ
مثلُ إنَّ زيدًا قائِمٌ وعمرٌو وعمرًا واعلم أنَّ إنَّ المكسورةَ
يجوزُ دخولُ اللامِ على خبرِها وقد تُخفَّفُ فيلزمُها اللامُ كقولِه
تعالى وإنْ كلًّا لمّا ليوفِّيَنَّهم وحينئذٍ يجوزُ إلغاؤُها كقولِه
تعالى وإنْ كلٌّ لمّا جميعٌ لدينا مُحضَرونَ ويجوزُ دخولُها
على الأفعالِ على المبتدأ والخبرِ نحو قولِه تعالى وإن كنتَ مِن

۵۰؎ قولہ مضافا الیہ لے الظروف وغیرہ این قول علی الاطلاق دلالت می کند بر آنکہ ان ہرگاہ مضاف الیہ ظروف لازم الاضافت بجانب جملہ واقع شود فتحہ واجب گردد چنانکہ در حیث مشہور است زیرا کہ اصل در مضاف الیہ ۲؎

۵۱؎ ہر آئینہ ہما مختلف کنندگان کتاب راسوگند بخدا تمام خواہد داد ایشاں را ۱۲

سلہ قولہ ضمیر شان مقدر چرا کہ اگر عمل او در ضمیر شان مقدر نمی کردند و در اسم ظاہر عمل (نمودندے لازم آید زیادتی مکسورہ) او فعل اضعف ست بر مفتوحہ کہ اقوی ست

قبل لمن الغفلين وان نظنك لمن الكذبين وكذلك

پیشتر ازیں از غفلت کنندگان ۱۲ و بدرستیکہ گمان میکنیم ترا از دروغ گویان ۱۲ فتح

ان المفتوحة قد تخفف فحينئذ يجب اعمالها في ضمير

شان مقدر فتدخل على الجملة اسمية كانت نحو بلغني ان زيد

قائم او فعلية نحو بلغني ان قد قام زيد ويجب دخول السين

او سوف او قد او حرف النفي على الفعل كقوله تعالى علم

ان سيكون منكم مرضى والضمير المستتر اسم ان والجملة

خبرها وكأن للتشبيه نحو كأن زيدا الاسد وهو مركب

من كاف التشبيه وان المكسورة وانما فتحت لتقدم الكاف

عليها تقديره ان زيدا كالاسد وقد تخفف فتلغى نحو كأن

زيد اسد ولكن للاستدراك ويتوسط بين كلامين متغايرين

في المعنى نحو ما جاءني القوم لكن عمرا جاء وغاب زيد

بجہت قلت کتابت لفظی مصنف برگتابہ معنوی اختصار نمود ۱۲

از روئے تشبیہ لازم می آید وگاہے آمدش بضرورت مذکور بود مثل شعر فلو انک فی یوم الرخاء سألتنی + طلاقک لم ابخل وانت صدیق + ۱۲ سالک بیہ

سے قولہ او سوف مثل شعر واعلم فعلم المرء ینفعہ + ان سوف یاتی کل ما قدرا ۱۲

سے قولہ علی الفعل لیکون کالعوض عما زال عنہا من حذف احدی نونیہا ۱۲

سے قولہ علم آہ ترجمہ دانست خدا کہ خواہند بود بعضے از شما بیماران ۱۲ فتح الرحمن

سے قولہ وہو مرکب آہ و ایں مذہب خلیل ست و مختار مصنف و نزد جمہور بحمل کردن بر نظائرش حرف براسہ است و برائے آنکہ اصل عدم ترکیب ست و ہمیں صحیح ست ۱۲ درایہ

سے قولہ لتقدم الکاف ووجہ تقدم الکاف الاعلام علی انشاء التشبیہ من اول الامر ۱۲

سے قولہ لکن آہ نزد بصریہ مفرد ست و کوفیہ گفتند کہ از لا و ان مکسورہ مصدر بکاف زائدہ مرکب ست و اصلش لاکان کسرہ ہمزہ را بجانب کاف نقل کردند و ہمزہ را حذف ساختند پس لکن کلمہ ایست کہ فائدہ ایں معنی بخشد کہ مابعد او مثل ماقبل او نیست بلکہ مابعد او در نفی و اثبات مخالف ماقبل ست و کلمہ آں مضمون مابعد خود را محقق می سازد ۱۲ رضی

سے قولہ للاستدراک۔ استدراک کہ در لغت دریافتن چیزے کما فی التاج و در صراح استدرکت تدارکت ما فات پس معین و رد برائے طلب نیست و در اصطلاح برائے دفع توہم کہ از کلام سابق پیدا میشود و در حواشی ہندیہ است کہ برائے طلب دریافت سامع دفع چیزے را کہ منفر تیب متوہم می [شد] پس تقدیر معین برائے طلب باشد بر ہر دو تقدیر در عرف از معنی عام بجانب خاص منقول گردید ۱۲ عبد الحکیم وگاہے برائے تاکید آید مثل لو جاء نی زید لاکرمتہ لکنہ لم یجئ پس لکن امتناع را کہ از لو مستفاد می شد تاکید نمود ۱۲

سے قولہ متغایرین اے متنافیین فی الجملۃ کما فی قولہ تعالی وان ربک لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون فان عدم الشکر لا ینافی الافضال بل لا یناسبہ اذ اللائق ان یشکروا الاستضاد بین تضادا حقیقیا ۱۲

صـ قوله الترجی لـ لانشاء الترجی بر مستحیل نمی آید و معنی ترجی توقع امر مرجو وایں اکثر ست یا توقع امر ترسناک مثانی مثل لعل الساعة قریب واول مثل ... کرده کتاب ست ولعل نزد اخفش وکسائی برائے تعلیل بمعنی لام ست ونزد فراء بمعنے از کو نیہ برائے استفہام و بعضے از فراء نقل کرده اند که لعل برائے شک است و بعضے گفته اند که بودن او برائے تعلیل وشک واستفہام نزد بصریہ خطاست ۱۲ شرح التسہیل ۵۲ قوله لعل زید لعل حرف جر ست وزید مجرور خود محل رفع ست زیراکہ مبتداست ومابعدش خبر چنانکہ در لولاک جانب تقدیر عامل چنانکہ در بحسبک زید احتیاج نیست ۱۲ ۵۳ قوله عن بحذف لام اول و

عن بتغییر ہر دو طرف یعنی بحذف لام اول وبدل لام ثانی با نون وان بحذف لام اول وتبدیل عین ولام با ہمزه ونون ولان بتبدیل عین ولام با ہمزه ونون ولعن بتبدیل لام شد با نون مشدد ودر رضائے رضی ایں که در لعل یازده لغت ست اشہر لعل از آں جملہ شش مذکور متن وپنجم باقی بتبدیل عین ولام با غین معجمہ ونون لغن ورعن ورعن بتبدیل لام اول ولام آخر با رائے مہملہ ونون در اول وتبدیل ہر دو لام بحرف مذکوره وتبدیل عین مہملہ با معجمہ در ثانی ولعار بالمد وکلها بے سبب گفته میشود ۱۲ ۵۴ قوله العطف عطف در لغت بمعنی میل دادن وبجہت میل دادن ایں حروف معطوف را بجانب معطوف علیہا نامی دہند ہندا بحروف عطف نامیده شده اند ۱۲ ۵۵ قوله الواو والفاء آه بعضے لیے مفسره را نیز از حروف عاطفه شمرده اند ونزد بعضے مابعد او عطف بیان برائے ماقبل بود چنانکہ نزد بعضے بل از حروف عاطفه نیست بلکہ آنچہ مابعد اوست بدل غلط از ماقبل او باشد وبدل غلط نیز از فصیح نیست وبل ازو فصیح زیراکہ بل برائے تدارک مثل ایں غلط موضوع ست ۱۲ رضی ۵۶ قوله فالاربعة الاول الجمع مراد از جمع در ینجا اینکہ اینہا برائے یکے از دو چیز یا چیزہا چنانکہ او واما ہستند نیستند واجتماع معطوف ومعطوف علیہ در یک زمان ومکان مراد نیست پس معنی جاءنی زید وعمرو او فعمرو او ثم عمرو او حتی عمرو آں کہ فعل مجئ از ہر دو حاصل شده ایں کہ زید آمد وعمرو نیامد ۱۲ ۵۷ قوله فالواو

للجمع مطلقا ایں کہ احتمال دارد کہ فعل در یک زمانہ از ہر دو حاصل شده باشد یا اول از زید من بعد از عمرو دیا اول از عمرو سپس از زید پس ایں ہر سہ احتمال عقلی ہستند کہ واو بر ہیچ یکے از ینہا دلیلے ندارد وایں مذہب سائر بصریہ ست وآں از فراء وکسائی وثعلب وربعی وابن درستویہ منقول ست کہ بعضے فقہا گفته اند کہ واو برائے ترتیب ست ۱۲ ودرایہ ۵۸ قوله بلا مہلة وآں یا حقیقة باشد چنانکہ وقام زید فعمرو ویا عادة مثل فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما وانزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرة ۱۲ درایہ ۵۹ بر قول بعضے ایں شعر از امام ابو حنیفہ است لیکن نزد مصنف ایں قول اعتبارے نداشت ورنہ بشاعر تعبیر نمی کرد ۱۲

لكنّ بكرًا حاضرٌ ويجوز معها الواو نحو قام زيدٌ ولكنّ عمرًا
قاعدٌ وقد تخفّف فتلغى نحو مشى زيدٌ لكن بكرٌ عندنا وليت
للتمنّي نحو ليت هندًا عندنا واجاز الفرّاء ليت زيدًا قائمًا
بمعنى اتمنّى ولعلّ للترجّي كقول الشاعر شعر أحبّ الصالحين
ولستُ منهم لعلّ الله يرزقني صلاحًا وشذّ الجرّ بها نحو
لعلّ زيدٍ قائمٌ وفي لعلّ لغاتٌ علّ وعنّ وانّ ولانّ ولعنّ
وعند المبرّد اصله علّ زيدت فيه اللام والبواقي فروعٌ فصلٌ
حروف العطف عشرةٌ الواو والفاء وثمّ وحتّى واو وامّا وام ولا
وبل ولكن فالاربعة الاول للجمع فالواو للجمع مطلقًا نحو جاءني
زيدٌ وعمرٌو سواء كان زيدٌ مقدّمًا في المجئ او عمرٌو والفاء للترتيب
بلا مهلةٍ نحو قام زيدٌ فعمرٌو اذا كان زيدٌ متقدّمًا وعمرٌو

۵ انتہی ترجمہ کلامہ آیں تعریف واجب می کند کہ مابعد حتی جزء ماقبل حتی باشد حقیقۃً و جزئیت اعتباریہ کافی نبود ۱۲ ۵۲ قولہ وہی تفید آہ بدانکہ بعضے حتی دو شرط است کہ در ثم نیست مصنف یکے ازاں کہ ظاہری بود ذکر کردہ دیگر آنکہ از قول او ہی تفید قوۃ او ضعفاً باندک تامل مستفاد می شود باعتماد استخراج ذہن ناظر حوالہ فرمودہ مذکور نساخت و آں اینکہ مہلت کہ در ثم معتبر ست بر حسب خارج باشد و در حتی بر حسب ذہن پس مناسب بحسب ذہن ایں کہ اول موت بغیر انبیاء متعلق شود و بعد انبیاء اگرچہ بر حسب خارج موت بانبیاء ہم چنانیں سائر ناس متعلق ست ہمچنیں مناسب ست کہ آمدن حاجیاں سوار بر حاجیاں ماشی یعنی پیادہ پا در ذہن مقدم بود اگرچہ در بعضے از اوقات برعکس ہم بظہور آید ۱۲ ۵۳ قولہ او موضوع برائے یکے از دو امر بود خواہ نزد متکلم مبہم باشد بریں تقدیر برائے شک بود خواہ معلوم لیکن بسبب او بر سامع ابہام باقصد کردہ باشد یا تفصیل یا اباحت یا تخییر یا تسویہ ماز یراکہ مدلول او برائے یکے از دو امر بود و خصوصیات از قرائن مستفاد گردد ۱۲ ۵۴ قولہ احد الامرین ولم یتعرض لاکتفاء بما قبل ما بعد منہ کما فصل ابن الحاجب فی شرح الکلام ما تضمن کلمتین آہ و اذا تنازع الفعلان آہ بشرح تسہیل ۵۵ قولہ واما اضطرب فی همزۂ اما عاطفہ حکایت کردہ و نزد سیبویہ بدلیل حذف ما بنا بر ضرورت از ان وما مرکب ست و بخیر سیبویہ گفتہ کہ اما مفرد ست مرکب نیست زیراکہ در حروف افراد اصل ست و ابو علی و عبد القاہر بودن او از حروف عاطفہ منع نمودند زیراکہ اما اول آمدہ است بر چیزے کہ او معطوف بر چیزے نیست و دیگرے مقترن بواو عطف ست پس ہر دو صلاحیت عطف نخواہند داشت و آندلسی گفتہ کہ اما اول با ثانی حرف عطف است بنابر آگاہی بریں کہ ایں امر مبنی بر شک ست اما اول مقدم شدہ و واو جامع و عاطف اما ثانیہ است بر اما اولی یا ایں کہ ہر دو مثل حرف واحد شدند پس ہر دو مابعد ثانیہ را بر مابعد اولی معطوف می سازند و ایں غنہ بارد ست و بر و دست بچند وجہ باشد اول تقدم بعض عاطف بر معطوف علیہ دوم عطف بعض عاطف بر بعض سوم عطف حرف بر حرف و ایں ہمہ در کلام شان موجود نیست و حق ایں کہ واو عاطفہ است اما غیر عاطفہ یکے از دو چیز را افادت می کند ۱۲

متأخراً بلا مهلة وثم للترتيب بمهلة نحو دخل زيد ثم عمرو

إذا كان زيد متقدماً وبينهما مهلة وحتى كثم في الترتيب و

المهلة إلا أن مهلتها أقل من مهلة ثم ويشترط أن يكون

معطوفها داخلاً في المعطوف عليه وهي تفيد قوة في المعطوف

نحو مات الناس حتى الأنبياء أو ضعفاً نحو قدم الحاج حتى المشاة

وأو وإما وأم ثلاثتها لثبوت الحكم لأحد الأمرين مبهماً لا

بعينه نحو مررت برجل أو امرأة وإما إنما تكون حرف العطف

إذا تقدمتها إما أخرى نحو العدد إما زوج وإما فرد ويجوزان

يتقدم إما على أو نحو زيد إما كاتب أو أمي وأم على قسمين

متصلة وهي ما يسأل بها عن تعيين أحد الأمرين و

۵۱ قولہ ویشترط ان یکون آہ رضی گفتہ کہ مابعد حتی عاطفہ جزء ماقبل حتی باشد یا جزء چیزے کہ بر آں ماقبل حتی دلالت می نماید و جارہ را اکثر نحات تجویز می نمایند کہ مابعد او متصل بآخر جزء ماقبل باشد نحو خل نمت البارحۃ حتی الصباح ۱۲

۵۲ تا بر ثبوت حکم برائے یکے از دو امر از اول آگاہی بخشد ۱۲

۵۶ قولہ متصلۃ چوں میان ہر دو جزء او یعنی ماقبل و مابعد اتصالے واقع ست کہ یکے از دیگرے استغنا ندارد لہٰذا متصلہ نام شد و بجہت برابر کردن او ہمزہ را در افادت تسویہ و استفہام معادلہ نیز نام او ست مثال افادت تسویہ نحو سواء علی اقمت ام قعدت و مثال افادت استفہام مثل ازید قائم ام عمرو ۱۲ منہل ۵۷ جمع ماشی مثل قضاۃ جمع قاضی یعنی روندگان ۱۲ منہ ۵۸ واز ینجا بیان فرق ست میان او و اما بعد اشتراک ہر دو معنی ۱۲

١٥ قوله ام عمرو یا تقدیرا مثل شعر فوالله ما ادری وان کنت داریا . بسبع رمین الجمر ام بثمان ای ام السبع ١٢ مسالک بیه ٥٢ قوله فکذلک یعنی ہرگاه بعد ہمزه جمله اسمیه بود نحو ازید عندک تا ام عمرو قاعد بخلاف او و اگر بود ن پس اینا مثل چیزے که پس ہمزه بود لازم نیست ١٢ درایه ٥٣ قوله فلا یقال بدون الفعل بعد ام و ہمین ست مختار ابن حاجب ونزد سیبویه جائز داشته شاید که اعتبار معنی نموده باشد زیرا که معنی ارأیت زیدا ام رأیت عمرا است ١٢ درایه ٥٤ قوله محققا ای ثابتا عند المتکلم لا مبهما درایه ٥٥ قوله عن التعیین ای عن تعیین احد المستویین بعد تحقق ما عنده ١٢ درایه ٥٦ قوله فلذلک ای بجهت این که سائل بام ثبوت واحد معین نمی داند از تعیین سوال می کند و سائل باو و اما ثبوت برائے کدامی نمی داند ١٢ درایه ٥٧ قوله دو اما مثل اجاءک زید او عمرو و اجاءک زید و اما عمرو ١٢ درایه ٥٨ قوله فجوابه الی آخره زیرا که مقصود از سوال این که از ان ہردو یک غیر معین بجائے تو در آمد یا نیامد ١٢ شرح ٥٩ قوله منقطعة و ام منفصله نیز نام دارد زیرا که ما بعد او از ما قبل منفصل و منقطع ست پس ما بعد او مثل ما قبل کلام مستقل خواهد بود ١٢ ٦٠ قوله وہی ما تکون بمعنی بل الی آخره ای برائے اضراب از اول و شک در ثانی و این اکثر ست و گاہے برائے انکار آید مثل ام یقولون افتری و گاہے برائے مجرد اضراب آید ہرگاه ما بعد او مقطوع باشد مثل ام انا خیر من ہذا الذی ہو مہین زیرا که در ینجا استفہام معنے ندارد یا ما بعد او مشتمل بر حرف استفہام باشد مثل ام ہل تستوی الظلمات والنور ١٢ درایه ٦١ قوله شبحا بفتحتین کالبد والسواد شخصے که از دور بنظر آید و بسکون با نیز آمده ١٢ منتخب اللغات ٦٢ ای ہمزة الاستفہام دون بل لان الہمزة عریقة فی الاستفہام ٦٣ قوله بمعنی بل ای برائے اضراب از اول و شک در ثانی و این اکثر است ١٢ درایه

السائلُ بها عالمٌ بثبوتِ أحدِهما مبهمًا بخلافِ أو وإمّا فإنّ

السائلَ بهما لا يعلم ثبوتَ أحدِهما أصلًا وتُستعمل بثلاثة

شرائطَ الأوّلُ أن يقع قبلها همزةٌ نحو أزيدٌ عندك أم عمرٌو

والثاني أن يليها لفظٌ مثلُ ما يلي الهمزةَ أعني إن كان بعد

الهمزةِ اسمٌ فكذلك بعد أم كما مرّ وإن كان بعد الهمزةِ فعلٌ

فكذلك بعدها نحو أقام زيدٌ أم قعد فلا يقال أرأيتَ زيدًا أم

عمرًا والثالثُ أن يكون أحدُ الأمرين المستويين محقَّقًا و

إنما يكون الاستفهامُ عن التعيين فلذلك يجب أن يكون جوابُ

أم بالتعيين دون نعم أو لا فإذا قيل أزيدٌ عندك أم عمرٌو فجوابه

بتعيين أحدِهما أمّا إذا سُئل بأو وإمّا فجوابه نعم أو لا ومنقطعةٌ

وهي ما تكون بمعنى بل مع الهمزةِ كما رأيتَ شبحًا من بعيد

بر مذہب بصریه بخلاف ابن ہشام ١٢ منہل

قلت إنها لإبل على سبيل القطع ثم حصل لك شك

أ هي شاة فقلت أم هي شاة تقصد الإعراض عن الإخبار

الأول والاستيناف بسؤال آخر معناه بل أهي شاة واعلم

أن أم المنقطعة لا تستعمل إلا في الخبر كما مر وفي الاستفهام

نحو أعندك زيد أم عمرو سألت أولا عن حصول زيد ثم أضربت

عن السؤال الأول وأخذت في السؤال عن حصول عمرو

ولا وبل ولكن جميعها لثبوت الحكم لأحد الأمرين معينا أما

لا فلنفي ما وجب للأول عن الثاني نحو جاءني زيد لا عمرو

وبل للإضراب عن الأول والإثبات للثاني نحو جاءني زيد

بل عمرو ومعناه بل جاءني عمرو وما جاء بكر بل خالد معناه

بل ما جاء خالد ولكن للاستدراك ويلزمها النفي قبلها

---

۵۱ قوله على سبيل القطع اے على وجه اليقين لانك اذا رأيتها اعتقدت انها ابل بلا شك ۱۲ درایہ ۵۲ قوله اہا شاۃ لانک اذا قربت منہا ظنت انہا لیست بابل ۱۲ درایہ ۵۳ قوله بل ہی شاۃ سوال در قول انہا لابل بل ہی شاۃ عطف انشا بر اخبار لازم می آید و آں جائز نیست اتفاقا جواب استفہام مستانف ست پس عطف انشا بر اخبار لازم نیامد وفیہ نظر زیرا کہ بریں تقدیر لازم می آید کہ ام منقطعہ حرف استیناف باشد نہ حرف عطف وکلام در شمار کردنش از حروف عطف ست لہذا جواب باصواب ایں کہ عطف انشا بر اخبار بتاویل قصہ گردانیدن عطف قصہ بر قصہ بالخصوص در مقام اضراب جائز ست ۱۲ ۵۴ قوله کما مر آہ اے مثالہ وہو قوله انہا لابل بل ام ہی شاۃ ۱۲ ۵۵ قوله اولا مفعول فیہ لقوله سألت اے سألت زمانا سابقا وقتا ماضیا عن حصول زید ۱۲ ۵۶ قوله اخذت اے شرعت فی السؤال الآخر عن حصول عمرو ۱۲ درایہ ۵۷ قوله فلنفی آہ اے حکمے کہ برائے اول یعنی معطوف علیہ ثابت ست نفی او از ثانی اے معطوف می کند پس حکم برائے معطوف علیہ ثابت باشد و از معطوف منفی وہمیں جہت نمی آید مگر بعد اثبات لفظی مثل مثال مذکور در متن وبعد اثبات معنوی مثل مازال زید نائما لا قائما وباو عطف اسم کنند وعطف مضارع باو نادرست واظہار عامل نادرست مثل جاء زید لا جاء عمرو وانچہ بعد لفظ غیر آید برائے تاکید نفی باشد نہ برائے عطف مثل ولا الضالین ۱۲ عبد الحکیم ۵۸ قوله وبل للاضراب یعنی کلمۂ بل برائے صرف حکم باشد از معطوف علیہ بجانب معطوف ومعطوف علیہ در حکم مسکوت عنہ باشد گویا حکم مجئ وعدم مجئ چیزے برو نیست وچیزے کہ از متکلم واقع شد بطریق قصد نبود وہمیں جہت از و بکلمۂ بل برگردید لیکن کلمۂ بل کہ بعد نفی در آید در وخلاف ست نزد بعضے کلمۂ بل برائے گردانیدن حکم منفی از معطوف علیہ بجانب معطوف ومعطوف علیہ در حکم مسکوت عنہ باشد ومذہب بعضے ایں کہ بل برائے ثابت کردن حکم منفی از معطوف علیہ برائے معطوف ومعطوف علیہ در حکم مسکوت عنہ باشد یا حکم از و منفی باشد پس معنی ما جاءنی زید بل عمرو بل جاءنی عمرو وزید یا در حکم مسکوت عنہ باشد یا مجئ از و منفی ست ۱۲ درایہ ۵۹ تانیث الضمیر الراجع اے الشیء باعتبار الصورۃ ۱۲ ۶۰ موجبا کان او منفیا اے المعروف الحکم عن الاول ۱۲

۵۱ قولہ حروف التنبیہ الخ ایں حروف بر سر جملہ آیند تا مخاطب از چیزیکہ بجانب او متکلم القا خواہد کرد غفلت نکند بہمیں معنی حروف تنبیہ نام نہادند و حروف استفتاح نیز نام دارند ۱۲ ۵۲ قولہ واما وہا بفتح ہمزہ وتخفیف میم چند لغت ست ہما بابدال ہمزہ ہا باابقائے الف۔ عما بابدال ہمزہ بعین وابقائے الف۔ ہم بابدال ہمزہ ہا وحذف الف۔ وعم بابدال ہمزہ بعین وسقوط الف۔ ام بسقوط الف وترک ابدال کذا فی المنہل ۵۳ قولہ لتنبیہ المخاطب۔ برائے جمیع حروف تنبیہ صدر کلام واجب است مگر ہا کہ باسم اشارہ اختصاص دارد لہٰذا بر طبق اسم اشارہ آید یعنی گاہے بر صدر کلام آید وگاہے در وسط وہرگاہ کہ از اسم اشارت منفصل آید برائے او صدر کلام بود مثل قولہ تعالیٰ ہا انتم اولاء اصل اولا انتم ہؤلاء ۱۲ منہل مع زیادۃ من الہدایۃ ۵۴ قولہ اما والذی الخ بیت برائے ابو الفتح ہزلی ست سوگند بخدا می خورد اما برائے تنبیہ است واو برائے قسم وباقی کلام صلہ ہائے موصولات است واستشہاد بریں کہ اما برائے تنبیہ است بر جملہ اسمیہ در آمدہ یعنی آں کہ آگاہ باش سوگند کسے کہ گریانید وبخندہ در آورد وسوگند کسے کہ میرانید وزندہ کرد وسوگند کسے کہ حکم او حکم ست ۱۲ ۵۵ قولہ ہا تدخل الخ عبارت مصنف خالی از تعسف نیست زیرا کہ از کتب معتبرہ فن مثل رضی ومنہل وغیرہ مستفاد شدہ کہ ہائے تنبیہ از جمیع مفردات اختصاص باسم اشارہ دارد وآنچہ زمخشری قول عرب ہا ان زیدا منطلق وہا افعل کذا حکایت کردہ رضی می گوید کہ ایں از چیز یست کہ بر شاہد او اطلاع ندارم وگاہے میان ہا واسم اشارہ فصل می کنند وآں اکثر با قسم باشد مثل ہا اللہ ذا یا بضمیر مرفوع منفصل مثل ہا انتم اولاء وبغیر ہر دو قلیل شائع مثل ہا ان تا عذرۃ قیلت ومذہب خلیل ایں کہ ہا در جمیع ایں امثلہ مذکورہ متصل باسم اشارہ باشد یعنی قیاس نیست کہ گوید اللہ ہذا وانتم ہؤلاء وان تا عذرۃ وگاہے برائے تاکید بر اسم اشارہ ہم ہا را می آرند ودو تنبیہا جمع می کنند مثل ہا انتم ہؤلاء کذا فی الرضی وغیرہ ۱۲

نحو ما جاءني زيد لكن عمرو جاء أو بعد هل نحو قام بكر لكن

خالد لم يقم فصل حروف التنبيه ثلاثة ألا وأما وها

وضعت لتنبيه المخاطب لئلا يفوته شيء من الكلام فألا

وأما لا تدخلان إلا على الجملة اسمية كانت نحو قوله تعالى

ألا إنهم هم المفسدون وقول الشاعر شعر

أما والذي أبكى وأضحك والذي	أمات وأحيى والذي أمره الأمر

أو فعلية نحو أما لا تفعل وألا لا تضرب والثالث ها

تدخل على الجملة الاسمية نحو ها زيد قائم والمفرد نحو هذا و

هؤلاء فصل حروف النداء خمسة يا وأيا وهيا وأي والهمزة

المفتوحة فأي والهمزة للقريب وأيا وهيا للبعيد ويا لها

للمتوسط وقد مر أحكام المنادى فصل حروف الإيجاب ستة

۳ ظاہر شد کہ ب برائے قریب وہمزہ برائے اقرب باشد ۱۲ کذا فی تکملہ جند تکمیل

۵۶ قولہ حروف النداء الخ ندا بالکسر والمد آواز دادن ومصدر نادی وگاہے بگردانیدن آواز از قبیل اصوات نون را ضمہ وبند چنانکہ در مراغ وبکا ودر اصطلاح طلبیدن توجہ بحرفیکہ نیابت از ادعو دارد ۱۲ ۵۷ قولہ ایا وہیا الخ وبعید خواہ حقیقۃً باشد خواہ حکماً مثل ساہی ونائم ومتحیر ووجہ تخصیص ایا وہیا برائے بعید ایں کہ در آواز دادن برائے بعید از بلند نمودن آواز ضرورت ست وآں بسبب مد حروف مد بود وایں ہر دو۔ ایا وہیا مختص است ودر یا نیز وہمزہ ہر دو مشتق وہ یا نیز چوں مدہ لیساری حروف ہمیں جہت برائے قریب وبعید ہر دو می باشد وندیں جا

نَعَمْ وَبَلٰى وَأَجَلْ وَجَيْرِ وَإِنَّ وَإِيْ أَمَّا نَعَمْ فَلِتَقْرِيْرِ كَلَامٍ سَابِقٍ
مُثْبَتًا كَانَ أَوْ مَنْفِيًّا نَحْوُ جَاءَ زَيْدٌ قُلْتَ نَعَمْ وَأَمَا جَاءَ زَيْدٌ
قُلْتَ نَعَمْ وَبَلٰى تَخْتَصُّ بِإِيْجَابِ مَا نُفِيَ اسْتِفْهَامًا كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى
أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى أَوْ خَبَرًا كَمَا يُقَالُ لَمْ يَقُمْ زَيْدٌ قُلْتَ بَلٰى
أَيْ قَدْ قَامَ وَإِيْ لِلْإِثْبَاتِ بَعْدَ الْاِسْتِفْهَامِ وَيَلْزَمُهَا الْقَسَمُ
كَمَا إِذَا قِيْلَ هَلْ كَانَ كَذَا قُلْتَ إِيْ وَاللّٰهِ وَأَجَلْ وَجَيْرِ وَإِنَّ
لِتَصْدِيْقِ الْخَبَرِ كَمَا إِذَا قِيْلَ جَاءَ زَيْدٌ قُلْتَ أَجَلْ وَجَيْرِ وَإِنَّ
أَيْ أُصَدِّقُكَ فِيْ هٰذَا الْخَبَرِ فَصْلٌ حُرُوْفُ الزِّيَادَةِ سَبْعَةٌ
إِنْ وَأَنْ وَمَا وَلَا وَمِنْ وَالْبَاءُ وَاللَّامُ فَإِنْ تُزَادُ مَعَ مَا النَّافِيَةِ
نَحْوُ مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ وَمَعَ مَا الْمَصْدَرِيَّةِ نَحْوُ انْتَظِرْ مَا إِنْ يَجْلِسُ
الْأَمِيْرُ وَمَعَ لَمَّا نَحْوُ لَمَّا إِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ وَأَنْ تُزَادُ مَعَ لَمَّا كَقَوْلِهٖ

---

۵۱ قولہ نعم الخ و وے چہار لغت ست فتح نون و عین، و فتح نون و کسر عین۔ و فتح نون و حائے مبدلہ از عین مثل نحم۔ و کسر نون بتابعت کسرۂ عین و اول شائع است ۱۲ منہل ۵۲ قولہ بلی۔ معنی آں تو پروردگار ما ہستی بسیارے از مفسرین گفتند کہ اگر نعم گفتندے کافر گردیدندے زیرا کہ نعم برائے ثابت کردن مضمون کلام سابق می آید و آں اینجا نفی پروردگارست ۱۲ منہل بزیادۃ ۵۳ قولہ ای للاثبات بعد الاستفہام بعضے باں رفتہ اند کہ برائے تصدیق خبر نیز آید و تجویز ابن مالک بمعنی نعم و ایں مخالف چیزے ست کہ مصنف رحمہ اللہ و ابن حاجب آں را ذکر نمودہ ۱۲ ۵۴ قولہ ای واللہ و جار اسے اعنی بحذف حرف القسم و نصب اللہ الا اذا کان قبلہا التنبیہ فمجرور لا غیر اسے ہا اللہ و ہرگاہ ہائے تنبیہ براں نباشد دراں سہ وجہ است اول حذف یا بجہت التقائے ساکنین دوم فتح یا برائے دفع اجتماع ساکنین و خفت فتحہ سوم جمع میان دو ساکن برائے محافظت حرف ایجاب از حذف آخر و تحریک ان ۱۲ ۵۵ قولہ حروف الزیادۃ چوں ایں حروف گاہے زائدہ ہم می آیند یعنی چوں خواہند کہ حرفے را در کلام زائدہ آرند ازیں حروف بیارند لہذا بایں اسم موسوم شدند نہ ایں کہ مدام زائدہ باشند و معنی زائدہ بودن اینہا ایں کہ اصل معنی بدون ذکر اینہا مختل نمی شود نہ ایں کہ در ذکر ایشاں ہیچ فائدہ نیست بلکہ در کلام عرب برائے اینہا فائدہ لفظی و معنوی ہر دو متحقق ست فائدۂ معنوی تاکید معنی باشد چنانکہ در من استغراقیہ و حرف با در خبر ما و لیس یا سوائے آں و فائدۂ لفظی فصاحت و تزئین لفظ و استقامت وزن شعر و حسن سجع وغیرہ باشد و خالی بودن اینہا از ہر دو فائدہ جائز نیست ورنہ عبث و بیکار باشند و ایں در کلام فصحاء خصوصا در کلام خالق ارض و سما نا روا بودہ باشد ۱۲ ہدایہ ۵۶ قولہ مع ما النافیۃ یعنی ان مکسورہ مخففہ بعد مائے نافیہ برائے تاکید نفی اکثر زیادہ آید و بر فعل و اسم ہر دو داخل می شود مثال اسم در متن مذکور و مثال فعل قول حسان رض شعر
ما ان مدحت محمدا بمقالتی ۔ لکن مدحت مقالتی بمحمد ۔ و آنچہ بعضے گفتند کہ ان نافیہ است برائے تاکید مائے نافیہ بر دو در آمدہ است ضعیف است زیرا کہ فراہم آمدن دو حرف اصلی را بیک معنی نکو یاں نکردہ اند و از ینجاست کہ ان لزیدا یا الرجل را جائز نمیدارند ۱۲ ہدایہ ۵۷ قولہ و مع ما المصدریۃ اے ظرفیۃ و آں بسبیل قلت باشد و ہمچنیں بعد مائے اسمیہ مثل و لقد مکناہم فیما ان مکناکم فیہ و ہمچنیں نحو پس الا الا استفتاحیہ مثل الا ان قام زید ۱۲ رضی ۵۸ قولہ و مع لما یعنی پس مائے حینیہ زیادت ان مکسورہ نیز بر سبیل قلت باشد بلکہ زیادت ان مفتوحہ پس لما مشہور ست ۱۲

مراد کاننا طلبیۃ ۱۲ ۵۲ قولہ وکذا البواقی نحو متی ما تخرج اخرج واینما تذہب اذہب واما تجلس اجلس وانما تجلس اجلس وانی تکن اکن وما تخاف ۱۲

۵۳ قولہ بعض حروف الجر پس لفظ غیر مثل کہ مضاف باشد بسبب قلت زائد آید نحو مثل ما انکم تنطقون ۱۲ منہل ۵۴ قولہ بعد النفی اے لفظا وسمی

مثال اول درکتاب ومثال ثانی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین۔ وبعضے گفتند کہ ایں لا بمعنی غیر ست واز حروف زیادت نیست ولحوق غیر

بمعنی مغایرت نیز برائے ارادہ نفی اے لا المغضوب علیہم ولا الضالین ۱۲ ۵۵ قولہ بعد ان المصدریۃ اے ان ناصب فعل مضارع نہ ان

مخففہ از مثقلہ زیراکہ پس او زائدنمی باشد

تعالى فلما ان جاء البشير وبين لو والقسم المتقدم عليها نحو

والله ان لو قمت قمت وما تزاد مع اذا ومتى واي واني

واين وان شرطيات كما تقول اذا ما صمت صمت وكذا

البواقي وبعد بعض حروف الجر نحو قوله تعالى فبما رحمة من الله

وعما قليل ليصبحن نادمين ومما خطيئاتهم اغرقوا

فادخلوا نارا وزيد صديقي كما ان عمرا اخي ولا تزاد مع

الواو بعد النفي نحو ما جاءني زيد ولا عمرو وبعد ان المصدرية

نحو قوله تعالى ما منعك ان لا تسجد وقبل القسم كقوله تعالى

لا اقسم بهذا البلد بمعنى اقسم واما من والباء واللام فقد مر

ذكرها في حروف الجر فلا نعيدها فصل حرفا التفسير اي

۱۲ عبد الرحمن ۵۶ قولہ قبل القسم۔ اے قبل فعل القسم معنی آنکہ در پیش سوگند کہ جواب او نفی باشد برائے اشعار ایں کہ جواب او نفی ست زیادت لا اکثر باشد مثل لا والشر لا افعل ۱۲ ۵۷ قولہ لا اقسم آہ ایں مذہب جماعتے ست من بعد در غرض زیادت اختلاف کردند بعضے گفتند کہ زیادت لا برائے تمہید نفی جواب قسم باشد وایں راست نیست چہ گاہے جواب مثبت ہم می باشد مثل لقد خلقنا الانسان فی کبد وبعضے گفتند کہ برائے مجرد تاکید زیادہ شدہ وایں ہم درست زیراکہ زیادت لا برائے تاکید در وسط کلام می باشد نہ بر صدر ومذہب جماعتے دیگر ایں کہ لا نافیہ است پس بعضے گفتند کہ منفی القسم است بنا بر ایں کہ اخبار ست نہ انشا یعنی بہ بزرگی وعظمت نمی نمایم بسبب سوگند خوردن بادچراکہ او باعظام مافوق ازیں مستحق ست گفت ایں را صاحب کشاف وبعضے گفتند کہ منفی شے متقدم ست وآں انکار باشد اے امر چناں نیست من بعد بقسم استیناف کردند کذا فی المنہل ۵۸ قولہ بمعنی اقسم از زیادت لا بر سر قسم مقصود تنبیہ ست بایں معنی کہ قسم بیجے خابر ست کہ از قسم استغناء دارد ۱۲ ۵۹ قولہ فلا نعیدہا چوں زیادت من وما وتاء بسیار بود زیادت کاف کم بہذا مصنف زیادت کاف ماند کہ در لسانست وائے کاف وما ئے حیثما واذا ما

۵۱ قولہ وبین لو والقسم وگاہے ان پس کاف زائد آید شعر ویوما توافینا بوجہ مقسم کان ظبیۃ تعطو الی ناضر السلم برتقدیر روایت جر ظبیۃ زیراکہ بر تقدیر رفع ظبیۃ ان زائدہ نخواہد بود بلکہ کلمہ کان مخفف کان مشدد واست ۱۲

۶۰ ضمیر مجرور واست وتفسیرا اثر تحت نیست زیراکہ او مفعول صریح فعل ست وگاہے مفعول بہ ظاہر را تفسیر کند مثل وارحمنی

اگرچہ از حروف زوائد نیستند لیکن چونکہ تاثیرے در کلام دارند یعنی بچیزے کہ لاحق شوند اورا از مستغنے او باز میدارند چنانکہ حروف مشبہ بالفعل را منشا از عمل وحیث وغیرہ را از اضافت لہذا در حروف زیادت شمرده شد ۱۲ ۶۱ قولہ حرفا التفسیر اہ بدانکہ فیما بین ای وان فرق ست کہ مفسر مفرد وجملہ ہر دو را مثال مفرد من ومثال جملہ مثل قطع رزقہ اے مات وآن مجرد مفعول مقدر لفظی را تفسیر کند کہ دال بر معنی قول بود بدون معنی او باشد مثل نادیناہ ان یا ابراہیم پس یا ابراہیم تفسیر مفعول مقدر نادیناہ ...

وَاَنْ فَاَيْ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاسْئَلِ الْقَرْيَةَ اَيْ اَهْلَ الْقَرْيَةِ كَاَنَّكَ تُفَسِّرُهٗ اَهْلَ الْقَرْيَةِ وَاَنْ اِنَّمَا يُفَسَّرُ بِهَا فِعْلٌ بِمَعْنَى الْقَوْلِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ فَلَا يُقَالُ قُلْتُ لَهٗ اَنْ اُكْتُبْ اِذْ هُوَ لَفْظُ الْقَوْلِ لَا مَعْنَاهُ

فَصْلٌ حُرُوْفُ الْمَصْدَرِ ثَلٰثَةٌ مَا وَاَنْ وَاَنَّ فَالْاُوْلَيَانِ لِلْجُمْلَةِ الْفِعْلِيَّةِ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ اَيْ بِرُحْبِهَا وَقَوْلِ الشَّاعِرِ شِعْرٌ

يَسُرُّ الْمَرْءَ مَا ذَهَبَ اللَّيَالِيْ ٭ وَكَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهٗ ذَهَابًا ٭

وَاَنْ نَحْوُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّا اَنْ قَالُوْا اَيْ قَوْلُهُمْ وَاَنَّ لِلْجُمْلَةِ الْاِسْمِيَّةِ نَحْوُ عَلِمْتُ اَنَّكَ قَائِمٌ اَيْ قِيَامَكَ

فَصْلٌ حُرُوْفُ التَّحْضِيْضِ اَرْبَعَةٌ هَلَّا وَاَلَّا وَلَوْلَا وَلَوْمَا لَهَا صَدْرُ الْكَلَامِ وَمَعْنَاهَا

---

۵۱ قولہ بمعنی القول۔ یعنی قولے کہ مثل منظروف در ظرف وعدم انفکاک او از معنی قول مقرر باشد مثل مشتقات لفظ امر و نماہ کتابت وغیرہ مثل امرتہ ان اقم وکتبت الیہ ان اکرم وناد یتہ ان یا ابراہیم و اوحینا الی امک ما یوحی ان اقذفیہ پس صریح قول و چیزے ما کہ در معنی قول نیست باو تفسیر نخواہند نمود ۱۲

۵۲ قولہ حروف المصدر آہ بنا بر مذہب تحقیق چوں ایں حروف صلہ خود را در حکم مصدر می گردانند یعنی با وجود باقی بودن صلہ بر معنی خود احکام مصدر برو جاری می شود لہذا ایں حروف را حروف مصدر نام شد کذا فی عبد الرحمٰن ۱۲

۵۳ قولہ للجملۃ الفعلیۃ۔ یعنی ما دان بفتح ہمزہ وتخفیف نون ہر دو برائے جملہ فعلیہ باشند کہ در وفعل متصرف سوائے امر و نہی باشد زیرا کہ اگر آمدن امر و نہی صلہ حرف جائز بودے البتہ در صلۂ ان مشددہ و ما دکے نیز جائز شدے و ایں بالاتفاق ناجائز سیبویہ و ابو علی را دریں مسئلہ خلاف ست وما ئے مصدری مع صلۂ خود در حکم مصدر گردیدہ بہ نیابت ظروف زمان اختصاص دارد و دریں ہنگام اکثر صلۂ از فعل ماضی بود مثبت باشد خواہ منفی بلم لیکن معنی ہرد مستقبل خواہد بود و بر قوئے صلۂ او فعل مضارع آید و نزد سیبویہ صلۂ او فعلیہ باشد و نزد غیر او اسمیہ ہم و ہمیں حق ست اگرچہ قلیل ست وصلۂ ان مصدریہ ماضی و مضارع ہر دو آید و از حروف مصدریہ کے است ہر گاہ بر دلام تعلیل باشد ولو نیز ہر گاہ پس فعلی واقع شود کہ معنی تمنی از و مفہوم گردد ۱۲ از منی

۵۴ قولہ یسر المرء ما ذہب آہ یسر فعل مضارع معروف از سرت بمعنی شاد کردن از نصر ومفعولش المرء و ما مصدریہ مع صلۂ خود در حکم مصدر گشتہ فاعل شد و ذہب بر وزن فتح از ذہاب بالفتح بمعنی رفتن و در گذشتن و اللیالی جمع لیل فاعل ذہب وجملہ کان ذہاب بہن لہ ذہابا بتقدیر قد حال از المرء خواہ از لیالی ترجمہ شاد می کند مرد را گذشتن شبہا و حالانکہ بتحقیق گذشتن شبہا برائے او گذشتن او ست یعنی گذشتن عمر او ست لے شبہا بعیش و سرور می گذراند و غافل از یں کہ ایں گذشتن شبہا بعینہ گذشتن عمر او ست و بموافق ہمیں مضمون شاعری بنظم آوردہ شعر شب در وند در عیش و عشرت گذاری ۔ ہ تو غافل کہ بسپی و عمرت گذاری

۵۵ قولہ وان للجملۃ الاسمیۃ چوں مشددہ بدوں مائے کافہ باشد ہر گاہ مخففہ بود یا بد و ملنے کافہ لاحق شود بر جملہ فعلیہ نیز آید ۱۲ ہدایہ فرح ہدایۃ النحو

۵۶ قولہ حروف التحضیض بعضے گفتند کہ مناسب چناں بود کہ وقت آمدن اینہا بر مضارع بحروف تحضیض موسوم می شدند و زمان دخول بر ماضی بحروف لوم و توبیخ اے بار خدایا شاید باعتبار تغلیب علی الاطلاق بحروف تحضیض نامیدہ شدند ۱۲

حضّ على الفعل إن دخلت على المضارع نحو هلّا تأكل

ولوم إن دخلت على الماضي نحو هلّا ضربت زيدا و

حينئذ لا تكون تحضيضا إلّا باعتبار ما فات ولا تدخل

إلّا على الفعل كما مرّ وإن وقع بعدها اسم فبإضمار

فعل كما تقول لمن ضرب قوما هلّا زيدا أي هلّا ضربت

زيدا وجميعها مركبة جزؤها الثاني حرف النفي والأول حرف

الشرط أو الاستفهام أو حرف المصدر وللولا معنى آخر هو

امتناع الجملة الثانية لوجود الجملة الأولى نحو لولا علي لهلك

عمر وحينئذ تحتاج إلى الجملتين أولهما اسمية أبدا

فصل حرف التوقع قد وهي في الماضي لتقريب الماضي إلى

الحال نحو قد ركب الأمير أي قبيل هذا ولأجل ذلك سميت

ا؎ قولہ حض اے برانگیختن مخاطب بر فعل ۔۔۔ کذا فی عبد الرحمٰن ۱۲ ؎۵۲ قولہ علی المضارع بریں تقدیر مضارع در حکم امر باشد پس حاصل معنی ہلا تاکل بخور خواہد بود ۱۲ عبد الرحمٰن ؎۵۳ ولا تدخل الا علی الفعل وگاہے جملہ اسمیہ نیز وقت ضرورت کما فی قول الشاعر تقولون لیلٰی ارسلت بشفاعۃ ؛ الی فہلا نفس لیلٰی شفیعہا ۱۲ ؎۵۴ قولہ وللولا معنی آخر فرق درمیان لولا و لولا تحضیضیہ اینکہ ثانی بر یک جملہ تمام شود و اول بر دو جملہ رود ۱۲ درایہ ؎۵۵ قولہ لولا علی لہلک عمر الخ بعضے گفتہ اند کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ بسنگسار نمودن زن حاملہ بعلت زنا حکم نمودہ بودند حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرمودند کہ اگر چہ زن عاصی است اما بچہ در شکم بری ست پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایں قول ارشاد فرمودند ۱۲ ؎۵۶ قولہ قد دریں حرف معنی تحقیق متحقق ست خواہ بر ماضی داخل شود خواہ بر مضارع و چوں بایں حرف خبر دہند کسیکہ متوقع اخبار ست لہذا حرف توقع نام گذاشتند ۱۲ ؎۵۷ قولہ الی الحال اے مع المتوقع یعنی مصدر ماضی متوقع برائے مخاطب وقوع او قریب بود مثل قول تو برائے کسے کہ متوقع سواری امیر بود قد رکب الامیر اے بتحقیق حاصل شد عنقریب چیزے کہ توقع او میداشتی و ازیں قبیل است قول مکبر قد قامت الصلٰوۃ و دریں قول سہ معنی مجتمع شدند تحقیق و توقع و تقریب و گاہے برائے مجرد تحقیق و تقریب بود بغیر توقع چنانکہ گوئی قد رکب الامیر برائے کسے کہ متوقع سواری امیر نباشد ۱۲ ؎۵۸ وتندیم نحو ہلا قرأت القرآن ۱۲ ؎۵۹ زیراکہ تحضیض بر فعل باشد نہ غیر ۱۲ ؎۶۰ اے محفوظ وتقدیرا کما اشار الیہ بقولہ وان وقع اسم ۱۲ ؎۶۱ اے بسبب ایں کہ قد برائے تقریب ماضی بحال ست ۱۲

حرف التقريب ايضًا ولهذا تلزم الماضي ليصلح ان يقع حالًا وقد تجيء للتاكيد اذا كان جوابًا لمن يسأل هل قام زيد تقول قد قام زيد وفي المضارع للتقليل نحو انّ الكذوب قد يصدق وانّ الجواد قد يبخل وقد تجيء للتحقيق كقوله تعالى قد يعلم الله المعوقين ويجوز الفصل بينها وبين الفعل بالقسم نحو قد والله احسنت وقد يحذف الفعل بعد قد عند القرينة كقول الشاعر شعر

أفد الترحّل غير انّ ركابنا	لمّا تزل برحالنا وكأن قدن

اي وكأن قد زالت فصل حرفا الاستفهام الهمزة وهل لهما صدر الكلام وتدخلان على الجملة اسمية كانت نحو ازيد قائم او فعلية نحو هل قام زيد ودخولهما

۵۱ قوله تلزم الماضی آه بر ماضی غیر متصرف مثل نعم و بئس ولیس نمی آید زیرا که اینها معنی ماضی ندارند تا قد معنی آن را بحال قریب گرداند ۱۲ منی
۵۲ قوله لیصلح ان یقع حالًا زیرا که ماضی که حال آید بر زمان عامل سابق بود مثل جاءنی زید قد رکب ابوه و اختلاف حال عامل حال بازدوے زمانه ممنوع ست لهذا قد مقرب سوئے حال ضروری شد که قریب زمان عامل شود در قریب شئے در حکم آں شئے باشد ۱۲ درایه
۵۳ قوله وفی المضارع ۔ اے مضارع مجرد از نواصب و جوازم و حرف تنفیس یعنی سین و سوف در یں هنگام تقلیل بجانب تحقیق در استعمال اکثر منسوب میگردد پس معنی انّ الکذوب آه بالتحقیق صدق ازو صادر می شود اگرچه قلیل باشد ۱۲ منی ۵۴ قوله وقد تجیء آه یعنی مجرد از معنی تقلیل در موضع مدح برائے تکثیر هم مستعمل میشود چنانکه در کریمه قد نعلم آه معنے تحقیق و تکثیر هر دو راست می آید کذا فی الرضی ۵۵ قوله افد الترحل آه ایں شعر در بحر کامل از قصیده دالیه نابغه ذبیانی بعجم ذال معجمه و باکسر او و نامش زیاد بن معاویه بدخول تنوین ترنم در حرف اخیر استدلال وارد لیکن دریں جا مقصود نیست آمد بروزن سمع بمعنی نزدیک شده ترحل بمعنی کوچ کردن فاعل و غیر بمعنی الا رکاب بالکسر شتران که بداں سفر کرده شود واحد نداردیا واحد او راحله است که از لفظ او نیست و آں اسم انّ لما حرف نفی از جوازم فعل مضارع تزل از اصلش تزال مثل لم الفعل ما وافتئ و زالت الخیل برکبانها برخاست و کوچ کردند لما تزل برحالنا جمله خبر آں در حال جمع رحل بمعنی پالاں وکان مخفف کانّ مشدد ملغی گویا اسمش ضمیر واحد مؤنث غائب راجع بجانب رکاب محذوف و قد زالت نحو معنی نزدیک شد کوچ کردن شتران ما که بآں سفر کنیم کوچ نکرده اند بپالانهائے ما گویا شاں اینکه بتحقیق قریب است که کوچ کنند بسبب عزم ما بر سفر ۱۲ شرح جامی ۵۶ قوله لهما صدر الکلام بسبب دلالت اینها بر نوعے از کلام که استفهام باشد تا از امر معلوم شود که کلام از قبلاں نوع است و بمیں جهت ماقبل اینها در مابعد اینها عامل نخواهد بود نه بالعکس کذا فی الاصل مع زیادة ۱۲ درایه ۵۷ قوله تدخلان علی الجملة آه همزه بر جمله اسمیه و آنکه خبر او فعل باشد یا اسم و هل بر جمله اسمیه که خبرش فعل باشد غیر داخل نشود مثل هل زید قام مگر بتسهیل شذوذ زیرا که هل با اعتبار اصل بمعنی قد باشد چنانکه معکر به بر اصل خود آمده است قال الله تعالی هل اتی علی الانسان اے قد اتی و هر جا که مراعات حال اصل ممکن باشد ترک آں قبیح بود لهذا لازم که در کریمه موصوف بمعنے قد باشد ۱۲

۲ یا ۳ با ام متصلہ مستعمل شود مثل أزید الخ ۴ بر حرف عطف در آید مثل أومن کان الخ و ہل وقتے کہ بمعنی ہمزہ باشد بر حرف عطف آید و بس ۱۲ **۵۳** قولہ فی ہذہ المواضع۔ اے مواضع مذکورہ چہار گانہ اما در صورت اول پس بجہت ایں کہ ہل باعتبار اصل بمعنی قد باشد کہ اختصاص بفعل دارد و چوں در استفہام آید قبل او ہمزہ مقدر باشد چنانکہ تقدیر ہل خرج زید أہل خرج زید باشد ہمزہ بالسبب کثرت آمدن ہل در استفہام حذف کردند پس ہل چوں قد باشد یاد می کنند چہ باوجود امکان معنی اصلی ترکش قبیح بود و در صورت ثانیہ در حقیقت فعل یاد ورکت خود بیند معنی اصلی خود را کہ معنی مستفہم عنہ محذوف ست زیرا کہ اصل أتضرب زیدا و ہو اخوک از معنی بعزیک زیدا و ہو اخوک و ہمزہ در استفہام اصل ست نہ ہل لہذا حذف پس ہمزہ جائز بود نہ پس ہل کہ او ضعیف ست و در صورت ثالثہ ہرگاہ استفہام یکے از دو امر مقصود باشد مستفہم عنہ متعدد گشت پس استعمال ہمزہ کہ اصل و اقوی باشد در استفہام انسب و الیق بود بخلاف ہل و ہل با ام منقطعہ در آید و مستفہم عنہ در صورت ام منقطعہ متعدد نباشد زیرا کہ ام منقطعہ برائے اضراب باشد از سوال اول و استیناف سوال دیگر و ہل مقدر مع ہمزہ پس تقدیر ہل زید عندک ام عمرو بل أعندک عمرو باشد و در صورت رابعہ چوں ہل فرع ہمزہ است لہذا تصرف ہمزہ کہ تقدیم بر حروف عاطفہ باشد در و نخواہند کرد بلکہ از حروف عاطفہ مؤخر خواہد آمد کذا فی الشرح ۱۲ **۵۴** قولہ وہہنا بحث۔ یعنی در ینجا کلامے و بیانے ست کہ از و اختصاص ہل ببعض مواضع ثابت می شود کہ در آں جا آمدن ہمزہ درست نیست ا بر حروف عطف در آید نہ بر ہمزہ مثل فہل أنتم شاکرون و فہل یہلک إلا القوم الفاسقون ۲ پس ام آید نہ ہمزہ ۳ برائے نفی در اثبات آید نحو قولہ تعالیٰ ہل یثوب الکفار اے لم یثوب ہم فائدہ نفی بخشد تا ایں کہ برائے قصد ایجاب آمدن إلا پس ہل جائز ست مثل ہل جزاء الإحسان إلا الإحسان ۵ بر خبر مبتدائے کہ پس او باشد با مؤکد نفی در آید مثل ہل زید بقائم از ایں تعریفات عموم ہل از ہمزہ مستفاد می شود پس ہر یک از دیگرے عام باشد ۱۲ رضی

على الفعلية أكثر إذ الاستفهام بالفعل أولى فقد تدخل الهمزة في مواضع لا يجوز دخول هل فيها نحو أزيدا ضربت وأتضرب زيدا وهو أخوك وأزيد عندك أم عمرو وأومن كان وأفمن كان وأثم إذا ما وقع ولا تستعمل هل في هذه المواضع وههنا بحث

فصل

حروف الشرط إن ولو وأما لها صدر الكلام ويدخل كل واحد منها على الجملتين اسميتين كانتا أو فعليتين أو مختلفتين فإن للاستقبال وإن دخلت على الماضي نحو إن زرتني أكرمتك ولو للماضي وإن دخلت على المضارع نحو

(حواشی بین السطور: من الاسم ۱۲ — من الكلام الحق ۱۲ — ثالث عشر — بكسر همزه و نون ساكن — بفتح همزه و تشديد ميم ۱۲ — وجه صدارت چناں کہ در حروف استفہام مذکور شد — مستقبلا — ماضیا)

ے قولہ قد تدخل الہمزۃ آہ ہل از ہمزہ بدہ وجہ فرق دارد (۱) اختصاص بتصدیق (۲) اختصاص بایجاب (۳) اختصاص باستقبال (۴) بعدم دخول بر شرط (۵) بعدم دخول بر ان (۶) نیامدن او بر اسمیہ کہ خبرش فعل باشد (۷) آمدن او بعد واو عاطفہ نہ قبل او (۸) آمدن او بعد ام (۹) افادت نفی انا استفہام (۱۰) آمدن او بمعنی قد بغیر معنی استفہام بخلاف ہمزہ کذا فی المغنی ۱۲ عبد الحکیم **۵۲** قولہ فی المواضع۔ و آں چہار باشد اینکہ ہمزہ بر اسم آید باوجود بودن فعل بخلاف ہل نحو أزیدا آہ ۲ ہمزہ برائے انکار مستعمل می شود مثل أتضرب الخ ۱۲

۵۶ قولہ فإن للاستقبال کہ معنی توہم ان اکرمتنی الیوم فقد صح الا خبار بمعنی بعد اکرامک اسس ان اکرمتنی الیوم فقد اکرمتک امس

۵۵ قولہ اسمیتین۔ یعنی ہر دو بحقیقت اسمیہ باشند چنانکہ و ما ذلک و ما ہو بحسب ظاہر اسمیہ باشند و در حقیقت فعلیہ چنانکہ در و إن أحد من المشركين استجارك و لو أنتم تملكون۔ اے و إن استجارك أحد و لو تملكون أنتم پس ایراد شارح وارد نخواہد شد بایں کہ عبارت مصنف خالی از خلل نیست زیرا کہ او تصریح کردہ کہ ہر یک از حروف شرط بر جملہ اسمیہ داخل میشود حال آنکہ آمدن لو و إن بر اسم از کسے بگوش نرسیدہ بلکہ از و احتراز باید کرد چنانکہ ابن حاجب تصریح کردہ و مصنف نیز خود عنقریب گفتہ و یلزمہا الفعل آہ ۱۲

لو تزورني أكرمتك ويلزمهما الفعل لفظا كما مرّ أو تقديرا نحو إن أنت زائري فأنا أكرمك واعلم أنّ إن لا تستعمل إلا في الأمور المشكوكة فلا يقال آتيك إن طلعت الشمس بل يقال آتيك إذا طلعت الشمس

ان طلوع الشمس من الامور اليقينية

ولو تدل على نفي الجملة الثانية بسبب نفي الجملة الأولى كقوله تعالى لو كان فيهما آلهة إلا الله لفسدتا

اگر بودے در آسمانہا و زمین خدایان چند غیر خدا ہر دو تباہ گشتندے

وإذا وقع القسم في أول الكلام وتقدّم على الشرط يجب أن يكون الفعل الذي تدخل عليه حرف الشرط ماضيا لفظا نحو والله إن أتيتني لأكرمتك أو معنى نحو والله إن لم تأتني لأهجرتك وحينئذ تكون الجملة الثانية في اللفظ جوابا للقسم لا جزاء للشرط فلذلك وجب فيها

---

۵۱ قوله لو كان فيهما آلهة بود درين جا بسبب اين كه تعدد آلهه منتفی نمايد و استعمال او درين معنی بسيار متعارف ست وگاہے برائے اثبات ثانی بر تقدير وجود وعدم اول آيد نحو نعم العبد صهيب لو لم يخف الله لم يعصه يعنی نفی عصيان برائے نفی خوف لازم ست چنانکہ بوجود خوف لزومے دارد ومثل لو اہنتنی لاكرمتك اے لاكرامی ایاک ثابت سواء اكرمتنی او اہنتنی ۱۲

۵۲ يجب ان يكون آه وجه وجوب اين كه چوں بجهت افتادن جواب قسم بود در جزا عمل نكرده در شرط هم بسبب ماضی بودن عمل نه نمايد تا در عدم عمل با حرف قسم بسازد ۱۲ شرح ہندی

۵۳ قوله لا جزاء زيرا كه اگر جملۂ ثانيه جزائے شرط نيز باشد مجزوم وغير مجزوم بودن لازم آيد وآں محال ست وليكن از روئے معنی پس آں جواب قسم باشد بجهت بودن يمين براں وجزائے شرط نيز بسبب بودن او مشروط بشرط ۱۲ فوائد ضيائيه

۵۵ وحينئذ اے حين اذا كان القسم في اول الكلام وتقدم على الشرط

مَا وَجَبَ فِي جَوَابِ الْقَسَمِ مِنَ اللَّامِ وَنَحْوِهَا كَمَا رَأَيْتَ فِي
الْمِثَالَيْنِ أَمَّا إِنْ وَقَعَ الْقَسَمُ فِي وَسَطِ الْكَلَامِ جَازَ أَنْ
يُعْتَبَرَ الْقَسَمُ بِأَنْ يَكُونَ الْجَوَابُ لَهُ نَحْوُ إِنْ أَتَيْتَنِي وَاللّٰهِ
لَآتِيَنَّكَ وَجَازَ أَنْ يُلْغٰى نَحْوُ إِنْ تَأْتِنِي وَاللّٰهِ آتِكَ وَ
أَمَّا التَّفْصِيْلُ مَا ذُكِرَ مُجْمَلًا نَحْوُ النَّاسُ سَعِيْدٌ وَشَقِيٌّ أَمَّا الَّذِيْنَ
سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ وَيَجِبُ فِي
جَوَابِهَا الْفَاءُ وَأَنْ يَكُوْنَ الْأَوَّلُ سَبَبًا لِلثَّانِيْ وَأَنْ يُحْذَفَ
فِعْلُهَا مَعَ أَنَّ الشَّرْطَ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ فِعْلٍ وَذٰلِكَ لِيَكُوْنَ تَنْبِيْهًا
عَلٰى أَنَّ الْمَقْصُوْدَ بِهَا حُكْمُ الْاِسْمِ الْوَاقِعِ بَعْدَهَا نَحْوُ أَمَّا زَيْدٌ
فَمُنْطَلِقٌ تَقْدِيْرُهُ مَهْمَا يَكُنْ مِنْ شَيْءٍ فَزَيْدٌ مُنْطَلِقٌ فَحُذِفَ

---

۵۱ قولہ دنحوہا۔ مثل اِنَّ ہرگاہ جواب قسم جملہ موجبہ باشد و ما دلا ماد امیکہ جملہ منفیہ بود ۱۲ درایہ ۵۲ قولہ اما ان وقع القسم الخ طریق معرا اینکہ گوئی قسم یا در اول کلام باشد یا در وسط یا در آخر اگر اول باشد اعتبارش واجب ۱۲

سے کہ در کلام ملزوم بود در قصد متکلم محذوف نبود ملزوم انطلاق کہ بر حسب قصد متکلم زید باشد بجائے او آورده شد از جہت جانب خبر

---

۱۲ گردد پس او شرط آید یا نہ مثل واللہ ان اتیتنی لآتینک و واللہ ان اتیتک و اگر ثانی باشد یعنی در وسط کلام در صورت تقدم شرط بر قسم اعتبار شرط واجب گردد و اعتبار قسم و الغائے او جائز خواه بر شرط طالب خبر مقدم باشد مثل انا ان اتیتنی واللہ آتینک و انا ان اتیتنی واللہ آتمک یا نہ مثل ان اتیتنی واللہ لآتینک و ان اتیتنی واللہ آتک و در صورت تاخر شرط از یں قسم متوسط اگر قسم را اعتبار کنی شرط ملغو گردد و انی مثل انا واللہ ان اتیتنی لآتینک و اگر قسم ملغو گردانی شرط را اعتبار کنی مثل انا واللہ ان تاتنی آتک و در صورت نبودن شرط پس قسم اگر بسیط قسم جملہ بود الغائے قسم و اعتبار او جائز باشد مثل واللہ لآتینک و انا واللہ آتیک و اگر مفرد بود الغائے قسم واجب گردد مثل انا واللہ قائم و اگر ثالث بود یعنی تاخر قسم از کلام بریں تقدیر الغائے قسم واجب ست مثل انا قائم واللہ و ان اتیتنی آتیک واللہ ۱۲ رمن ۵۳ قولہ وجاز ان یلغی یجعل الجواب جوابا للشرط ولم یجب ان یکون الشرط ماضیا لعدم القسم ملغی ۱۲ درایہ ۵۴ قولہ اما۔ بفتح ہمزہ و تشدید میم و گاہے برائے ثقل تضعیف میم اول را یا بدل کنند و ایما گویند آں حرف شرط ست و حرف تفصیل و حرف توکید ہم ست ۱۲ جنتی و تفسیر قاضی و وارد ست این کہ اما حرف شرط و حرف تفصیل ست و گاہے محذوف می شود و ایں بسیار ست بر قیاس ہرگاہ پس ظاہر یا نہی بود و ما قبل او یا بنہا یا بعض ابنہا منصوب باشد مثل ربک فکبر عبد نظیم ۵۵ قولہ التفصیل ۱۲ یعنی برائے تفصیل چیزے کہ متکلم سابقا بطریق اجمال ذکر کرده یا تفصیل آں چیز کہ در ذہن متکلم مجمل بود مخاطب را بواسطہ قرائن معلوم ست می آید و در ہر دو صورت تکرار اما ضرور ست و گاہے برائے استیناف بود بغیر ایں کہ بر اجمالے مقدم شدہ باشد و دریں صورت تعدد اما لازم نیست مثل فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ و مثل اما کہ در اوائل کتب ما بعد حمد و صلوٰۃ می آید ۱۲ ش ۵۶ قولہ وان یحذف فعلہا یعنی فعل او وجوبا و وجہ محذوف میگردد یکے ثقل لفظی دوم غرض معنوی اول چوں اما در اصل برائے تفصیل موضوع ست و تفصیل مقتضی تکرار باشد و تکرار موجب ثقل ست لہذا برائے حصول تخفیف و کثرت استعمال حذف فعل واجب شد دوم اماده نمات آوردن چیز یکہ بحقیقت در قصد متکلم ملزوم ست بجائے شرط در کلام ملزوم ست در قصد متکلم بیانش اینکہ اصل اما زید فمنطلق مہما یکن من شیء فزید منطلق یعنی در دنیا اگر چیزے واقع بود انطلاق زید واقع خواہد بود و ایں جزم بوقوع انطلاق زید ست زیرا کہ حصول انطلاق بحصول چیزے در دنیا لازم ست و مادامیکہ دنیا باقیست حصول چیزے در دو از ضروریات است و ہرگاہ غرض کلی از یں ملازمہ میان شرط و جزا لزوم انطلاق برائے زید بود و شرط اما یکن من شیء ۱۲

۵۱ قولہ لا بتداء یعنی ظرف نباشد کہ آں صلاحیت مبتدا شدن ندارد ۱۲ ۵۲ قولہ والا لے وان لم یکن ذلک الجزء صالحا للابتداء بان کان ظرفا ۱۲ ۵۳ قولہ فمنطلق عامل فی یوم الجمعہ بر مذہب سیبویہ زیرا کہ نزد او تقدیر اما یوم الجمعہ آہ مہما یکن من شئی فزید منطلق یوم الجمعہ فعل شرط کہ یکن من شئی باشد محذوف گردید و اما بجائے مہما آمدہ برائے کراہت توالی حرف شرط و جزا یوم الجمعہ بیان آمد در مذہب مبرد یوم الجمعہ معمول فعل شرط محذوف ست یعنی یکن پس بر مذہب تقدیر مثل مہما یکن من شئی یوم الجمعۃ فزید منطلق ہرگاہ فعل و جار و مجرور محذوف شد و اما بجائے مہما آمد اما یوم الجمعہ آہ گردید مانند

الفعلُ والجارُّ والمجرورُ واُقيمَ امّا مقامَهُ حتّٰى بقي امّا فزيدٌ

منطلقٌ ولمّا لم يناسب دخولُ حرفِ الشرطِ على فاءِ الجزاءِ

نقلوا الفاءَ الى الجزءِ الثاني ووضعوا الجزءَ الاوّلَ بين امّا

والفاءِ عوضًا عن الفعلِ المحذوفِ ثمّ ذلك الجزءُ الاوّلُ

ان كان صالحًا للابتداءِ فهو مبتدأٌ كما مرّ والّا فعاملُه

ما يكونُ بعد الفاءِ كامّا يومَ الجمعةِ فزيدٌ منطلقٌ فمنطلقٌ

عاملٌ في يومِ الجمعةِ على الظرفيّةِ فصلٌ في حرفِ الردعِ كلّا

وُضعت لزجرِ المتكلّمِ وردعِه عمّا يتكلّمُ به كقولِه تعالى و

امّا اذا ما ابتلاه فقدر عليه رزقَه فيقولُ ربّي اهانن كلّا

اي لا يتكلّمُ بهذا فانّه ليس كذلك هذا بعد الخبرِ وقد

تجيءُ بعد الامرِ ايضًا كما اذا قيل لك اضرب زيدًا فقلت

گوید کہ اگر متوسط میان فا و اما جائز التقدیم ست از قسم اول باشد مثل مثال مذکور و اگر از قبیل ثانی مثل اما یوم الجمعۃ فان زیدا منطلق کہ در یں مثال منطلق عامل یوم الجمعہ نمی تواند شد چہ چیزے کہ در تحت آن بود در ماقبل او عمل نمی کند ۱۲ ۵۴ قولہ حرف الردع کلا بمذہب جمہور بسیط ست و ابن یعیش گفتہ کہ از کاف تشبیہ و لا مرکب ست برائے خروج از تشبیہ تشدید داده شد ۱۲ ۵۵ قولہ وضعت لزجر المتکلم سیبویہ و اکثرے از نحات بر آنند کہ معنی کلا ردع و زجر ست و برائے ایں معنی دیگر ندارد و دیگراں بر آنند کہ معنے ردع و زجر در وے مستمر نیست زیرا کہ در کریمہ یوم یقوم الناس لرب العلمین۔ کلا بمعنی ردع و زجر صحیح نیست در تعیین معنی آں اختلاف کردند بعضے گفتند بمعنی حقا و بعضے بمعنی ای و نعم پس کلا بمنزلہ ہر دو از حروف ایجاب است و بعضے گفتند بمعنے سوف و ظاہر این ست کہ ایں ہمہ معانی مجازیہ اند بمساعدت قرائن مقام بر اینہا کلا محمول می شود پس مذہب سیبویہ و اکثر نحات را قادح نخواہند بود زیرا کہ کلام شان در معنی حقیقی است ۱۲ عبد الرحمن ۵۶ قولہ عما یعنی کسے کہ گوید برائے تو فلان یبغضک خواہی گفت کلا یعنی چناں نیست از روئے ممانعت و تنبیہ بر خطا ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ واما۔ چوں امتحان کند ش پس تنگ سازد بروے رزق وے را گوید پروردگار من حقارت کرد مرا نے ۱۲ فتح ۵۸ قولہ فانہ لیس کذلک یعنی امر چناں نیست زیرا کہ رزاق حکیم گاہے بر اہانت کردہائے خود یعنی کفار بمقتضائے حکمت بالغہ در دنیا وسعت رزق می فرماید و گاہے بر اکرام فرمودہائے خود یعنی انبیاء و صالحین عسرت و تنگی نمی نماید ۱۲ ۵۹ قولہ ایضا کما جاءت بعد الخبر تکون لنفی الاجابۃ کما اذا الی آخرہ ۱۲ درایہ

۵۱ قوله یعنی حقا والمقصود منه تحقیق معنی الجملة مثل ان کوفی الی آخره ۱۲ وقایه ۵۲ قوله کونه مشابها لکلا حرفا لفظا ومعنی مشابهت لفظی ظاہر ست واما مشابهت معنوی بیانش این کہ زجر از تحقیق چیزے بود کہ حقیقت او از اعتقاد منفک نمی شود زیرا کہ بیان حقیقت چیزے گاہے برائے زجر از نقیض او می باشد وبالعکس پس منافات نیست درمیان ہر دو معنی یعنی زجر وحقیقت باین اعتبار ملازمت ست ۱۲ عبدالرحمن ۵۳ قوله ان من الحروف المشبہة بالفعل المفیدة تحقیق معنے الجملة ۱۲ ۵۴ قوله تاء التانیث الساکنة اے نہ متحرکہ زیرا کہ متحرکہ باسم اختصاص دارد و مراد بسکون تا این کہ ساکن در اصل بود اگرچہ در بعض مقام بسبب کدام عارض متحرک گردد مثل قامتا کہ تائے او بالتقائے ساکنین متحرک گشتہ وقیاس چناں بود کہ این تا بمسند الیہ لاحق شدی زیرا کہ او مؤنث است نہ بفعل کہ مسند باشد لیکن این تا بماضی مسند ست لاحق می شود کہ در اسناد میان فعل وفاعل اتصال است این اتصال بجهت احتیاج فعل بجانب فاعل ست زیرا کہ فاعل مثل جزو فعل می باشد بہمین جهت در ضربت بتائے متحرکہ لام کلمہ ساکن شد تا در چیزے کہ مثل کلمہ واحد است توالی چار متحرک لازم نیاید ۱۲ رضی ۵۵ قوله وقد عرفت مواضع وجوب الی آخره یعنی بتحقیق شناختی مقامات وجوب الحاق تائے تانیث در بحث فاعل از مباحث مافوق الواحد ودست ہنتی المجموع زیرا کہ وجوب الحاق تا از دو موضع بیش نیست وآں ہر دو موضع اینکہ ہرگاہ فاعل اسم ظاہر مؤنث حقیقی باشد یا ضمیر مطلق مؤنث یعنی خواہ حقیقی باشد خواہ لفظی تانیث فعل واجب گردد مثل قامت ہند وہند قامت والشمس طلعت ۱۲ ۵۶ قوله التقاء الساکنین وآں یکے تا ودوم حرف ساکنے است کہ بالاحق شدہ وعارض مثل معدوم باشد پس حرکت عارضی در حکم سکون بود ۱۲ ۵۷ قوله واما استیناف ست برائے دفع توہم اینکہ علامت تثنیہ وجمع را الحاق مثل تائے تانیث ست باید

كَلَّا اى لا افعلُ هٰذا قطُّ وقد تجيءُ بمعنىٰ حقًّا كقوله تعالىٰ كَلَّا سوف تعلمونَ وحينئذٍ تكونُ اسمًا يبنى لكونِهٖ مُشابهًا لكلّا حرفًا وقيل تكونُ حرفًا ايضًا بمعنى انَّ لتحقيقِ الجملة نحو كَلَّا انَّ الانسانَ ليطغىٰ بمعنى انَّ فصلٌ تاءُ التانيثِ السّاكنة تلحقُ الماضيَ لتدُلَّ علىٰ تانيثِ ما اُسنِدَ اليه الفعلُ نحو ضربتْ هندٌ وقد عرفتَ مواضعَ وجوبِ الحاقِها واذا لقِيَها ساكنٌ بعدها وجبَ تحريكُها بالكسرِ لانَّ السّاكنَ اذا حُرِّكَ حُرِّكَ بالكسرِ نحو قد قامتِ الصَّلوةُ وحركتُها لا توجبُ ردَّ ما حُذِفَ لاجلِ سكونِها فلا يقالُ رماتِ المرأةُ لانَّ حركتَها عارضيّةٌ واقعةٌ لرفعِ التقاءِ السّاكنينِ فقولهم المرأتانِ رماتا ضعيفٌ واما الحاقُ علامةِ التثنيةِ

کہ برائے آگاہی بر مثنی ومجموع بدون مسند الیہ لاحق شدہ باشد مصنف جواب داد کہ این الحاق ضعیف ست چرا کہ مثنی ومجموع بسبب این علامات محتاج نیستند چو از الزیدان والزیدون والنساء مثنی ومجموع بدون فاعل معلوم می شود ونیز در صورت الحاق تقدم فاعل وا اضمار قبل از ذکر مرجع لازم می آید بخلاف مؤنث مسند الیہ کہ گاہے مؤنث معنوی باشد وگاہے سماعی لہذا تانیث در جمیع اوقات معلوم نمی شود ودر عدم تقلید الحاق بمضارع یا بماضی بجانب عموم حکم اشارت ست لحوق علامت تثنیہ وجمع ہر چیزے کہ باشد از مثنی ومضارع وصفت ۱۲ ۵۸ کہ اذا لم یکن بمعنی حقا کما بمعنی الی آخرہ ۱۲ ۵۹ او تنزیلا کما فی المجموع المتنازع

و تاء التانیث کذا فی الکمک ۱۲ درایہ ۵۳ قولہ بتقدیر الالحاق لا تکون الضمائر آہ دلالت می کند برایں آوردن واو برائے جمع ذوی العقول در مثل اکلونی البراغیث
و استعمال نون برائے مردان در مثل یعصرن السلیط اقاربہ و تاویل تکلف ست بہمیں جانب و بایں کہ بر تقدیر قول بطلانت ضعف ثابت است
مصنف رحمہ اللہ تعالیٰ بقول خود علامۃ التثنیۃ والجمع آہ اشارہ فرمودہ ۱۲ عبد الحکیم ۵۴ قولہ علامات دالۃ این مذہب سیبویہ
است و نزد بعضے این حروف مرفوع بنابر فاعلیت اند و ما بعد اینہا بدل از اینہا و بعضے گفتہ اند کہ اینہا مبتدا اند و جملہ

خبر مقدم ست ۱۲ کذا فی المغنی ۵۵ قولہ کتاء التانیث اے الساکنۃ چہ اگر تائے مذکورہ ضمیر بودی چنانکہ تائے متحرکہ ضربت ضمیر ست وقت آمدن فاعل ظاہر حذفش لازم آمدی مثل ضربت ہند ازیں رہ معلوم شد کہ تائے ساکنہ حرفے ست کہ در آخر ماضی برائے دلالت بر تانیث فاعل در آمدہ است و بس ۱۲ درایہ ۵۶ قولہ التنوین در اصل مصدر نونتہ است اے ادخلتہ نونا اے در آوردم در وے نون را اکنوں چیزے کہ باد تنوین دادہ شود یعنی نون را تنوین نام نہادند ۱۲ درایہ ۵۷ قولہ نون ساکنۃ و بعضے گفتہ اند کہ در لفظ نون ثابت ست نہ در خط و آں ساکن بذات خود باشد پس حرکت عارضی او را مضر نخواہد بود حلّل عادل ۱۲ کذا فی فوائد الضیائیہ ۵۸ قولہ آخر الکلمۃ مراد آخر حرفے ست کہ تکلم بر آں انتہا پذیرد اکنوں تنوین ضاد قاض داخل ماند مراد از کلمہ عام ست از انکہ حقیقۃ باشد یا حکما تا تنوین قائمۃ و بصری را شامل ماند و آخر الاسم نگفت تا تنوین ترنم کہ در آخر فعل و اسم ہر دو آید خارج نشود ۱۲ ۵۹ قولہ للتمکن۔ مراد از تمکن بودن اسم منصرف ست یا در حکم منصرف پس تنوین غیر منصرف کہ بضرورت و مناسبت می باشد داخل ماند ۱۲ ۶۰ قولہ رجل و آنچہ بعضے توہم کردہ اند کہ در رجل تنوین تنکیر ست غلط است چہ ہرگاہ رجل را علم کسے گرداند تنوین مذکور بحالہ ماند اگر برائے تنکیر بودے دریں

وجمع المذکر وجمع المؤنث فضعیف فلا یقال قاما الزیدان

وقاموا الزیدون وقمن النساء وبتقدیر الالحاق لا تکون

الضمائر لئلا یلزم الاضمار قبل الذکر بل علامات دالۃ علی

احوال الفاعل کتاء التانیث فصل التنوین نون ساکنۃ

تتبع حرکۃ آخر الکلمۃ لا لتاکید الفعل وھی خمسۃ اقسام

الاول للتمکن وھو ما یدل علی ان الاسم متمکن فی

مقتضی الاسمیۃ ای انہ منصرف نحو زید ورجل والثانی

للتنکیر وھو ما یدل علی ان الاسم نکرۃ نحو صہ ای اسکت

سکوتا ما فی وقت ما واما صہ بالسکون فمعناہ اسکت

۵۱ قولہ وجمع المذکر وجمع المؤنث یعنی الحاق علامت تثنیہ و جمع بفعل یا صفت کہ مسند بسوئے اسم ظاہر مثنی یا مجموع بجمع مذکر یا مؤنث باشد ضعیف ست والحاق بفعل و صفت کہ مسند بجانب ضمیر باشد ضعیف نیست والحاق بفعل و صفت کہ مسند بسوئے اسم ظاہر واحد باشد ممنوع ست مثل قاما زید و قاموا زید وقمن امرأۃ و مصنف بقول خود فلا یقال قاما الزیدان آہ ہمیں جانب اشارت کردہ ۱۲

۵۲ قولہ وجمع المؤنث لیدل علی ان ما اسند الیہ الفعل مثنی او مجموعا مذکرا او مؤنثا کالحاق تاء

حالت باقی نماندے ۱۲ ۶۱ قولہ والثانی للتنکیر نزد بعضے، پس تنوین بصوت و اسم فعل اختصاص دارد مثل صہ و مہ و سیبویہ و تنوین در رجل احمد ابراہیم برائے تنکیر نیست بلکہ برائے تمکن ست زیرا کہ اسم منصرف است و آنرضی رضی اینکہ بودن تنوین واحد برائے تمکن و تنکیر ممتنع نیست چنانکہ در رجل تمکن و تنکیر ہر دو مجتمع ست و ہرگاہ چیزے را باد نام نہند خاص برائے تمکن باشد ۱۲ درایہ ۶۲ قولہ صہ بغیر سکون منونا صاحب صحاح فرمودہ کہ تنوین صہ برائے فرق است میان وصل و وقف پس از مقتضائے کلام او قسم ششم ثابت می شود و رضی گفتہ کہ تنوین تنکیر خاص بصوت و اسم فعل ست مثل صہ و سیبویہ ۱۲ درایہ

و معرجا برائے تحسین شعر خوانی ومآیہ زیرا کہ ترنم در لغت بمعنی سرائیدن وآں حرفے ست کہ بہ گردانیدن آواز در حلق جنبی بسبب آں آسان می شود بگردانیدن آواز در حلق جنبی انا سب بحسن سرود است پس تنوین ترنم تنوینے ست کہ برائے حاصل کردن حسن سرود لاحق می گردد وایں مذہب ابن یعیش ومختار ابن حاجب نیز در شرح مفصل ہمین ست و نزد غیر ایشاں کہ بعضے از آنہا رضی ست وجہ تسمیہ تنوین ترنم ایں کہ او لاحق می شود برائے ترک ترنم نزد بنی تمیم در حرف آخر قافیہ کہ واو یا یا یا الف باشد زیرا کہ حروف اطلاق یعنی حروف مذکورہ بہ جہت درازی آواز در یہنا خود صلاحیت ترنم دارند ہرگاہ اشعار بترک ترنم مقصود شد حروف اطلاق را یعنی حروف مذکورہ را با تنوین کہ خالی از درازی آواز است بدل نمودند وایں تنوین در آخر فعل نیز می آید چنانکہ در آخر اسم معرف بلام وحرف ۱۲ عبد الحکیم وشرح رضی ۵۶ قولہ اقلی اللوم الخ ایں شعر از جریر بن عطیہ تمیمی ست اصل العتاب واصابا بود وعاذل منادی مرخم حرف ندا محذوف اصلش یا عاذلة ولقد اصابن مقولہ قولے ست ترجمہ اے عاذلہ ملامت وعتاب خود را کم کن و اگر فعل را می کنی پس بگو کہ او صواب کرد ۱۲ مسالک بہیہ ۵۷ قولہ یا ابتا الخ یا حرف ندا ابتا منادی مضاف سوئے یائے متکلم کہ تا والف عوض او ست وعلک بمعنی لعلک وعساک معطوف بر وے وخبر لعل وعسی محذوف تقدیر عبارت علک تجد رزقا او عساک تجدہ وایں تنوین مثال ست کہ در آخر مصرعہ در آید ۱۲ و ۵۸ قولہ وقد یحذف آوردہ باشد کہ ایں تنوین بجہت التقائے ساکنین متحرک گردانند بکسرہ کہ اصل در تحریک ساکن ست وبعضے ہم اگر بعد ساکن دوم ضمہ اصلی ست مثل وقالت اخرج بہ از کشف ۱۲ مسالک بہیہ ۵۹ قولہ نحو جاءنی زید بن الخ وہمچنیں قول عرب ہذا فلان بن فلان زیرا کہ او کنایت از علم ست بخلاف جاءنی زید بن عالم وہذا عالم ابن زید وزید فی بن عمرو کہ در دو اول میان دو علم نیست ودر اخیر ابن صفت نیست

السکوت الآن والثالث للعوض وهو ما یکون عوضا

عن المضاف الیه نحو حینئذ وساعتئذ ویومئذ ای حین

اذا کان کذا والرابع للمقابلة وهو التنوین الذی فی جمع المؤنث

السالم نحو مسلمات وهذه الاربعة تختص بالاسم و

الخامس للترنم وهو الذی یلحق اواخر الابیات والمصاریع

کقول الشاعر شعر اقلی اللوم عاذل والعتابن + وقولی

ان اصبت لقد اصابن + وکقوله ع یا ابتا علک او عساکن +

وقد یحذف من العلم اذا کان موصوفا بابن او ابنة

مضافا الی علم آخر نحو جاءنی زید بن عمرو وهند ابنة بکر

---

۵۱ قولہ عن المضاف سوئی اذ وا ذ مضاف سوئے جملہ بعد او جملہ برائے تخفیف محذوف شد وتنوین عوض جملہ محذوفہ در آمد ۱۲ و ۵۲ قولہ مسلمات فالتنوین فی مسلمات یقابل نون جمع المذکر السالم ہو مسلمون مثلا ۱۲ ۵۳ قولہ تختص بالاسم بخلاف قسم پنجم کہ بر فعل وحروف نیز می آید مثال حرف شعر اذ التزحل الی آخرہ کہ در بحث قد گذشت ۱۲ ۵۴ قولہ للترنم ترنم آواز نیکو وسرائیدن وبرگردانیدن آواز و نیکو کردن آواز در تلاوت قرآن ترجمہ قاموس ۵۵ قولہ وہو الذی یلحق آخر الابیات والمصاریع یعنی تنوین ترنم تنوینے ست کہ در آخر ابیات ۱۲

بلکہ خبر زید ست ۱۲ مسالک بہیہ بدانکہ چوں تنوین ترنم موضوع برائے معنے نیست بلکہ موضوع برائے غرض ترنم ست وہمچنیں دیگر تنوینات مثل تنوین عوض ومقابلہ کہ اول برائے غرض تعویض موضوع ست نہ برائے نفس تعویض وثانی برائے غرض مقابلہ موضوع ست نہ برائے نفس مقابلہ لہذا ایں تنوینات را از حروف شمار کردن خالی از تسامح نیست ۱۲ شرح جامی ۶۰ قولہ ابنۃ لفظ ابنۃ در سائر احکام مثل لفظ ابن ست مگر در حذف الف کہ حذفش در خط دریں ہنگام ہم باقی ماند تا بہ بنت ملتبس نشود ومثل قولہ تعالیٰ ومریم ابنۃ عمران التی احصنت فرجہا ۱۲ ۵ او عن الاطلال بحذف آید مثل جاءنی زید بن عمرو نزد سیبویہ وجمہور اطلال بحذف شد

سله قوله ساکنة که اصل در بنا سکون ست و همین است ... جزو ... ازثقیله وجزو برکل مقدم باشد ۱۲

فصل نون التاكيد وهي وضعت لتاكيد الامر والمضارع

اذا كان فيه طلب بازاء قد لتاكيد الماضي وهي على ضربين
خفيفة اي ساكنة ابدا نحو اضربن وثقيلة اي مشددة
مفتوحة ابدا ان لم يكن قبلها الف نحو اضربن ومكسورة
ان كان قبلها الف نحو اضربان واضربنان وتدخل
في الامر والنهي والاستفهام والتمني والعرض جوازا
لان في كل منها طلبا نحو اضربن ولا تضربن وهل
تضربن وليتك تضربن والا تنزلن بنا فتصيب خيرا و
قد تدخل في القسم وجوبا لوقوعه على ما يكون مطلوبا
للمتكلم غالبا فارادوا ان لا يكون اخر القسم خاليا عن
معنى التاكيد كما لا يخلو اوله منه نحو والله لافعلن كذا

سله ۲ قوله في الامر اے فی آخر الامر معلوم باشد یا مجهول حاضر باشد یا غائب سوال نون تاکید مثل حرف نفی و استفهام و قسم از حروف معانی ست در بایست اینها صدر کلام بود پس در آخر امر چرا آمد جواب اگر در اول آمدی ابتدا بساکن لازم آمدی و آں مستعذر بود و نیز بجهت ایں که مشابهت بتنوین دارد و آں در آخر آید و نیز تاکید تاخیر ما خواهد و نیز برائے حروف مذکوره صدر کلام او انفصال هر دو ست بخلاف نون مذکور که دائما متصل باشد ۱۲ درایه سله ۳ لان فی کل منها طلبا یعنی طلب در امر و نهی و استفهام ظاهر ست و تمنی و عرض بمنزله آنها ہستند و نفی را ذکر نمود زیرا که در آں بسبب مشابهت او بانهی بر سبیل قلت می آید ...

سله ۴ ... فی جواب القسم والا فنون التاکید لا تدخل فی نفس القسم ۱۲

م دما غرن وارمن كرد، بنهاد موصوف بسبب آمدن نون شده عقب او ثقيل تر بود نيز محذوف ساختند و در خفيفه گو علت زيادتى ثقل مفقود بود ليكن چون
حكم ثقيله دارد بواسطه مخالفت باب دو جود اصل ثقل نيز ساقط شد مثل ادعن وارمن و در مثل اخشوا الله وارضوا الرسول بسبب خفت غير مده و امتناع اجتماع
ساكنين واو با حركت ضمه داده نهمين نهج در اخشون وارضون بتشديد و تخفيف نون نيز واو را ضمه داده نه چه حرف علت ساكن و حركت ما قبل
موافق و در حذف يائے مخاطبه و دلالت كسره ما قبل بر وے و بقائے او با حركت كسره بر نفس او بتغيير تعليل همين تقرير است در يں تقرير

مسطور از تقرير مشهور اولے است چه بر و
اعتراض وارد مى شود گو دفع هم ميكرده در يں
از ابتدا وارد نمى شود تا احتياج جواب افتد
بيان تقرير مشهور آنكه واو و يا در اضربن جمع
مذكر و مخاطبه بسبب لزوم اجتماع ساكنين
و دلالت ضمه و كسره بر و محذوف شد مدار د
مى شود بر يں تقرير آنكه الف اضربان
با وجود علت حرف چرا محذوف نشد جواب
بر گاه الف حذف گشتى كسره نون هم نا ندى
زيرا كه نون ثقيله بسبب مشابهت او با نون
تثنيه در نيكه عقب الف تثنيه آمده مكسور بود
و هر گاه الف حذف شدى كسره هم نا ندى
پس التباس تثنيه بمفرد رفتى و ايں تعليل
ست چنانكه در تعريف دانستى جواب ديگر
آنكه اجتماع ساكنين بر دو گونه است ممنوع و
غير ممنوع آنچه ممنوع است در اضربان لازم
نمى آيد و آنكه لازم مى آيد ممنوع نيست تفصيل
ايں اجمال و توضيح ايں مقال آنكه اجتماع
ساكنين دو قسم است يكے على حده و آں
عبارت ست از فراهم آمدن دو ساكن كه
اول آنها مده باشد يعنى حرف علت ساكن
و حركت ما قبل موافق و حرف ثانى مدغم در
يك كلمه يا آنچه در حكم يك كلمه باشد مثال اول
دابة و مثال ثانى اضربان كه الف و نون تاكيد
بجهت كمال اتصال بر دو با فعل مثل جزو فعل
شده مده با ايں هم الف قابل حركت نيست
و ايں قسم ممنوع نيست بلكه بر وجه از خود ثابت
و مستقر ست و همين جهت على حده نام او ست
دوم على غير حده و آں عبارت ست از جمع
شدن دو ساكن در يك كلمه كه اول مده باشد

وَاعْلَمْ أَنَّهُ يَجِبُ ضَمُّ مَا قَبْلَهَا فِي جَمْعِ الْمُذَكَّرِ نَحْوُ اضْرِبُنَّ لِيَدُلَّ عَلَى
الْوَاوِ الْمَحْذُوفَةِ وَكَسْرُ مَا قَبْلَهَا فِي الْمُخَاطَبَةِ نَحْوُ اضْرِبِنَّ لِيَدُلَّ
عَلَى الْيَاءِ الْمَحْذُوفَةِ وَفَتْحُ مَا قَبْلَهَا فِي مَا عَدَاهُمَا أَمَّا فِي الْمُفْرَدِ
فَلِأَنَّهُ لَوْ ضُمَّ لَالْتَبَسَ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ وَلَوْ كُسِرَ لَالْتَبَسَ
بِالْمُخَاطَبَةِ وَأَمَّا فِي الْمُثَنَّى وَجَمْعِ الْمُؤَنَّثِ فَلِأَنَّ مَا قَبْلَهَا أَلِفٌ
نَحْوُ اضْرِبَانِّ وَاضْرِبْنَانِّ وَزِيدَتْ الْأَلِفُ قَبْلَ النُّونِ فِي
جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ لِكَرَاهَةِ اجْتِمَاعِ ثَلٰثِ نُونَاتٍ نُونِ الضَّمِيرِ
وَنُونَا التَّاكِيدِ وَنُونُ الْخَفِيفَةِ لَا تَدْخُلُ فِي التَّثْنِيَةِ أَصْلًا
وَلَا فِي جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ لِأَنَّهُ لَوْ حُرِّكَتِ النُّونُ لَمْ تَبْقَ

له قوله في جمع المذكر يعنى در سائر جمع مذكر و بعض مثل معروف زيرا كه در مثل لنه عون و تر مون مجهول و لترضون
معروف و مجهول واو را ضمه دهند و محذوف نمى سازند زيرا كه نون تاكيد با ضمير را زمثل كلمه جدا گانه است پس در
مواضعيكه ضمير بارز را در كلمات منفصله محذوف مى نمودند در نون تاكيد هم حذف خواهند كرد مثل اخزوا الكفار وارموا
الغرض مى بستر ه بالكفار و تير انداز يد نشانه را كه در يں هر دو مثال بسبب ثقل مده و دلالت ضمه بر واو واو را حذف
كرده در تلفظ نه در كتابت زيرا كه دو كلمه است و در نون تاكيد از كتابت نيز كه با فعل مثل يك كلمه است همچنيں م

مم يا حذف ديليے بر وجود واو يا كه ضمه و كسره باشد باقى مى ماند لهذا اما اضربن جمع و مخاطبه واو و يا حذف كرده نه بخلاف اضربان

و ثانى غير مدغم مثل لم يقول بعد نقل حركت واو بقاف و وقفاً آخر يا اول مده باشد خواه غير مده و ثانى مدغم يا غير مدغم در دو كلمه ايں چهار گونه بود اول مده ثانى مدغم مثل ادعا
الله ٢- اول مده ثانى غير مدغم مثل قولى الحق ٣- اول غير مده ثانى مدغم مثل اخشون قبل تحريك واو بضمه ٤- اول غير مده ثانى غير مدغم و مثالش در دو كلمه يافته نشد و
ايں قسم ممنوع ست يعنى بر غير جواز خود ثابت و مستقر ست پس براے اثبات واو و يا در اضربن جمع مذكر حاضر و مخاطبه اگر چه صيغه علت بقائے الف در اضربان موجود
ست ليكن چوں در حقيقت دو كلمه است و واو ما قبل مضموم و يائے ما قبل مكسور نسبت بالف ما قبل مفتوح ثقلے دارد و در صورت حذف با وصف عدم التباس مم

خَفِيفَةٌ فلو تكن على الأصل وإن ابقيتها ساكنة يلزم التقاء[١]
الساكنين على غير حدّه وهو غير حسن[٢]

تمت ... باب

هذه القصيدة التي جمع فيها الشيخ ابن الحاجب المؤنثات السماعية

بسم الله الرحمن الرحيم

نفسي الفداء لسائل وافاني — بمسائل فاحت كغصن البان — اسماء تانيث بغير علامة

هي يا فتي في عرفهم ضربان — قد كان منها ما تؤنث ثم ما — هو فيه خير لاختلاف معان

اما التي لابد من تانيثها — ستون منها العين والاذنان — والنفس ثم الدار ثم الدلو من

اعدادها والسن والكفان — وجهنم ثم السعير وعقرب — والارض ثم الاست والعضدان

ثم الجحيم ونارها ثم العصى — والريح منها واللظى ديان — والغول والفردوس والفلك التي

في البحر تجري وهي في القرآن — وعروض شعر والذراع وثعلب — والملح ثم الفاس والوركان

والقوس ثم المنجنيق وارنب — والخمر ثم البئر والحدثان — وكذاك في ذهب وتبر حكمها

ابدا وفي ضرب لكل مكان — والعين والينبوع والدرع التي — هي من حديد قط والقدمان

وكذاك في كبد وكرش ثم في — افعى ومنها الشمس والعقبان — وكذاك في فرس وكاس ثم في

سقر ومنها الحرب والثديان — والعنكبوت تؤنث الموسى معا — ثم اليمين واصبع الانسان

والرجل منها والسراويل التي — في الرجل كانت زينة العريان — وكذا الشمال من الاناث ومثلها

ضبع ومنها الكتف والساقان — اما التي قد كنت فيه مخيرا — هو كان سبعة عشر في التبيان

السلم ثم القدر ثم المسك في — لغة ومنها الحال كل اوان — والبيت منها والطريق كالثوب

ويقال في عنق كذا ولسان — وكذا السماء والسبيل مع الضحى — ثم الصلاح مقابل الطغيان

والحكم هذا في القفا ابدا وفي — رحم وفي السكين والسرطان — وقصيدتي تبقى وانا اكتسي

ثوب الفناء وكل شئ فان

---

[١] التقاء الساكنين: یعنی آمدن دو ساکن در دو کلمہ کہ اول آنہا مدہ باشد و ثانی غیر مدغم دریں ممنوع است۔

[٢] قولہ ہو غیر حسن ای غیر جائز ... عبر عنہ بغیر حسن اکتفاءً ... کما فی المتقی ۱۲ درایۃ شرح ہدایۃ النحو